# کتاب الآداب

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA

# کتاب الآداب

متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

E-MARKAZ
YOUR ONLINE MADRASA
emarkaz.org

جملہ حقوق بحق ای مرکز eMarkaz محفوظ ہیں


| | |
|---|---|
| نام کتاب | کتاب الآداب |
| تالیف | متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ |
| تاریخ اشاعت | محرم الحرام 1446ھ - جولائی 2024ء |
| بار اشاعت | اول |
| تعداد | 1100 |
| ناشر | مکتبہ دار الایمان |

کتاب منگوانے کا پتہ:

مکتبہ دار الایمان، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

0321-6353540

www.emarkaz.org

# فہرست

پیشِ لفظ ........................................ 11
﴿باب اول﴾ ........................................ 12
طہارت و نظافت ........................................ 12
قضائے حاجت کے آداب ........................................ 13
وضو کے آداب ........................................ 14
مسواک کرنے کے آداب ........................................ 15
غسل کے آداب ........................................ 16
بالوں کے آداب ........................................ 18
سر کے بالوں کے متعلق: ........................................ 18
ڈاڑھی مونچھ کے متعلق: ........................................ 18
جب آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں ........................................ 19
ناخن کے متعلق آداب ........................................ 20
سرمہ لگانے کے آداب ........................................ 20

خوشبولگانے کے آداب ........ 21

﴿باب دوم﴾ ........ 22

بندگی اور عبادات ........ 22

بارگاہِ خداوندی کے آداب ........ 23

دربارِ رسالت کے آداب ........ 24

آسمانی کتب سے متعلق آداب ........ 25

فرشتوں سے متعلق آداب ........ 25

قیامت اور اس کے بعد کے احوال سے متعلق آداب ........ 26

تقدیر سے متعلق آداب ........ 26

صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے متعلق آداب ........ 27

فقہاء و محدثین سے متعلق آداب ........ 29

علمائے دین کے آداب ........ 30

اذان کے آداب ........ 31

اقامت کے آداب ........ 32

نماز کے آداب ........ 33

نماز کے عمومی آداب: ........ 33

ارکانِ نماز کے آداب: ........ 34
قیام کے وقت: ........ 34
رکوع میں: ........ 34
رکوع سے اٹھتے وقت: ........ 35
سجدے کے وقت: ........ 35
دو سجدوں کے درمیان: ........ 36
دوسرا سجدہ کرنا اور اس سے اٹھنا: ........ 36
سلام پھیرتے وقت: ........ 36
تلاوتِ قرآن کے آداب ........ 37
ذکر اللہ کے آداب ........ 39
دعا کے آداب ........ 40
توبہ کے آداب ........ 42
جمعہ کے آداب ........ 43
زکوۃ و صدقات کے آداب ........ 44
رمضان المبارک کے آداب ........ 45
ماہِ رمضان کے عمومی آداب: ........ 45
روزہ کے آداب: ........ 46
اعتکاف کے آداب: ........ 47

حج وعمرہ کے آداب ........................................ 49
عمومی آداب: ........................................ 49
اِحرام کے آداب: ........................................ 50
بیت اللہ میں داخلے کے آداب: ........................................ 50
طواف کے آداب: ........................................ 51
صفاومروہ کی سعی کے آداب: ........................................ 53
منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے آداب: ........................................ 53
مدینہ منورہ کے آداب: ........................................ 54
قربانی کے آداب ........................................ 56
عیدین کے آداب ........................................ 58
﴿باب سوم﴾ ........................................ 60
معاشرات ........................................ 60
والدین کے آداب ........................................ 61
اساتذہ کے آداب ........................................ 62
طلباء کے آداب ........................................ 63
ازدواجی زندگی کے آداب ........................................ 64
بیوی کے ذمہ شوہر سے متعلقہ آداب: ........................................ 64

شوہر کے ذمہ بیوی سے متعلقہ آداب: ........................................ 64

تعلیم وتربیتِ اولاد کے آداب ........................................ 66

پڑوسی کے آداب ........................................ 68

دوستی کے آداب ........................................ 69

عام مسلمانوں سے ساتھ برتاؤ کے آداب ........................................ 70

مہمان نوازی کے آداب ........................................ 71

مہمان ہونے کے آداب ........................................ 72

مجلس کے آداب ........................................ 73

سلام کے آداب ........................................ 75

مریض کی عیادت کے آداب ........................................ 77

تعزیت کے آداب ........................................ 79

ملاقات کے آداب ........................................ 80

گفتگو کے آداب ........................................ 81

ٹیلی فون اور موبائل کے آداب ........................................ 83

خط وکتابت کے آداب ........................................ 86

ای میل اور میسج کے آداب ........................................ 87

سوشل میڈیا کے متعلق آداب ........................ 89
مشورہ کے آداب ........................ 91
مشورہ لینے کے آداب: ........................ 91
مشورہ دینے کے آداب: ........................ 92
سفارش کے آداب ........................ 93
مزاح وخوش طبعی کے آداب ........................ 94
صلہ رحمی کے آداب ........................ 95
﴿باب چہارم﴾ ........................ 96
معمولاتِ شب وروز ........................ 96
سونے کے آداب ........................ 97
بیدار ہونے کے آداب ........................ 99
لباس کے آداب ........................ 100
جوتا پہننے کے آداب ........................ 101
گھر سے نکلنے کے آداب ........................ 102
گھر میں داخل ہونے کے آداب ........................ 102
کھانے کے آداب ........................ 103

پینے کے آداب ........ 105
چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب ........ 106
چھینکنے کے آداب: ........ 106
جمائی لینے کے آداب: ........ 106
راستہ کے آداب ........ 107
سفر کے آداب ........ 108
ڈرائیونگ کے آداب ........ 110
پانی کے استعمال کے آداب ........ 112
﴿باب پنجم﴾ ........ 113
**معاملات** ........ 113
خرید و فروخت کے آداب ........ 114
قرض کے آداب ........ 116
قرض دینے کے آداب: ........ 116
قرض لینے کے آداب: ........ 116
ہدیہ کے آداب ........ 118
ہدیہ دینے کے آداب: ........ 118

ہدیہ لینے والے کے آداب: .................................................. 118

عاریت پر کوئی چیز دینے لینے کے آداب .................................................. 119

نکاح کے آداب .................................................. 120

ولیمے کے آداب .................................................. 122

ملازمت اور مزدوری کے متعلق آداب .................................................. 123

کسی کو ملازم یا مزدور رکھنے کے آداب: .................................................. 123

ملازمت اور مزدوری کرنے کے آداب: .................................................. 123

قسم کے آداب .................................................. 125

وعدہ کے آداب .................................................. 125

وصیت کے آداب .................................................. 126

یادداشت .................................................. 127

ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز .................................................. 128

طویل دورانیے کے کورسز: .................................................. 128

شارٹ کورسز: .................................................. 128

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیشِ لفظ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ أَمَّا بَعْدُ!

اسلام ایک جامع دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو سے متعلق رہنمائی کرتا ہے؛ خواہ وہ پہلو فرد انسانی کی ذات سے متعلق ہوں یا اجتماعی معاشرے اور سماج سے وابستہ ہوں۔ ہم اپنی سماجی زندگی کے رہن سہن، میل جول، گزر بسر اور رسوم و رواج کو ان آداب کی رعایت رکھتے ہوئے سرانجام دیں گے تو یقیناً معاشرہ اصلاح اور فلاح بہبود کی راہ پر گامزن رہے گا۔

اصلاحِ فرد و معاشرہ کے لیے جہاں دین اسلام کے دیگر شعبے اہمیت کے حامل ہیں وہاں آداب کی رعایت رکھنا بھی معاشرہ کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ انسان کس طرح عبادات کو سرانجام دے، کیسے معاشرتی رشتوں کو ساتھ لے کر چلے، اپنی نجی زندگی کے انفرادی معاملات کو کس طرح نبھائے، اجتماعی زندگی کے روابط کو کس طرح استحکام بخشے.... ان سب کے لیے اسلامی اخلاق و آداب سے روشناس ہونا اور ان کی رعایت رکھنا لازم ہے۔

زیر نظر کتاب "کتاب الآداب" میں ہم نے دینِ اسلام کے اس اہم شعبے "آداب" کو مختلف پہلوؤں سے انتہائی مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا ہے۔ قارئین اگر توجہ کے ساتھ اور عمل کی نیت سے کتاب کا مطالعہ کریں گے تو امید ہے کہ معاشرہ انسانی میں باہمی ربط، ایک دوسرے کا خیال، ملنساری، ایثار و قربانی جیسے امور تو پیدا ہوں گے ہی؛ ساتھ ہی ساتھ انفرادی اور اجتماعی کام بھی انتہائی نظم و ضبط سے سرانجام پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ "کتاب الآداب" کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور طلبہ کرام اور قارئین کے لیے نافع بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم؛ صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین۔

محتاجِ دعا:

استنبول، ترکیہ؛ منگل: 10- محرم الحرام 1446ھ، 16- جولائی 2024ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ﴿باب اول﴾

## طہارت و نظافت

اگر طہارت و نظافت میں آداب شامل ہوں تو فرد کی جسمانی، ذہنی اور روحانی صفائی اور پاکیزگی قائم رہے گی، جس سے اسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور عبادات کی ادائیگی میں مدد ملے گی۔

# قضائے حاجت کے آداب

1: بیت الخلاء / واش روم میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینی چاہیے:

بِسۡمِ اللهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡخُبُثِ وَ الۡخَبَائِثِ.

اللہ کا نام لے کر (بیت الخلاء میں داخل ہو رہا ہوں)، اے اللہ! میں شریر جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

2: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھا جائے اور باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالا جائے۔

3: اگر کسی کھلی جگہ میں قضائے حاجت کرنی ہو تو ایسی جگہ کا انتخاب کیا جائے جو لوگوں کی نگاہ سے پوشیدہ ہو۔

4: بیت الخلاء یا کھلی فضا میں قضائے حاجت کے دوران قبلہ کی طرف نہ رخ کیا جائے، نہ ہی پشت۔

5: پیشاب ایسی جگہ کیا جائے جہاں سے چھینٹے اڑ کر جسم یا کپڑوں پر نہ پڑیں۔

6: قضائے حاجت کے وقت بلا ضرورت بات نہ کی جائے۔

7: راستے پر، کسی چھاؤں میں، لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ کے قریب، قبرستان میں، کسی پھل دار درخت کے نیچے، ٹھہرے ہوئے پانی میں، کسی کنویں، نہر اور حوض کے قریب قضائے حاجت نہ کی جائے۔

8: کھانے کی چیزوں، ہڈی، لید، ناپاک چیزوں، شیشے، لوہے وغیرہ سے استنجاء نہ کیا جائے۔

9: استنجا بائیں ہاتھ سے کیا جائے۔ البتہ اگر عذر ہو تو دائیں ہاتھ سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

10: کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا جائے۔ البتہ اگر کسی کا کوئی معقول عذر ہو کہ وہ بیٹھ کر پیشاب کر ہی نہ سکتا ہو یا جگہ نہ ہو تو مجبوری اور عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہو گا۔

12: بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:

غُفۡرَانَكَ! اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ أَذۡهَبَ عَنِّی الۡأَذٰی وَ عَافَانِیۡ.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری بخشش کا سوال کرتا ہوں، تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے گندگی کو دور کر کے مجھے عافیت بخشی۔

13: استنجا کے بعد اپنے ہاتھوں کو صابن وغیرہ سے دھو لیا جائے۔

# وضو کے آداب

1: وقت سے پہلے وضو کر کے نماز کے لیے تیار ہو جانا۔

2: قبلہ رخ بیٹھنا۔

3: ہر عضو دھوتے ہوئے کلمہ شہادت "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" پڑھنا

4: اعضاء کو دائیں جانب سے دھونا۔

5: اعضائے وضو کو مَل کر دھونا۔

6: اگر انگوٹھی پہنی ہو اور وہ تنگ نہ ہو تو اسے حرکت دے کر نیچے تک پانی پہنچانا۔

مسئلہ: اگر انگوٹھی تنگ ہو تو اسے حرکت دینا لازم ہے۔

7: اعضائے وضو کو مبالغہ سے دھونا یعنی مقررہ حدود سے کچھ زیادہ دھونا۔

8: تَر چھنگلیا (بھیگی ہوئی چھوٹی انگلی) کان میں داخل کرنا۔

9: گردن کا مسح کرنا۔

10: وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

11: وضو کے بعد یہ دعا مانگنا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنادے۔

12: پانی ضائع نہ کرنا

# مسواک کرنے کے آداب

1: درج ذیل مواقع پر مسواک کا خاص اہتمام کیا جائے:

☆ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ☆ جمعہ کے دن

☆ عیدین کے دن ☆ کسی محفل میں حاضری کے وقت

☆ کسی بڑی شخصیت کی خدمت میں جاتے وقت ☆ وضو کے وقت

☆ سونے سے پہلے ☆ بیدار ہونے کے بعد

☆ دانت پیلے پڑ جانے پر ☆ منہ سے بدبو آنے پر

2: مسواک؛ دانتوں کے اوپر والے حصے، نیچے والے حصے، زبان اور تالو پر کی جائے۔

3: مسواک کرتے وقت صرف منہ کی بو زائل کرنے کی نیت کے بجائے یہ نیت کی جائے کہ میں اس صفائی ستھرائی کے ساتھ اللہ کا ذکر کروں گا، تلاوت کروں گا، نماز ادا کروں گا وغیرہ۔

4: مسواک ایک بالشت ہونی چاہیے، اس سے زائد نہیں ہونی چاہیے۔ اسی طرح مسواک کی موٹائی چھوٹی انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔

5: مسواک بناتے وقت زیتون، پیلو، نیم وغیرہ جیسے درختوں کا انتخاب کیا جائے۔

6: مسواک دائیں ہاتھ سے پکڑ کر استعمال کی جائے۔

7: مسواک کا استعمال دانتوں کی دائیں جانب سے شروع کیا جائے۔

8: اگر کسی موقع پر مسواک نہ ہو تو ٹوتھ برش یا انگلی سے دانتوں کو رگڑ کر صاف کر لیا جائے۔

9: مسواک ایک وقت میں کم از کم تین بار کی جائے اور ہر بار نیا پانی استعمال کیا جائے۔

10: مسواک دھو کر استعمال کریں اور استعمال کے بعد دھو کر رکھیں۔

# غسل کے آداب

1: غسل کرتے وقت پردے کا خاص خیال رکھیں۔

2: اگر ایسی جگہ غسل کر رہے ہوں جہاں کوئی نہ دیکھ رہا ہو تب بھی بہتر ہے کہ تہبند وغیرہ باندھ کر غسل کریں۔

3: غسل خانہ میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں، پھر دایاں پاؤں۔

4: غسل کرنے سے پہلے شرمگاہ کو دھولیں۔ اس مقصد کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کریں۔ دایاں ہاتھ استعمال نہ کریں۔ اسی طرح اگر جسم پر نجاست لگی ہو تو اسے بھی دھولیں۔

5: پھر نماز والا وضو کرلیں۔

6: اگر ایسی جگہ غسل کر رہے ہوں جہاں پانی جمع ہوتا رہتا ہو تو وضو کرتے ہوئے پاؤں نہ دھوئیں، بقیہ وضو کرلیں اور پاؤں اس جگہ سے ہٹ کر پاک جگہ آکر دھوئیں اور اگر جگہ ایسی ہو جہاں پانی جمع نہ ہوتا ہو بلکہ بہہ جاتا ہو تو پاؤں بھی ساتھ ہی دھولیں۔

7: غسل کرتے وقت سب سے پہلے سر پر پانی ڈالیں، اس کے بعد دائیں کندھے پر، پھر بائیں کندھے پر۔ پانی اتنا ڈالیں کہ سر سے پاؤں تک پانی پہنچ جائے۔

8: غسل کے وقت اپنے پورے جسم کو مَل کر دھولیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

9: جسم پر تین مرتبہ پانی ڈالیں۔ اگر شیمپو یا صابن کی ضرورت ہو تو وہ بھی استعمال کرلیں۔

10: برہنہ بدن ہونے کی صورت میں قبلہ کی طرف رخ نہ کریں۔

11: پانی کا استعمال نہ ضرورت سے کم کریں نہ ضرورت سے زیادہ بلکہ اس طرح اعتدال کے ساتھ کریں کہ پورا جسم اچھی طرح دھل جائے۔

12: اگر انگوٹھی، بالیاں، کنگن پہنے ہوں اور وہ تنگ نہ ہوں تو انہیں حرکت دے کر نیچے تک پانی پہنچادیں۔

مسئلہ: اگر یہ چیزیں تنگ ہوں تو انہیں حرکت دینا لازم ہے۔

13: غسل کے دوران کوئی دعا نہ پڑھیں۔

14: غسل کرتے ہوئے بات چیت سے پرہیز کریں۔ البتہ اگر شدید ضرورت ہو تو بات کرنا جائز ہے۔

15: غسل کرتے ہوئے کسی کو سلام نہ کریں۔ اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب نہ دیں۔

16: غسل کرنے کے بعد جسم کو پاک کپڑے سے پونچھ لیں۔

17: غسل خانہ سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں پھر بایاں پاؤں۔

18: غسل خانے کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

19: صابن کے بچے ہوئے ٹکڑے، صابن کے ریپرز، شیمپو کی خالی بوتلیں، زیر ناف اور بغل کے بال، اپنے استعمال شدہ کپڑے غسل خانے میں نہ پھیلائیں۔

20: غسل خانے میں پیشاب پاخانہ کرکے اسے گندا نہ کریں۔

21: ریزر بلیڈ وغیرہ کو چھپا کر رکھیں، سامنے نہ رکھیں۔

22: ریزر بلیڈ وغیرہ کو استعمال کے بعد مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

# بالوں کے آداب

## سر کے بالوں کے متعلق:

1: وقتاًفوقتاًبالوں میں کنگھی کرتے رہا کریں۔

2: کنگھی کرتے وقت دائیں طرف سے ابتدا کریں۔

3: بالوں کی مانگ درمیان سے نکالا کریں۔

4: بالوں میں تیل لگاتے رہا کریں۔

5: کنگھی میں جو بال ٹوٹ جائیں ان کو زمین میں دبا دیا کریں۔(انسانوں بالوں کی خرید وفروخت حرام اور ناجائز ہے۔)

6: مرد عورتوں کی طرح اور عورتیں مردوں کی طرح بال نہ رکھیں۔یعنی دونوں کے لیے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔

7: سفید بالوں کو نہ اکھاڑیں۔

8: اگر بال سفید ہو جائیں تو ان پر خضاب لگائیں البتہ سیاہ خضاب استعمال نہ کریں،اس کے علاوہ کسی اور رنگ کا خضاب استعمال کریں۔

9: اغیار کے مشابہ بال نہ کٹوائیں کہ کہیں سے کم کٹوائیں اور کہیں سے زیادہ بلکہ تمام سر سے برابر کٹوایا کریں۔

10: انسانی بالوں سے بنی وِگ استعمال نہ کریں۔شرعاًاس کا استعمال جائز نہیں۔

11: نومولود کے سر کے بالوں کو ساتویں دن (یعنی عقیقہ کے دن) اتار کر ان کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کر دینی چاہیے۔

## ڈاڑھی مونچھ کے متعلق:

1: ڈاڑھی کو بڑھایا جائے اور مونچھوں کو کٹوایا جائے۔

مسئلہ: ڈاڑھی ایک مشت رکھنا واجب ہے۔اس سے کم کرنا گناہ ہے۔

2: ڈاڑھی کو کنگھی کر کے درست رکھنا چاہیے تاکہ خوبصورت لگے۔

3: ڈاڑھی کو دھو کر تیل لگاتے رہنا چاہیے۔

4: ڈاڑھی کے سفید بالوں کو نہ اکھاڑیں۔

5: ڈاڑھی کے بال اگر سفید ہو جائیں تو ان پر خضاب لگائیں البتہ سیاہ خضاب استعمال نہ کریں، اس کے علاوہ کسی اور رنگ کا خضاب استعمال کریں۔

6: ڈاڑھی آئینہ دیکھ کر درست کی جائے۔

7: اغیار کی مشابہت کرتے ہوئے ایسا نہ کریں کہ کہیں سے بال کاٹیں اور کہیں سے چھوڑیں بلکہ مکمل ایک مشت ڈاڑھی رکھی جائے۔

8: ڈاڑھی کے بال کھلے چھوڑے جائیں، انہیں گرہ نہ لگائی جائے۔

9: ڈاڑھی بچہ (نچلے ہونٹ کے نیچے والے بال) اور اس کے ارد گرد کے بالوں کو نہ کاٹا جائے۔

10: مونچھوں کو تراش کر پست کیا جائے۔ اتنی بڑی مونچھیں نہ رکھی جائیں جو کھانے پینے کی چیزوں میں خلل پیدا کریں۔

## جب آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے تو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دیجئے۔

# ناخن کے متعلق آداب

1: کوشش کریں کہ ہر جمعہ کو ناخن کاٹ لیے جائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو ہر پندرہ دن بعد کاٹ لیے جائیں۔ اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے کہ چالیس دن گزر جائیں اور انسان نے ناخن نہ کاٹے ہوں۔

2: ناخن کاٹ کر زمین میں دفن کر دیے جائیں۔ تراشے ہوئے ناخن کسی نالی یا کوڑا کرکٹ میں نہ پھینکے جائیں۔

3: ناخن کاٹنے کے لیے ناخن تراش استعمال کرنا چاہیے۔ دانتوں سے ناخن کاٹنے سے احتراز کرنا چاہیے۔

4: ناخن کاٹنے کا کوئی مسنون طریقہ منقول نہیں، اس لیے جس طریقہ سے کاٹنا چاہیں درست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے دائیں ہاتھ کے ناخن کاٹے جائیں، پھر بائیں ہاتھ کے۔ ہاتھوں کے ناخن کی ابتداء دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے کی جائے اور ترتیب وار دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی تک کاٹے جائیں۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرتے ہوئے ترتیب وار بائیں ہاتھ کے انگوٹھے تک کاٹے جائیں اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹا جائے۔

اسی طرح پہلے دائیں پاؤں کے ناخن کاٹنے چاہییں، پھر بائیں پاؤں کے۔ ان کی ترتیب یہ ہو کہ دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے کاٹنا شروع کیا جائے اور ترتیب وار بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی تک کاٹ لیے جائیں۔

5: ناخن صاف کرتے رہنا چاہیے تاکہ ان کے نیچے کوئی میل کچیل جمع نہ ہو۔

6: خواتین کے لیے نیل پالش لگانے کی اجازت ہے البتہ نماز کے وضو کے لیے اسے اتارنا لازم ہے ورنہ وضو نہیں ہوگا۔

# سرمہ لگانے کے آداب

1: سرمہ رات کو بھی لگایا جاسکتا ہے اور دن کو بھی، البتہ رات کو لگا کر سونا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس صورت میں سرمہ زیادہ دیر تک آنکھوں میں رہتا ہے۔

2: سرمہ پہلے دائیں آنکھ میں لگایا جائے، پھر بائیں آنکھ میں۔

3: سرمہ لگانے میں ترتیب یہ رکھی جائے کہ پہلے دائیں آنکھ میں تین بار لگایا جائے، پھر بائیں آنکھ میں تین بار۔

4: بہترین سرمہ "اثمد" ہے۔ کوشش کی جائے کہ اثمد سرمہ لگایا جائے ورنہ جو میسر ہو استعمال کر لیا جائے۔

# خوشبو لگانے کے آداب

1: اچھی خوشبو استعمال کریں۔

2: مرد سر پر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگائیں۔

3: عورت گھر کے اندر ہو تو خوشبو لگائے لیکن اگر گھر سے باہر جانا ہو تو خوشبو کے استعمال سے احتراز کرے۔

4: بیوی کو چاہیے کہ شوہر کو خوشبو لگائے۔

5: خوشبو پہلے ہاتھوں کو لگا کر ہتھیلیوں کو باہم رگڑنا چاہیے، پھر اسے کپڑوں یا جسم پر لگانا چاہیے۔

6: درج ذیل مواقع پر خوشبو کا استعمال اچھا ہے:

☆ تلاوتِ قرآن کے وقت۔

☆ حدیث مبارکہ پڑھتے پڑھاتے وقت۔

☆ ذکر اللہ کرتے وقت۔

☆ وضو کے بعد۔

☆ جمعہ کے دن۔

☆ عیدین کے دن۔

☆ احرام باندھتے وقت۔

☆ کسی تقریب میں شمولیت پر۔

☆ عورتوں کے لیے ایام سے فراغت کے بعد۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ

# ﴿باب دوم﴾

## بندگی اور عبادات

اگر بندگی میں آداب شامل ہوں تو انسان کا معنوی اور اخلاقی پیمانہ بلند ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت، خشیت اور رضا کے عالی مقامات کو حاصل کر سکے گا۔

# بارگاہِ خداوندی کے آداب

1: اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے صرف اللہ رب العزت کی عبادت کریں، شرک اور ریاکاری سے بچتے رہیں۔

2: اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیشہ تواضع اور انکساری کا اظہار کرتے رہیں۔ انسان کے پیشِ نظر؛ یہ احساس ضرور ہونا چاہیے کہ میں بہت عاجز ہوں اور احکامِ خداوندی کا پابند ہوں۔

3: بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر رکھیں۔

4: اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اچھا گمان رکھیں۔ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے متعلق برا گمان دل میں نہ آنے دیں۔

5: اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کبھی نہ کریں۔

6: اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اسی سے مخلصانہ طور پر اپنی تمام تر ضروریات اور حاجات مانگتے رہیں۔

7: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں، لیکن اس کی رحمت سے کبھی بھی ناامید مت ہوں۔

8: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں۔ اگر کبھی کوئی گناہ اور نافرمانی سرزد ہو جائے تو فوراً توبہ کریں۔

9: خود کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجز اور محتاج سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کبھی بھی اپنے اندر بڑا پن نہ آنے دیں۔

10: اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کریں۔

11: اپنے معاملات میں حکمِ خداوندی کو حتمی مانیں اور اس سے روگردانی ہرگز نہ کریں۔

12: اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے متمنی رہیں۔

13: اللہ تعالیٰ کے لیے آدب والے الفاظ استعمال کریں۔ کبھی بھی شانِ خداوندی میں کوئی نامناسب جملہ نہ کہیں۔

14: اپنے گناہوں اور کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے رہیں اور آئندہ بہتر رہنے کی نیت کرتے رہیں۔

# دربارِ رسالت کے آداب

1: تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور رسالت پر اعتقاد رکھتے ہوئے تمام انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرنی چاہیے۔

2: تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت کریں اور ان کے مقام عالی کا احترام کریں کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑے مقام اور مرتبے پر فائز کیا گیا ہے کہ وہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔

3: یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات وہدایات پر عمل کرنے میں ہی دنیا وآخرت کی کامیابی مضمر ہے۔ البتہ بعض احکامات ایسے ہیں جن کا تعلق تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں کے ساتھ ہے۔ ان احکامات پر تو عمل لازمی کریں البتہ بعض احکام ہر نبی کی شریعت کے الگ الگ تھے تو ان میں ہمارے لیے اپنے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا لازم ہے۔

4: تمام انبیاء علیہم السلام کو معصوم مانیں۔

5: کائنات میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو سب سے افضل سمجھیں۔

6: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں سب سے افضل انسان سمجھیں۔

7: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی مانیں۔

8: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت اور نافرمانی سے بچیں۔

9: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں غلو کر کے اللہ تعالیٰ کی صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت کرنے سے بچیں۔

10: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پیروی کریں۔

11: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھیں۔

12: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لیا جائے تو ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کہا کریں۔

13: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اولاد، والدین اور گھر والوں سے بھی زیادہ محبت کریں۔

# آسمانی کتب سے متعلق آداب

1: اللہ تعالیٰ نے جو کتب (تورات، زبور، انجیل، قرآن) اور صحائف (صحائف آدم، صحائف شیث، صحائف ابراہیم، صحائف موسیٰ علیہم السلام) نازل فرمائے ہیں انہیں برحق سمجھیں۔

فائدہ: "برحق سمجھنے" کا معنی یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھیں کہ تورات، زبور، انجیل اور سابقہ صحائف اپنے اپنے زمانے میں قابلِ عمل تھے لیکن آج کے دور میں ان پر عمل نہیں ہو گا۔ آج عمل صرف قرآن مجید پر ہو گا۔

2: پچھلی کتابوں اور صحیفوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھیں کہ وہ منسوخ ہو چکی ہیں۔ صرف قرآن کریم وہ آسمانی کتاب ہے جو منسوخ نہیں ہوئی اور قیامت تک اسی پر عمل ہوتا رہے گا۔

3: سابقہ کتابیں تحریف شدہ ہیں یعنی لوگوں نے ان میں تبدیلیاں کر دی ہیں لیکن اس کے باوجود اگر کسی غیر مسلم کے پاس ان محرّف کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو تو اس کی بے حرمتی نہ کریں۔

نوٹ: قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اسے چھونے اور اس سے رہنمائی لینے کے متعلق تفصیلی آداب آئندہ صفحات میں "تلاوتِ قرآن کے آداب" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

# فرشتوں سے متعلق آداب

1: فرشتوں کے متعلق یہ اعتقاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا ہے۔ فرشتے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں۔ نہ مذکر ہوتے ہیں نہ مؤنث۔ اللہ تعالیٰ نے جو کام اِن کے سپرد کیے ہیں وہ پوری ذمہ داری سے سرانجام دیتے ہیں۔

2: پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں داخل نہ ہوں کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

3: تمام فرشتوں کو خصوصاً حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنا خیر خواہ سمجھنا چاہیے، انہیں اپنا بدخواہ نہیں سمجھنا چاہیے جیسے یہود؛ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو – معاذ اللہ – اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

4: فرشتوں کا ادب و احترام ملحوظ رکھیں، ان کے بارے میں بے ادبی اور گستاخانہ رویوں سے بچیں۔

5: فرشتوں کے بارے میں لطیفے بنانے سے بچیں، اس سے ایمان کو خطرہ ہے۔

# قیامت اور اس کے بعد کے احوال سے متعلق آداب

:1 یہ عقیدہ رکھیں کہ قیامت برحق ہے۔ ہر شخص کو اس دن اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ نیک لوگوں کو اچھا بدلہ ملے گا اور برے لوگوں کو برا بدلہ اور سزا ملے گی۔

:2 قبر اور برزخ کے حالات، قیامت کے دن اٹھنا، حشر میں جمع ہونا، حساب کتاب، وزنِ اعمال اور جنت یا جہنم میں داخلے تک کے حالات کو بھی برحق سمجھیں اور ان پر ایمان رکھیں۔

:3 اپنی روزمرہ گفتگو میں قیامت اور اس کے بعد کے احوال کا مذاق نہ اڑائیں۔ اسی طرح جنت یا جہنم پر لطیفے نہ بنائیں۔ یہ حقائق ہیں، انہیں حقائق کی طرح سنجیدگی سے لیں۔

:4 جنت جہنم کا فیصلہ صحیح عقائد اور اعمالِ صالحہ کی بنیاد پر ہے۔ اس لیے یہ اعتقاد کبھی نہ رکھیں کہ محض کسی انسان کی خدمت پر جنت مل جائے گی اور کسی پر ظلم کرنے سے ہمیشہ جہنم ملے گی۔ جنت جہنم کا فیصلہ عقائد کی بنیاد پر ہے، محض انسانی خدمت یا کسی خاندان سے تعلق کی بنیاد پر نہیں۔

# تقدیر سے متعلق آداب

:1 یہ عقیدہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ وہ بندے کو اختیار دیں گے تو بندہ اپنے اختیار سے یہ کام کرے گا یہ علمِ الٰہی ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا کہ بندہ یہ کام کرے گا یہ امرِ الٰہی ہوا۔ اب علمِ الٰہی؛ امرِ الٰہی کے خلاف ہو یا امرِ الٰہی؛ علمِ الٰہی کے خلاف ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو تقدیر صرف "علمِ الٰہی" کا نام نہیں بلکہ تقدیر علمِ الٰہی اور امرِ الٰہی کے مجموعے کا نام ہے۔

:2 تقدیر کا مسئلہ اگر عقل میں نہ آئے تب بھی انکار نہ کریں۔ اس میں اپنی فہم کا قصور سمجھیں۔

:3 اگر کسی کام میں اپنا قصور ہو تو اس سے بچنے کے لیے یہ نہ کہیں کہ میرا قصور نہیں بلکہ تقدیر میں یوں لکھا تھا۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا لیکن اس سے اپنے قصور پر پردہ نہ ڈالیں۔

# صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم سے متعلق آداب

1: صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کو کائنات میں انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل انسان سمجھیں۔ ان سے محبت کو ایمان کا حصہ سمجھیں۔

2: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا پہلا مصداق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں، پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد اور پھر بیٹیوں کی اولادیں ہیں۔

3: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ کا انتخاب اور پکے سچے مؤمن سمجھیں مانیں۔

4: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عادل سمجھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عادل ہونے کا معنی یہ ہے کہ ان میں شریعت کے متعلق گواہی دینے کی اہلیت موجود ہے اور ان کی بات کو سچی گواہی کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ دین اسلام کا مدار انہی کی روایات، مرویات اور شہادات پر ہے اور ان کی روایات و شہادات کا انحصار ان کی ذات کے عادل ہونے پر ہے۔

5: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو محفوظ مانیں۔ محفوظ ہونے کا معنی یہ ہے کہ اگر ان میں سے کسی سے بشری تقاضوں کے مطابق کبھی کوئی خطا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے ذمے میں وہ باقی نہیں رہنے دیتے یعنی دنیا میں اس خطا کی معافی عطا فرما دیتے ہیں اور اس خطا کی وجہ سے ملنے والے اُخروی عذاب سے ان کو محفوظ فرما لیتے ہیں۔

6: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معیارِ حق مانیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معیارِ حق ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس شخص کا ایمان اور عمل قبول ہوتا ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان اور عمل کے عین مطابق ہو۔ اور اگر کسی کا ایمان اور عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان و عمل کے مطابق نہیں ہوگا تو وہ اللہ کے ہاں قبول بھی نہیں ہوگا۔ نہ تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں "مومن" کہلائے جانے کا مستحق ہے اور نہ "نیک" کہلائے جانے کا حق دار۔

7: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تنقید سے بالاتر سمجھیں۔ یعنی ان کے کسی قول و فعل پر ایسا تبصرہ نہ کریں جس سے ان کی شخصیت مجروح ہوتی ہو یا ان کی شان میں کمی آتی ہو۔

8: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جنتی سمجھیں۔یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک لمحے کے لیے بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ان تک تو جہنم کا دھواں بھی نہیں پہنچ سکتا، قیامت والے دن سیدھے جنت میں جائیں گے۔

9: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اخروی عذاب سے محفوظ سمجھیں۔

10: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو امت کا افضل ترین طبقہ سمجھیں۔یہ اعتقاد رکھیں کہ ان جیسے باکمال اور بے مثال لوگ نہ ان سے پہلے کسی امت میں پیدا ہوئے نہ ہی ان کے بعد قیامت تک پیدا ہوں گے۔

11: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کو معصوم سمجھیں۔

12: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہمیشہ خیر کے ساتھ کریں۔

13: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کو حرام سمجھیں۔

14: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کو ایمان کی علامت سمجھیں۔

15: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمنوں سے برات کا اظہار کریں۔

16: یہ عقیدہ رکھیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے "خلفائے راشدین" صرف چار ہیں:

۱: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

۳: سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۴: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

17: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سمجھیں، پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو، پھر سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو اور پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو۔

18: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور عقیدت رکھیں۔

19: کوئی تاریخی روایت سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں کبھی بدگمان نہ ہوں۔

20: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کسی کا نام لیں یا سنیں ساتھ "رضی اللہ عنہ" ضرور کہیں۔

# فقہاء و محدثین سے متعلق آداب

1: فقہاء و محدثین کو اس امت کا محسن سمجھیں۔ فقہاء نے قرآن و سنت سے مسائل استنباط کر کے امت کی رہنمائی کی ہے اور محدثین نے احادیث مبارکہ کو جمع کر کے اگلی نسلوں تک پہنچایا ہے۔

2: فقہاء و محدثین کا احترام کریں۔ کسی فقیہ یا محدث کے بارے میں بری زبان استعمال نہ کریں۔

3: یہ ذہن کبھی نہ بنائیں کہ ہمارا علم فقہاء و محدثین کے علوم سے زیادہ ہے بلکہ یہی سمجھیں -جو کہ صحیح بھی ہے- کہ ان کے علوم ہمارے علوم سے بہت زیادہ تھے اور وہ احتیاط اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز تھے۔

4: فقہاء و محدثین کے آپس کے اختلاف کو لے کر ان کی تحقیر اور تنقیص ہرگز نہ کریں۔

5: ایسا ماحول پیدا نہ کریں اور نہ ایسے نظریات پھیلائیں کہ امت فقہاء و محدثین سے متنفر ہو۔ بلکہ اس بات کا اہتمام کریں کہ امت کا موجودہ حصہ امت کے پہلے حصے سے جڑ جائے اور ان کے عقائد و نظریات سے کٹنے سے محفوظ رہے۔

6: فقہاء و محدثین؛ معصوم نہیں ہیں۔ ان سے خطا سرزد ہو سکتی ہے لیکن ان کی کسی خطا کو لے امت میں فساد برپا نہ کریں۔ کسی بھی مسئلہ میں اگر فقہاء و محدثین سے خطا ہو جائے تو یہ یقین رکھیں کہ انہیں ان کی محنت، کوشش اور حد درجہ جدوجہد کرنے سے ایک اجر ضرور ملے گا۔

7: کسی فقیہ کی فقہ کے متعلق یہ گمان نہ کریں کہ -معاذ اللہ- وہ قرآن و سنت کے خلاف تھے۔ یہ محض شیطانی سوچ ہے، حقیقت نہیں۔

8: فقہائے کرام کے بارے میں یہ سوچ نہ رکھیں کہ معاذ اللہ وہ نبوت کے مقام پر فائز تھے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ حضرات قرآن و سنت کی تشریح کرتے تھے۔ بالفاظ دیگر یہ شارع نہیں تھے بلکہ شارح تھے۔

9: محدثین کے متعلق یہ گمان ہرگز نہ کریں کہ انہوں نے قرآن کے مقابلے میں احادیث گھڑی ہیں -معاذ اللہ- بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے نبوت کے الفاظ کو جمع کیا ہے جو کہ قرآن کریم کی تشریح ہی ہے۔

10: فقہاء و محدثین کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کا اہتمام کرنا چاہیے۔

# علمائے دین کے آداب

1: علمائے دین کا ادب و احترام کریں۔ ان کے ساتھ عقیدت و محبت سے پیش آئیں۔

2: علمائے دین کی خدمت میں جاکر دینی رہنمائی لیں اور دنیوی امور میں مشورہ لیں۔

3: کسی عالم دین کے پاس جائیں تو اس کے آرام اور دیگر ضروریات کا خیال رکھیں۔

4: علمائے کرام کی محافل میں ادب و احترام سے شرکت کریں۔ جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائیں۔

5: اگر کسی مجلس میں علمائے دین موجود ہوں تو وہاں بحث و تکرار نہ کریں بلکہ علمائے دین کی بات سنیں۔

6: جب کوئی عالمِ دین بات کر رہا ہو تو اس کی بات کاٹنے سے پرہیز کریں۔ گفتگو کے دوران ایسا محسوس نہ ہونے دیں کہ آپ ان کی گفتگو سے بیزار ہیں۔ تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے گفتگو سنیں خواہ آپ کے مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

7: اگر کسی عالم دین کی مالی حیثیت کمزور ہو تو اس کی خدمت کریں۔

8: اگر کسی عالم دین کی کوئی کمزوری سامنے آجائے تو اسے چھپانے کی کوشش کریں۔ اس بات کو پھیلا کر اسے رسوا کرنے سے احتراز کریں۔

9: علمائے دین سے بدگمان نہ ہوں اور دوسروں کو بھی بدگمان ہونے سے بچائیں۔

10: جب کوئی شخص علماء کی غیبت کر رہا ہو تو اس کی بات کی طرف کان نہ لگائیں۔ نہ خود غیبت کریں، نہ کسی کی غیبت سنیں۔

11: اگر کسی بھی پلیٹ فارم پر علمائے کرام کے خلاف کوئی مہم جاری ہو تو اس کا حصہ ہرگز نہ بنیں خصوصاً سوشل میڈیا پر بعض اوقات کوئی ٹرینڈ چل رہا ہوتا ہے جس کا مقصد عوام الناس کو علماء سے بدظن کرنا ہوتا ہے تو اس میں علمائے دین کی حمایت میں کردار ادا کریں، ان کی مخالفت میں آپ کا حصہ ہرگز شامل نہ ہو۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# اذان کے آداب

1: مؤذن کا باوضو ہونا۔

2: مؤذن کا ضروری مسائل اور نماز کے اوقات سے واقف ہونا۔

3: مؤذن کا پرہیز گار اور دیندار ہونا۔

4: مؤذن کا بلند اور اچھی آواز والا ہونا۔

5: اذان کہتے وقت قبلہ رخ ہونا۔

6: اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخ میں انگلیاں ڈالنا۔

7: کھڑے ہو کر اذان دینا۔

8: "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" کہتے وقت دائیں جانب اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہتے وقت بائیں جانب چہرہ پھیرنا۔

9: فجر کی اذان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد دو مرتبہ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا۔

10: اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا۔

11: اذان میں ہر جملہ الگ الگ پڑھنا۔

12: اذان کے درمیان کسی سے بات چیت نہ کرنا۔

13: اذان کو گانے کی طرز پر نہ کہنا۔

14: اذان کا جواب دینا۔ یعنی سامع کا مؤذن کے الفاظ ہی کو زبان سے ادا کرنا البتہ "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ" کہنا اور "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کے جواب میں "صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ" کے الفاظ کہنا۔

15: مؤذن اور سامعین سب؛ اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلَاۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّہٗ إِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

ترجمہ: اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

16: اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے نہ نکلنا البتہ اگر عذر کی وجہ سے مسجد سے باہر جانا پڑے تو درست ہے۔

17: اذان مسجد سے باہر کہنا۔

18: کسی اونچی جگہ مثلاً مینار پر اذان کہنا۔

## اقامت کے آداب

1: اقامت کا مسجد کے اندر کہنا۔

2: اذان دینے والے کا اقامت کہنا البتہ اگر مؤذن کی اجازت سے کوئی اور اقامت کہے تو درست ہے۔

3: اقامت کے الفاظ کو جلدی جلدی ادا کرنا۔

4: اقامت میں دو دو جملے ملا کر پڑھنا اور ہر جملے کے آخری حرف کو سکون یعنی جزم کے ساتھ وقفہ کیے بغیر پڑھنا۔

5: اقامت کہنے کے دوران کسی سے بات چیت نہ کرنا۔

6: اقامت کو گانے کی طرز پر نہ کہنا۔

7: اقامت کہنے والے کا "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" کہتے وقت دائیں جانب اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے وقت بائیں جانب چہرہ پھیرنا۔

8: اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح دینا البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" کے جواب میں "اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا" کے الفاظ کہنا۔

وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# نماز کے آداب

پہلے ہم نماز کے عمومی آداب ذکر کریں گے، اس کے بعد نماز کے مختلف ارکان کے آداب بیان کریں گے۔

## نماز کے عمومی آداب:

1: نماز کے مسائل سیکھنا۔

2: نماز کے وقت سے پہلے نماز کی تیاری کرنا۔

3: نماز کے لیے پاک صاف اور عمدہ لباس پہننا۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز ادا نہ کرنا جو کسی دوسرے شخص کے سامنے نہ پہن سکتے ہوں یا دوسروں کے سامنے پہننا معیوب سمجھا جاتا ہو۔

4: سر ڈھانپنے کا اہتمام کرنا۔

5: باجماعت نماز کی پابندی کرنا۔

6: نماز کی ادائیگی کے لیے اطمینان و سکون کے ساتھ مسجد جانا۔

7: نماز میں تاخیر ہو تو انتظار کرتے وقت بلاوجہ باتیں کرنے سے اجتناب کرنا۔

8: نماز کی ادائیگی کے وقت صفوں کی درستی کا اہتمام کرنا۔ صفوں کے درمیان خلا نہ رکھنا۔

9: خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنا۔

10: نماز کی ادائیگی میں فرائض، واجبات اور سنن کی رعایت رکھنا۔

11: نماز کے دوران ادھر ادھر نہ دیکھنا۔

12: نماز میں قرآت کے دوران معانی پر غور کرنا۔

13: ایک رکعت میں ایک مکمل سورت پڑھنا۔ اگر بڑی سورت کا کچھ حصہ تلاوت کر لیا جائے تو بھی درست ہے۔

14: پہلی رکعت کو دوسری رکعت کی نسبت طویل کرنا۔

15: نماز اطمینان سے ادا کرنا، جلد بازی سے سخت اجتناب کرنا۔

16: نماز میں جمائی نہ لینا۔

17: نماز میں آنکھوں کو بند نہ کرنا۔

18: نماز میں انگلیاں نہ چٹخانا۔

19: نماز پڑھنے والے کے آگے سے نہ گزرنا۔ اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہے ہوں جہاں لوگوں کا ہجوم ہو تو آگے سترہ رکھ لینا چاہیے۔

20: نماز کے بعد مسنون اذکار پڑھنا۔

21: مرد حضرات کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا۔

22: نفل نماز گھر پر ادا کرنا۔

23: گرمی کے موسم میں ظہر کو تاخیر سے اور سردی کے موسم میں ظہر کو جلدی ادا کرنا۔

## ارکانِ نماز کے آداب:

ذیل میں ارکانِ نماز کے آداب بیان کیے جا رہے ہیں:

## قیام کے وقت:

1: قبلہ رخ ہو کر اس طرح سیدھے کھڑے ہو جائیں کہ نظر؛ سجدہ کی جگہ پر ہو۔ گردن جھکا کر ٹھوڑی کو سینے سے نہ لگائیں اور نہ ہی سینے کو جھکا کر کھڑے ہوں۔

2: پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب رکھیں۔

3: دونوں پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ ہونا چاہیے۔ مثلاً چار انگلی جتنا ہونا چاہیے؛ نہ بہت زیادہ ہو اور نہ بہت کم۔ تاہم اگر چار انگلی جتنا فاصلہ رکھنا ممکن نہ ہو تو اپنی جسامت کے لحاظ سے جتنا مناسب ہو فاصلہ رکھا جائے۔

4: سورت فاتحہ کی قرأت کرتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ ہر آیت الگ الگ پڑھیں۔

## رکوع میں:

1: جس وقت رکوع کے لیے جھکیں اسی وقت "تکبیر" کہنا بھی شروع کر دیں اور رکوع میں پہنچنے پر ختم کر

دیں۔یعنی جسم کی حرکت کے ساتھ ساتھ تکبیر اس طرح جاری رہے کہ جیسے جسم کی حرکت شروع ہو ساتھ تکبیر بھی شروع ہو جائے اور حرکت ختم ہونے پر تکبیر بھی ختم ہو جائے۔

:2 مرد رکوع میں اپنی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں کو پکڑ لیں، اپنی کہنیوں کو پہلو سے جدا رکھیں، کمر کو سیدھا رکھیں اور سر کو پشت کے برابر رکھیں، سر؛پشت سے اونچا ہو نہ نیچا۔خواتین رکوع کے وقت معمولی سا اس طرح جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔خواتین؛مردوں کی طرح گھٹنوں کو پکڑنے کے بجائے گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھیں اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلو سے خوب ملا کر رکوع کریں۔

:3 رکوع اطمینان سے کرتے ہوئے نگاہ پاؤں پر رکھیں۔

## رکوع سے اٹھتے وقت:

:1 رکوع سے اٹھتے وقت اس قدر سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

:2 اس حالت نگاہ سجدے کی جگہ پر ہی رہنی چاہیے۔

## سجدے کے وقت:

:1 مرد اپنی پشت کو سیدھا رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں، پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک اور آخر میں پیشانی رکھیں۔یہ خیال رکھیں کہ سجدے میں جاتے ہوئے پہلے سینہ آگے نہ جھکے بلکہ جب گھٹنے زمین پر لگ جائیں تب سینے کو جھکائیں۔خواتین سینہ کو آگے جھکاتے ہوئے سجدے میں جائیں اور اسی ترتیب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، اس کے بعد ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک اور آخر میں پیشانی رکھیں۔

:2 مرد سجدہ میں اپنا پیٹ رانوں سے دور رکھیں، اپنی کہنیوں کو زمین سے بلند رکھتے ہوئے پہلو سے جدا رکھیں اور سرین کو اونچا کریں جبکہ خواتین خوب سمٹ کر سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے مل جائے اور بازو پہلو سے۔ساتھ ہی کہنیوں سمیت پورے بازو زمین پر بچھا دیں۔

:3 مرد سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھیں اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔ خواتین پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے دائیں جانب نکال کر زمین پر بچھا دیں اور حتی الامکان پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب رکھیں۔

4: پیشانی ٹیکتے ہی فوراً نہ اٹھائیں بلکہ اطمینان کے ساتھ سجدہ کریں۔

## دو سجدوں کے درمیان:

1: مرد سجدہ سے اٹھ کر اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں، دایاں پاؤں کھڑا رکھیں، دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب رکھیں۔ خواتین سجدہ سے اٹھ کر بائیں کولھے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں بائیں جانب نکال دیں۔ خواتین بھی مردوں کی طرح دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ کر انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب رکھیں۔

2: بیٹھنے کے دوران نظر اپنی گود کی طرف ہونی چاہیے۔

## دوسرا سجدہ کرنا اور اس سے اٹھنا:

1: دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

2: سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں پھر ناک پھر گھٹنے۔

3: اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو، بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔

## سلام پھیرتے وقت:

1: سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ اگر آپ کے پیچھے کوئی انسان بیٹھا ہو تو اس کو آپ کے رخسار نظر آجائیں۔

2: سلام پھیرتے وقت نگاہ کندھے کی طرف ہونی چاہیے، جب دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہیں تو یہ نیت کریں کہ دائیں طرف جو فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہا ہوں اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف والے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# تلاوتِ قرآن کے آداب

1. باوضو تلاوت کرنا۔

مسئلہ: قرآن کریم کی زبانی تلاوت کے لیے وضو مستحب جبکہ ہاتھ لگانے کے لیے وضو ضروری ہے۔

2. قرآن مجید کی تعظیم کی نیت سے مسواک کرنا۔

3. تلاوت کرنے سے پہلے خوشبو لگانا۔

4. پاک اور صاف جگہ پر بیٹھ کر تلاوت کرنا۔

5. اگر ممکن ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔

6. تلاوت کرنے سے پہلے تعوذ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا۔

7. تسمیہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھنا۔

مسئلہ: سورۃ التوبۃ سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنے کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلے سے پڑھتے آرہے ہوں تب تو بسم اللہ پڑھے بغیر ہی سورۂ توبہ شروع کر دیں اور اگر اس سورۃ سے تلاوت شروع کرنی ہے تو عام معمول کے مطابق اَعُوْذُ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر شروع کریں۔ اگر اس سورۃ کے درمیان تلاوت روک دی تھی تو جب وہیں سے تلاوت شروع کریں تب بھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر شروع کریں۔

8. ترتیل (ٹھہر ٹھہر کر) اور تجوید (حروف کی صحیح ادائیگی) کے ساتھ پڑھنا۔

9. خوش آوازی اور لب ولہجہ کی درستی کے ساتھ پڑھنا۔

10. وہ آیات جن میں وعیدوں کا ذکر ہے ان کو رو کر پڑھنا، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنالینا، ان وعیدات سے پناہ مانگنا۔

11. وہ آیات جن میں انعامات کا ذکر ہے ان کو بشاشت کے ساتھ پڑھنا اور انعامات کے طلب کی دعا مانگنا۔

12. آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت ادا کرنا۔

13. تلاوت کرتے ہوئے معانی پر غور کرنا۔

14. وقار اور سنجیدگی سے تلاوت کرنا۔
15. تلاوت کے دوران دنیوی باتیں نہ کرنا۔
16. یہ تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطِب ہیں۔
17. سورۃ ﴿وَالضُّحٰی﴾ سے آخر قرآن تک ہر سورۃ کی تکمیل پر "اللہ اکبر" کہنا۔
18. قرآن مجید ایک مرتبہ مکمل کرتے ہی دوبارہ شروع کر دینا۔
19. ختم قرآن والے دن روزہ رکھنا۔
20. قرآن مجید پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی دعا مانگنا۔
21. حفاظ کرام کا قرآن مجید کو بار بار دہراتے رہنا۔
22. جن سورتوں کے متعلق احدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ مخصوص دنوں اور اوقات میں ان کی تلاوت کی خاص فضیلت ہے تو ان سورتوں کو انہی ایام اور اوقات میں پڑھنے کا اہتمام کرنا۔
23. اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے تلاوت کرنا، دنیا طلبی کی نیت سے تلاوت نہ کرنا۔
24. صبح کو سورہ یاسین کی تلاوت کرنا۔
25. مغرب کے بعد سورۃ الواقعہ کی تلاوت کرنا۔
26. سوتے وقت سورۃ الملک کی تلاوت کرنا۔
27. ہر دن سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت کرنا۔
28. شب جمہ یا جمعہ کے دن مکمل سورۃ الفاتحہ پڑھنا۔
29. شب جمعہ کو سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا۔
30. رات کو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکنا اور پھر انہیں پورے جسم پر مل لینا۔ پہلے سر، چہرے اور جسم کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیریں، اس کے بعد جہاں تک ہاتھ پہنچیں؛ تین مرتبہ ایسا کریں۔

# ذکر اللہ کے آداب

1: ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا جائے۔

2: ذکر کرتے وقت نیت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی ہو، دکھلاوے اور ریاکاری کی نیت سے ذکر نہ کیا جائے۔

3: ذکر اللہ میں زبان کے ساتھ ساتھ دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیے۔

4: ذکر اللہ آہستہ آواز میں بھی درست ہے اور بلند آواز میں بھی۔ لہٰذا موقع کی مناسبت سے آہستہ یا بلند آواز میں کیا جائے۔

5: اگر قریب میں کوئی شخص نماز میں مشغول ہو، تلاوت کر رہا ہو، سو رہا ہو یا بیمار ہو تو اس کے قریب بیٹھ کر بلند آواز سے ذکر نہ کیا جائے بلکہ آہستہ آواز سے کیا جائے۔

6: وقتی فرائض کو ذکر پر مقدم کیا جائے۔ مثلاً نماز کا وقت ہو تو پہلے نماز، اس کے بعد ذکر کیا جائے۔

نوٹ: ذکر میں مناسب یہ ہے کہ جس شیخ سے بیعت ہوں ان کے بتائے ہوئے طریقے سے کیا جائے۔ ہمارے ہاں "خانقاہِ حنفیہ" میں ان چار تسبیحات کا ذکر درج ذیل طریقے سے کیا جاتا ہے:

[1]: کلمہ طیبہ: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" 100 بار

(شروع اور آخر میں ایک بار مکمل کلمہ طیبہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اور ساتھ میں "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ" بھی پڑھ لیں۔)

[2]: اِستغفار: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" 100 بار

(شروع اور آخر میں ایک بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ" پڑھیں۔)

[3]: صلوٰۃ وسلام: "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" 100 بار

(شروع میں ایک بار درودِ ابراہیمی اور اختتام پر ایک بار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ" پڑھیں)

[4]: اسمِ ذات: " اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ" شروع میں ایک بار پڑھیں۔ پھر 100 بار "اَللّٰہُ" پڑھیں۔ آخر میں ایک بار "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" پڑھیں۔

# دعا کے آداب

1: قبولیت کا یقین رکھتے ہوئے دعا کرنا۔

2: خدا تعالیٰ کی طرف خوب متوجہ ہو کر دعا کرنا، دعا میں غفلت اور لاپرواہی اختیار نہ کرنا۔

3: خوشحالی اور بدحالی تمام احوال میں دعا کرتے رہنا۔

4: ان تمام اسباب کو اختیار کرنا جو دعا کی قبولیت میں مفید و معاون ہوں جیسے پاکیزہ خوراک اور لباس کا استعمال کرنا، اسمائے حسنیٰ، اپنے نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کے خاص اور نیک بندوں کا وسیلہ دینا۔

5: ان تمام اسباب سے اجتناب کرنا جو دعا کی قبولیت میں مانع قرار پاتے ہوں۔ جیسے حرام خوراک اور حرام لباس کا استعمال کرنا، کسی پر ظلم و زیادتی کرنا، دعا میں بے توجہی برتنا۔

6: ان اوقات میں دعا کا خاص اہتمام کرنا جن میں دعا کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہیں۔ مثلاً رات کے آخری پہر میں، فرض نمازوں کے بعد، رمضان المبارک میں، روزہ کے افطار کے وقت، عرفہ (9 ذوالحجہ) کے دن، شعبان کی پندرھویں تاریخ میں، جمعہ کے دن، عید کے دنوں اور راتوں میں، وضو کے درمیان اور آخر میں، قرآن کریم کی تلاوت کے بعد، حالتِ سفر میں، حالتِ مرض میں، مجالسِ ذکر میں، جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان (دل میں)، جمعہ کے دن عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں، زمزم کا پانی پیتے وقت۔

7: دعا کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کرنا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اطہر پر درود شریف بھیجنا اور آخر میں اپنی حاجات و ضروریات کا سوال کرنا۔

8: دعا کے وقت رونا۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کیفیت بنالینا۔

9: اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرنا۔

10: دعا میں رضائے الٰہی کا سوال کرنا اور جنت الفردوس مانگنا۔

11: دعا کو خاص اپنی ذات تک محدود نہ رکھنا بلکہ اس میں وسعت اختیار کرنا یعنی اپنی ذات کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں؛ والدین، اساتذہ، طلبہ، اہلِ خانہ، اولاد، رشتہ داروں، ہمسایوں، خدّام وغیرہ کو بھی دعا میں شامل کرنا۔

12: ان دعاؤں کا خصوصی اہتمام کرنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

13: اپنی ذات یا اپنے مال یا اپنی اولاد یا کاروبار وغیرہ کے حق میں بد دعا نہ کرنا۔

14: دعا کرتے وقت ہاتھوں کو چہرے کے سامنے رکھنا۔

15: دعا کا اختتام "آمین" پر کرنا اور ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لینا۔

16: خود بھی دوسروں کے لیے دعا کرنا اور دوسروں سے بھی دعا کی درخواست کرنا۔

17: مختلف مواقع پر منقول دعاؤں کا انہی مواقع پر اہتمام کرنا۔ جیسے سونے کی دعا، بیداری کی دعا، کھانا شروع کرتے وقت کی دعا، کھانے کے اختتام کی دعا، مسجد میں داخل ہونے کی دعا، مسجد سے نکلنے کی دعا وغیرہ۔

نوٹ: دعاؤں کے احکام و آداب اور مختلف مواقع کی دعاؤں کی تفصیل کے لیے میری کتاب "اللہ سے مانگیے" کا مطالعہ فرمائیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

# توبہ کے آداب

1: خواہشاتِ نفسانی کی وجہ سے اگر گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کی جائے۔ اس کے لیے تین اقدامات کیے جائیں:

☼ اس گناہ کو فوراً چھوڑ جائے۔

☼ دل سے ندامت اور پشیمانی کا اظہار کیا جائے۔

☼ آئندہ نہ کرنے کا عزم کیا جائے۔

نوٹ (۱): اگر گناہ کا تعلق حقوق اللہ سے ہو تو مذکورہ بالا تین اقدامات کرنے کے ساتھ اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ اگر فرائض یا واجبات کی ادائیگی نہیں ہوئی تو انہیں جلد از جلد ادا کیا جائے۔ مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، قربانی، کفارات وغیرہ ادا نہیں کیے تو ادا کرنا شروع کر دیے جائیں۔

نوٹ (۲): اگر گناہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو متعلقہ افراد سے معافی مانگ کر اس کا ازالہ کیا جائے۔ اگر تلخ کلامی، طنز یا تحقیر وغیرہ کا رویہ اپنایا تھا تو زبانی معافی مانگی جائے اور اگر کسی سے مالی معاملات میں زیادتی کی تھی تو اس کی ادائیگی کی جائے۔

2: توبہ میں تاخیر نہ کی جائے بلکہ جلد از جلد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے توبہ کر کے اپنے گناہوں کو معاف کروانے کی کوشش کی جائے۔

3: توبہ کرنے کا معمول بنایا جائے۔ رات سونے سے قبل اپنی دن بھر کی خطاؤں اور گناہوں کو یاد کر کے توبہ کر کے ہی سویا جائے۔

4: توبہ کرنے کے بعد اپنی زندگی اطاعتِ خداوندی سے معمور کی جائے اور نیکیوں کا اہتمام کیا جائے۔

5: اگر کسی شخص نے توبہ کر لی ہو تو اس کے سابقہ گناہوں پر اسے طعن و تشنیع کا نشانہ ہرگز نہ بنایا جائے۔

6: توبہ کرنے والے شخص کو چاہیے کہ اگر اس کا کوئی گناہ لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا تو اسے خود بھی ظاہر نہ کرے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بندۂ گنہگار کا پردہ رکھا ہے تو بندے کو بھی چاہیے کہ اس پردہ کو قائم رکھے۔

7: توبہ کرنے کے بعد اگر ٹوٹ جائے تو دوبارہ کر لی جائے۔ کثرتِ توبہ سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

# جمعہ کے آداب

1: جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن کلمہ طیبہ، استغفار اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کا اہتمام کرنا۔

2: جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھنا۔

3: جمعہ کے دن نمازِ فجر کی پہلی رکعت میں سورۃ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر پڑھنا۔

4: ممکن ہو تو صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

5: صفائی ستھرائی اور زیب و زینت اختیار کرنا۔ چنانچہ مونچھیں کاٹنے، ناخن تراشنے، بغلوں اور زیرِ ناف بالوں کو صاف کرنے کا اہتمام کرنا اور مسواک کرنا۔

6: نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لیے غسل کرنا۔

7: سر اور ڈاڑھی کو تیل لگانا۔ خوشبو لگانا۔

8: اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے کا اہتمام کرنا۔

9: جمعہ کی ادائیگی کے لیے مسجد میں جلدی جانا۔

10: اگر کوئی عذر نہ ہو اور مسجد بھی قریب ہو تو جمعہ کی ادائیگی کے لیے پیدل جانا۔

11: جمعہ کی نماز کے لیے کسی کو تکلیف دیے بغیر سکون اور وقار کے ساتھ جانا۔

12: اگر ہجوم / رش نہ ہو تو صفِ اول کا اہتمام کرنا ورنہ جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھنا۔

13: اگر خطبہ شروع نہ ہوا ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا۔

14: صف میں بیٹھے ہوئے افراد کو اپنی جگہوں سے نہ اٹھانا اور نہ ہی دوسرے نمازیوں کی گردنوں کو پھلانگنا۔

15: خطیب کا عربی خطبہ سے پہلے مقامی زبان میں کوئی وعظ و نصیحت اور بیان کرنا۔

16: امام کا کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔

17: دورانِ خطبہ امام کی طرف متوجہ رہنا اور خاموشی سے خطبہ سننا۔

18: خطبے مختصر دینا۔

# زکوٰۃ و صدقات کے آداب

1: صدقہ ادا کرتے ہوئے نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کی رکھیں۔ اس میں دکھلاوا اور ریاکاری نہ ہو۔

2: نفلی صدقہ چھپا کر دیں اور واجب صدقہ جس طرح چاہے ادا کریں۔ البتہ اگر دوسروں کو ترغیب دینا مقصود ہو تو نفلی صدقہ بھی سب کے سامنے دیا جا سکتا ہے۔

3: حلال مال سے صدقہ دیں۔

4: اچھی چیز اللہ کے راستے میں دیں۔

5: ضرورت مند رشتہ داروں کو دوسروں پر ترجیح دیں۔ اس لیے کہ رشتہ داروں کو صدقہ یا زکوٰۃ وغیرہ دینے میں دوہرا اجر ہے؛ ایک صدقہ یا زکوٰۃ کی ادائیگی کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

6: سائل کو نہ جھڑکیں۔ اگر موقع پر کچھ موجود ہو تو دے دیں ورنہ اچھے طریقے سے معذرت کر لیں۔

7: سائل کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

8: صدقہ یا زکوٰۃ دے کر احسان نہ جتلائیں۔

9: صدقہ یا زکوٰۃ دے کر پھر واپس نہ لیں۔

10: اگر زکوٰۃ ذمہ میں ہو تو پہلے زکوۃ ادا کریں پھر نفلی صدقہ ادا کریں۔

11: زکوۃ اور واجب صدقہ مستحق لوگوں کو دیں۔

12: غیر مستحق اور پیشہ ور شخص اگر سوال کرے تو اسے نہ دیں بلکہ اس سے خوش اسلوبی سے معذرت کر لیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

# رمضان المبارک کے آداب

## ماہِ رمضان کے عمومی آداب:

1: رمضان المبارک کا مہینہ آنے سے پہلے ہی رجب کے مہینے سے یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا۔

2: رمضان المبارک کے مہینے کا شوق سے انتظار کریں۔

3: رمضان المبارک کا چاند نظر آئے تو یہ دعا پڑھنا:

"اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ!"

اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، خیریت اور سلامتی والا کر دیجیے۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

4: رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو تو عبادات کا خوب اہتمام کرنا۔

5: اپنے ملازمین اور ماتحت لوگوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرنا۔

6: رمضان المبارک میں فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی خوب اہتمام کرنا۔

7: ان چار کاموں کی کثرت کرنا:

- ☼ کلمہ طیبہ کا ورد کرنا
- ☼ استغفار کی کثرت کرنا
- ☼ جنت طلب کرنا
- ☼ جہنم سے پناہ مانگنا

8: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں عبادات کا خصوصی اہتمام کرنا۔

9: رمضان المبارک کے تینوں عشروں کی دعاؤں کا اہتمام کرنا:

- ☼ پہلے عشرے کی دعا:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

☼ دوسرے عشرے کی دعا:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

ترجمہ: میں اللہ سے تمام گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

☼ تیسرے عشرے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا.

ترجمہ: اے اللہ! تو سراپا معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند بھی فرماتا ہے، اس لیے مجھے معاف فرما!

10: رمضان المبارک میں قرآن کریم پڑھنے کا خاص اہتمام کرنا۔

11: رمضان المبارک میں صدقات کا خاص اہتمام کرنا۔

## روزہ کے آداب:

1: اللہ رب العزت کی رضا کی خاطر روزہ رکھنا۔

2: روزہ کے دوران گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا۔

3: روزہ کے دوران نیکی اور خیر کے کام بجالانا۔

4: روزہ کے دوران فضولیات اور لغو گفتگو سے پرہیز کرنا۔

5: روزہ رکھنے کے لیے سحری کرنا۔ اگر کھانے کی طلب نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی پی لینا۔

6: نہ اتنا کم کھائیں کہ دن میں کمزوری محسوس ہو اور نہ اتنا زیادہ کہ دن بھر معدہ خراب رہے اور ڈکاریں آتی رہیں۔

7: سحری تاخیر سے کرنا لیکن اتنی زیادہ تاخیر نہ ہو کہ سحری کا وقت ہی ختم ہو جائے۔

8: افطار میں جلدی کرنا لیکن اتنی زیادہ جلدی نہ ہو کہ غروبِ آفتاب سے پہلے ہی افطار کر لیا جائے۔

9: افطار کے وقت دعائیں مانگنا۔ مثلاً یہ دعا مانگنا:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ."

اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کر رہا ہوں۔

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ترجمہ: پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر پکا ہو گیا؛ اِن شاء اللہ۔

10: ممکن ہو تو کھجور سے افطار کرنا ورنہ پانی سے، بصورتِ دیگر موقع پر جو میسر ہو اسی سے افطار کرنا۔

11: افطاری میں تلی ہوئی چیزوں کے بجائے سادہ اور قوت بخش غذائیں کھانی چاہییں۔ پھل، تازہ سبزیاں، ہلکے مسالوں والے کھانے، سادہ پانی، دودھ اور ہلکی ٹھنڈک والے مشروبات، تاکہ تراویح اور رات کی عبادات میں طبیعت پر گرانی نہ ہو۔

12: وسعت ہو تو دوسروں کو افطار کروانا۔

## اعتکاف کے آداب:

1: رمضان کے آخری عشرہ میں مردوں کا مساجد میں جبکہ خواتین کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا۔

2: اعتکاف سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔

3: اعتکاف کے مسائل سیکھ کر اعتکاف کرنا۔

4: دورانِ اعتکاف لیلۃ القدر کی تلاش کا اہتمام کرنا۔

5: اگر کسی رات لیلۃ القدر کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا.

اے اللہ! آپ سراپا معاف کرنے والی ذات ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں تو مجھے بھی معاف فرمادیں۔

6: دورانِ اعتکاف اپنی دینی اور اصلاحی تربیت کے لیے تعلیمی حلقوں کا انعقاد کرنا۔

نوٹ: اس مقصد کے لیے ہماری کتاب "اعتکاف کورس" پڑھنے پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔ مسجد کے امام صاحب معتکفین کو یہ کورس پڑھا دیں یا خود معتکفین میں جو شخص اس کورس کو پڑھا سکتا ہو تو وہ پڑھانے کا اہتمام کرے۔ کتاب بہت آسان انداز میں لکھی گئی ہے، خود بھی اس مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

7: اعتکاف میں دوسروں کی راحت کا خیال رکھنا۔ دوسرے معتکفین سے حسنِ سلوک سے پیش آنا۔

8: گفتگو کم سے کم کرنا اور زیادہ وقت عبادات کی ادائیگی میں خرچ کرنا۔

9: دورانِ اعتکاف مسجد کی صفائی کا خیال رکھا جائے۔

10: مسجد کی بجلی، گیس اور پانی وغیرہ کا استعمال ضرورت کی حد تک کیا جائے، بلا ضرورت استعمال سے احتراز کیا جائے۔

11: مسجد میں سگریٹ، نسوار، حقہ وغیرہ کے استعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے۔

12: اعتکاف میں ضرورت کا سامان ساتھ لایا جائے۔ غیر ضروری سامان مسجد میں لانے سے احتراز کیا جائے۔

13: مطالعہ کے لیے دینی کتب مسجد میں رکھی جائیں اور وقتاً فوقتاً ان کا مطالعہ کیا جائے۔

14: اعتکاف کے دوران درج ذیل چیزوں کے استعمال سے مکمل اجتناب کیا جائے:

- فحش و بیہودہ لٹریچر
- جاندار کی تصاویر والے اخبارات و میگزین
- خلافِ اسلام تحریرات و مضامین
- فرضی و تخیلاتی عنوانات پر مشتمل قصے کہانیاں
- بے دین طبقہ کے ویڈیو، آڈیو بیانات
- سوشل میڈیا
- ٹی وی چینلز

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

# حج و عمرہ کے آداب

## عمومی آداب:

1: حج و عمرہ کے لیے جاتے وقت رضائے الٰہی کی نیت رکھیں۔ ریاکاری اور دکھلاوے سے اجتناب کریں۔

2: حج اور عمرہ پر جاتے ہوئے احکام ضرور سیکھیں۔

نوٹ: حج و عمرہ کے مسائل کے لیے دیکھیے ہماری کتاب: "حج و عمرہ" اور ای مرکز کی طرف سے منعقد کردہ حج و عمرہ کورس کے ویڈیو لیکچرز۔

3: حلال کمائی سے حج اور عمرہ ادا کریں۔

4: جس سال حج فرض ہوا ہو اسی سال ادائیگی کا اہتمام کریں۔ اس میں تاخیر ہر گز نہ کریں۔

5: دورانِ سفر صدقہ کا اہتمام کریں۔

6: اس مبارک سفر میں خاموشی سے جائیں۔ ان مروجہ رسومات سے پرہیز کرتے ہوئے جائیں جنہیں لوگ اس موقع پر کرتے ہیں۔

7: دورانِ حج و عمرہ لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔

8: دوران حج و عمرہ کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کریں۔

9: دعاؤں کا خاص اہتمام کریں۔

10: دوران سفر اپنے ساتھیوں پر ضرورت کے مطابق خرچ کریں۔

11: گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کریں۔

12: خواتین دورانِ سفر پردے کا اہتمام کریں۔

13: نگاہوں کی سخت حفاظت کریں۔ بدنگاہی سے بچیں۔

14: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی کسی چیز کو برا نہ کہیں۔

15: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے منسوب اشیاء کا احترام کریں۔

## اِحرام کے آداب:

:1 حج اور عمرے کے احرام باندھنے سے پہلے غسل کریں، خوشبو لگائیں اور کنگھی کریں۔

:2 اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نماز نفل احرام کی نیت سے پڑھ لیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں۔

:3 نوافل کے بعد اپنے عمرہ یا حج کی قبولیت کے لیے عاجزی اور اخلاص کے ساتھ دعا مانگیں۔

:4 دو رکعات نفل سے فارغ ہو کر مرد حضرات سر ننگا کر لیں اور خواتین چہرے سے کپڑا ہٹا کر پردہ کر لیں۔ پردہ کرنے کے لیے نقاب والی ٹوپی پہن لیں۔ اب قبلہ رخ ہو کر اس طرح نیت کریں:

”اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے عمرہ کرتا/کرتی ہوں، اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنی بارگاہ میں قبول فرما!“

:5 اس کے بعد مکمل تلبیہ تین بار پڑھیں۔ تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

”لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ،لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ،إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.“

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں آپ ہی کے لائق ہیں اور تمام نعمتیں آپ ہی کی عطا کردہ ہیں اور بادشاہی آپ ہی کی ہے اور آپ کا کوئی شریک نہیں۔

نوٹ: مرد حضرات قدرے بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے پڑھیں۔

:6 آپ مُحْرِم بن گئے اور آپ پر احرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔ اب تلبیہ پڑھتے رہیے... اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اسے وردِ زبان بنائیے خصوصاً فرض نماز کے بعد تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیے۔

## بیت اللہ میں داخلے کے آداب:

:1 رہائش گاہ پر سامان رکھنے کے بعد وضو یا غسل کر کے مسجدِ حرام میں داخل ہوں۔

:2 اللہ رب العزت کی عظمت ذہن میں بٹھائے ہوئے بیت اللہ میں داخل ہوں۔

:3 اگر ”باب السلام“ سے داخل ہوں تو بہتر ہے ورنہ جس دروازہ سے بھی داخل ہوں جائز ہے۔

4: مسجدِ حرام میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں) درود و سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے میرے رب! میرے گناہوں کو بخش دیجیے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔

5: اعتکاف کی نیت کر لیں۔

6: تلبیہ اور درود شریف پڑھتے ہوئے چلتے رہیں اور بر آمدے اور سیڑھیوں سے اترتے ہوئے مطاف میں داخل ہوں۔

7: جہاں سہولت سے جگہ ملے؛ راستہ سے ہٹ کر کھڑے ہوں اور کعبۃ اللہ پر پہلی نظر ڈال کر یہ پڑھیں:

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (تین بار)، "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (تین بار)، درود شریف

نیز جو دعائیں مانگنا چاہیں مانگ لیں اور یہ دعا بھی مانگیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور (جہنم کی) آگ سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

## طواف کے آداب:

1: طواف کرتے وقت وقار اور سنجیدگی کو ملحوظ رکھیں۔

2: طواف کی نیت کریں کہ "اے اللہ! میں تیری رضا کے لیے حج یا عمرہ کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں، اے اللہ! اسے میرے لیے آسان بنا دے اور قبول فرما"

3: طواف کے دوران اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو بوسہ دیں ورنہ صرف استلام کر لیں۔ طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو حجرِ اسود پر لگا کر ہاتھوں کو بوسہ دیں، یا محض ہاتھوں کا اشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دیں۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اَللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ إِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور درود وسلام نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ! آپ پر ایمان لاتے ہوئے، آپ کی نازل کردہ کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے، آپ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کرتے ہوئے اور آپ کے نبی حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے (میں آپ کے دربار میں حاضر ہوں)۔

4: طواف کے دوران "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" پڑھتے رہیں۔

5: ہر چکر میں جب رکنِ یمانی پر پہنچیں تو اسے استلام کریں یعنی اسے دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگائیں (بوسہ نہ دیں)۔ اگر ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو بغیر ہاتھ لگائے وہاں سے گزر جائیں۔ اس وقت رکنِ یمانی کو اشارہ بھی نہ کریں۔ رکن یمانی پر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

6: رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان جب پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما، آخرت میں بھلائی عنایت کیجئے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیے!

7: طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے جا کر دو رکعت واجب الطواف اس طرح ادا کریں کہ مقام ابراہیم آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان آجائے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھیں۔

8: اس کے بعد خوب زمزم پئیں اور کچھ اپنے اوپر بھی ڈالیں۔ زمزم پی کر یہ دعا پڑھیں:

أَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے وسیع رزق، نفع دینے والے علم اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

## صفا و مروہ کی سعی کے آداب:

1: سعی کے لیے جاتے وقت بیت اللہ کا استلام کریں اور باب الصفا سے "صفا" پر آئیں۔

2: صفا پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کرتے ہوئے سعی کی نیت یوں کریں کہ "اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لیے سعی کی نیت کرتا ہوں، آپ اسے میرے لیے آسان بنائیں اور اسے قبول فرمائیں!"

3: دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ "اللہ اکبر" اور تین مرتبہ "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہیں، پھر درود شریف پڑھیں اور اپنے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ پھر وہاں سے "مروہ" کی طرف (بغیر دوڑے) میانہ رفتار سے چلتے آئیں۔

4: میلین اخضرین (سبز لائٹیں جو سعی کی جگہ پر دیواروں اور چھت میں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان مرد حضرات ہلکی رفتار سے دوڑیں اور خواتین معمول کی رفتار سے چلیں۔

5: میلین اخضرین کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

ترجمہ: اے میرے رب! (مجھ پر) رحم فرما اور (میری خطائیں) جو آپ کے علم میں ہیں ان سے درگزر فرما۔ بے شک آپ عزتوں کے مالک اور کریم ذات ہیں۔

6: سعی کے دوران گفتگو نہ کریں بلکہ مکمل توجہ سعی پر دیں۔

7: سعی کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مسجدِ حرام میں دو رکعت نفل پڑھیں (یہ مستحب ہیں)۔

## منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کے آداب:

1: حج کرنے والے افراد کا آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ میں پہنچ کر آٹھ ذوالحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذوالحجہ کی فجر منیٰ میں ادا کرنا۔

2: نو ذوالحجہ کو فجر کی ادائیگی کے بعد عرفات کی طرف سفر کرنا۔

3: میدانِ عرفات میں دعاؤں، اذکار، درود شریف اور توبہ واستغفار کا اہتمام کرنا۔

4: وقوفِ عرفہ کے وقت قبلہ رو ہونا۔

5: عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت تیز قدموں سے چلنا۔

6: مزدلفہ میں رات کا قیام کرنا۔

7: جمرات کی رمی کے لیے کنکر مزدلفہ سے اکٹھے کرنا۔

8: مزدلفہ سے منیٰ کی طرف واپس آتے ہوئے "وادی محسَّر" میں رکے بغیر تیزی سے گزرنا۔

9: حج کے ان مقامات کا ادب واحترام ملحوظ رکھنا۔

10: جمرات کو رمی کرتے وقت دوسروں کو ایذاء سے بچانا۔

11: رمی کے وقت اگر کوئی کنکر نیچے گر جائے تو اسے نہ اٹھانا۔

12: کنکر مطلوبہ تعداد سے زائد ساتھ لے جانا تاکہ کوئی کنکر کم پڑ جائے تو اضافی موجود ہوں۔

## مدینہ منورہ کے آداب:

1: مدینہ منورہ جاتے وقت روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا۔

2: شہر مدینہ کی عظمت کو دل میں بٹھاتے ہوئے داخل ہونا۔

3: مدینہ منورہ جاتے ہوئے راستے میں ذوق وشوق اور کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھتے رہنا۔

4: اپنی رہائش گاہ پر سامان رکھ کر غسل کر کے ورنہ وضو کر کے عمدہ لباس اور خوشبو کے ساتھ مسجد نبوی کی طرف جانا۔

5: مسجد نبوی میں سنت کے مطابق ادب واحترام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ، أَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں داخل ہوتا ہوں) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ درود وسلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجیے۔

6: روضہ مبارک کی جالی کے قریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے ادب واحترام سے کھڑے ہو کر سلام پیش کرنا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبور کے سامنے کھڑے ہو کر بھی سلام پیش کریں۔ (سلام پیش کرنے کا طریقہ میری کتاب ”حج وعمرہ“ اور ”صلوۃ وسلام“ میں ملاحظہ فرمائیں۔)

7: اگر کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہو تو اس کا نام لے کر سلام پیش کرنا۔

8: روضہ مبارک کے قریب اپنی آواز پست رکھنا۔

9: مدینہ منورہ میں قیام کے دوران تلاوت، ذکر واذکار اور درود وسلام کی کثرت کرنا۔ مقامات مقدسہ کی زیارات کرنا۔ جنت البقیع، مسجد قبا، بدر، میدانِ احد، شہداء احد وغیرہ کی زیارت کے لیے جانا۔

10: مدینہ منورہ میں کوئی پریشانی یا مصیبت پہنچے تو اس پر صبر کرنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# قربانی کے آداب

1: قربانی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے، دکھلاوے اور ریاکاری سے بچا جائے۔

2: اگر ملکیت میں موجود مال نصابِ قربانی کو نہ بھی پہنچتا ہو تب بھی گنجائش ہو تو قربانی کر لینی چاہیے۔

3: اپنی وسعت کے مطابق کوشش کی جائے کہ قربانی کا جانور اچھا، خوبصورت اور موٹا تازہ خریدا جائے۔

4: اگر مالی وسعت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اولیائے امت کی طرف سے نفلی قربانی کرنی چاہیے۔

5: کوشش کی جائے کہ قربانی پہلے دن (10 ذوالحجہ کو) کی جائے۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو دوسرے دن ورنہ تیسرے دن کی جائے۔

6: قربانی کے جانور کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ اس کے ساتھ شفقت ونرمی کا برتاؤ کریں۔

7: اگر کوئی شخص جانور کو ذبح کر سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ اگر خود نہ کر سکتا ہو تو جانور ذبح ہوتے وقت وہاں موجود رہے۔

8: جانور کو نرمی اور اچھے طریقے سے ذبح کی جگہ پر لے جایا جائے۔

9: ذبح کے آلات (چھری، ٹوکہ وغیرہ) کو جانور کے سامنے تیز کرنے یا لہرانے سے احتراز کیا جائے۔

10: جانور کو ذبح کرنے کے لیے تیز چھری کا استعمال کیا جائے، کند چھری کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔

11: ایک جانور کو دوسرے جانوروں کے سامنے ذبح نہ کیا جائے۔

12: اونٹ کو کھڑے ہونے کی حالت میں نحر کرنا مسنون ہے۔ نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کے اگلے ایک پاؤں کو باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کر دیا جائے پھر بِسۡمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر کوئی تیز دھار چیز مثلاً چھری، نیزہ یا برچھی اس کی گردن کے نچلے حصے یعنی سینے کے ساتھ والی جگہ پر ماری جائے جس سے اس کا خون بہہ جائے اور وہ ایک طرف گر کر ساکت ہو جائے تو اس کی کھال وغیرہ اتار کر گوشت بنا لیا جائے۔

13: اونٹ کے علاوہ دیگر جانوروں کو نرمی سے بائیں پہلو پر لٹا کر اس کا منہ قبلہ کی طرف کیا جائے۔

14: بڑے جانور کے ہاتھ پاؤں باندھ دینا چاہییں البتہ دایاں پاؤں کھلا رہنے دینا چاہیے تا کہ جانور کے اس ٹانگ کو حرکت دینے سے خون اچھی طرح خارج ہو جائے۔

15: باوضو ہو کر دائیں ہاتھ سے ذبح کیا جائے۔

16: قربانی کا جانور لٹاتے وقت اسے قبلہ رخ کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ.

اس کے بعد ''بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہہ کر ذبح کیا جائے۔

مسئلہ: ذبح کرتے وقت جانور کی درج ذیل چار رگوں کا کاٹنا ضروری ہے:

۱: حُلقوم یعنی سانس کی نالی

۲: مَرئی یعنی خوراک کی نالی

۳،۴: وَدَجَیْن یعنی دوران خون کی دو رگیں جن کو ''شہ رگ'' کہا جاتا ہے۔

اگر تین رگیں کٹ جائیں تو بھی کافی ہے لیکن اگر صرف دو رگیں کٹیں تو مذبوحہ حرام ہو گا۔

17: جانور کی روح نکلنے اور ساکت ہونے سے پہلے نہ اس کی کھال اتاری جائے اور نہ ہی اس کے اعضاء کو کاٹا جائے۔

18: ذبح کے وقت مذکورہ چار رگوں کے علاوہ چھری سے جانور کے حرام مغز کی نالی کو نہ کاٹا جائے اور نہ ہی جانور کی گردن کو جسم سے جدا کیا جائے۔

19: بہتر ہے کہ دن کو ذبح کیا جائے تا کہ رات کو اس کی کوئی رگ کٹنے سے نہ رہ جائے۔ تاہم اگر روشنی کا اچھا انتظام ہو تو رات کو بھی ذبح کرنا درست ہے۔

20: قربانی کے گوشت کے تین حصے کیے جائیں؛ ایک حصہ اپنے گھر کے لیے، ایک رشتے داروں اور دوست احباب کے لیے اور ایک فقراء و مساکین کے لیے۔ البتہ اگر عیال زیادہ ہوں تو سارا گوشت خود بھی رکھ سکتے ہیں۔

# عیدین کے آداب

1: عید والے دن جلد بیدار ہونا۔ تہجد کی نماز ادا کرنا اور مردوں کو نمازِ فجر مسجد میں باجماعت پڑھنے کا اہتمام کرنا۔

2: عید کے دن طہارت اور نظافت کا اہتمام کرنا۔ جیسے ناخن تراشنا، بال سنوارنا، زیرِ ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کتروانا، مسواک کرنا۔

3: عید کے دن غسل کرنا۔

4: نیا لباس ہو تو بہت اچھا ورنہ جو بھی پاک صاف کپڑے میسر ہوں زیبِ تن کرنا۔

5: عید کے دن خوشبو کا استعمال کرنا۔

نوٹ: خواتین گھر میں خوشبو کا اہتمام کریں لیکن اگر گھر سے باہر جانا ہو تو خوشبو لگانے سے احتراز کریں۔

6: عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا۔ طاق عدد کا لحاظ کرنا اچھا ہے۔ اگر کھجوریں نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھا کر عید گاہ جانا۔ عید الاضحیٰ کے دن کچھ کھائے پیے بغیر عید گاہ جانا اور نمازِ عید کے بعد سب سے پہلے اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔

7: عید الفطر کے لیے عید گاہ جانے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص شرعی عذر کی بنا پر روزے نہ رکھ سکا اور آئندہ بھی رکھنے کی امید نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ روزوں کا فدیہ بھی ادا کر کے جائے۔ اگر کسی نے عید سے قبل صدقہ فطر یا روزوں کا فدیہ ادا نہ کیا تو اسے عید کے بعد ضرور ادا کرنا چاہیے اور تاخیر پر توبہ و استغفار بھی کرنی چاہیے۔

8: نماز عید کی ادائیگی کے لیے عید گاہ پیدل جانا۔

نوٹ: اگر کوئی بیمار ہو یا بوڑھا ہو اور عید گاہ دور ہو یا کوئی اور عذر ہو تو سواری پر بھی جاسکتے ہیں۔

9: عید گاہ جاتے ہوئے راستے میں یہ تکبیرات کہتے جانا اور عید گاہ پہنچنے تک کہنا:

”اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ“

نوٹ: عید الفطر کے دن یہ تکبیرات آہستہ آواز سے جبکہ عید الاضحیٰ کے دن قدرے بلند آواز سے کہنی چاہییں۔

10: عید گاہ جاتے وقت ایک راستہ اور واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کرنا۔

نوٹ: اگر کوئی عذر ہو تو آنے جانے کا ایک ہی راستہ اختیار کرنے میں کوئی حرج بھی نہیں۔

11: عید کے دن ذات اور اہل و عیال پر وسعت کے ساتھ خرچ کرنا۔

12: خواتین کا گھروں میں رہ کر والد، خاوند، بھائیوں اور بیٹوں کو تیار کر کے عید گاہ بھیجنے میں مشغول رہنا۔

13: نمازِ عید کی ادائیگی کے لیے صحیح العقیدہ امام کا انتخاب کرنا۔

14: امام صاحب کے وعظ کو غور سے سننا اور ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔

15: نماز عید کی ادائیگی کے عربی خطبہ کو غور سے سننا اور خطبہ کے دوران خاموشی اختیار کرنا۔

16: نماز عید کے بعد دعا مانگنا جس میں اپنے لیے، گھر والوں کے لیے اور پوری امت مسلمہ کے لیے رحمت، برکت اور مغفرت طلب کرنا۔

17: ایک دوسرے کو "تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَ مِنْكُمْ صَالِحَ الْأَعْمَالِ" (کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے) کے یا اس قسم کے دیگر الفاظ مثلاً "آپ کو عید مبارک ہو" سے عید کی مبارکباد دینا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# ﴾باب سوم﴿

## معاشرات

اگر معاشرات میں آداب شامل ہوں تو فرد کے اخلاق، رویوں اور معاملات میں احترام، ادب، نرمی، مہربانی اور دیگر اسلامی اخلاقی اقدار کی جھلک ہو گی جس سے وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کر سکے گا اور معاشرے میں مؤثر اور نمایاں کردار ادا کر سکے گا۔

# والدین کے آداب

1: والدین کی دل وجان سے اطاعت اور فرمانبرداری کریں۔

نوٹ: اگر والدین خلافِ شریعت حکم دیں تو اس حکم کی تعمیل جائز نہیں۔ اسی طرح جو کام شرعاً واجب ہوں اور والدین ان سے منع کریں تو اس حکم میں بھی ان کی اطاعت جائز نہیں۔

2: والدین کی خدمت کریں۔

3: والدین سے نرمی سے بات کریں۔ ان سے سخت لہجے اور اونچی آواز میں ہرگز بات نہ کریں۔

4: والدین کو نام لے کر نہ پکاریں۔

5: والدین اگر کوئی چیز مانگیں اور اسے مہیا کرنا آپ کے اختیار میں ہو تو وہ چیز خدمت میں پیش کریں۔

6: والدین پر خرچ کرتے ہوئے اسے اپنے اوپر بوجھ نہ سمجھیں بلکہ ان پر دل کھول کر خرچ کریں۔

7: والدین کے رشتہ داروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں۔

8: اگر کسی وجہ سے والدین ناراض ہو جائیں تو ان سے معافی مانگ کر ان کو راضی کرنے کی کوشش کریں۔

9: والدین کی زندگی میں ان کے لیے یہ دعا مانگتے رہیں:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا.

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں کے ساتھ رحم والا معاملہ فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا۔

10: والدین کو خود بھی گالی نہ دیں اور نہ ایسا کام کریں کہ لوگ آپ کے والدین کو گالی دیں۔

11: اگر والدین دنیا سے چلے جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں جن کے ساتھ رشتہ داری صرف اِنہی کی وجہ سے ہو۔

12: حسبِ استطاعت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کے لیے ایصال ثواب کرتے رہیں۔

13: اگر ان کے ذمہ نمازیں یا روزے ہوں تو اگر مالی وسعت ہو تو ان کا فدیہ ادا کر دیں۔

14: اگر والدین پر قرض ہو تو اس کو ادا کرنے کی کوشش کریں۔

# اساتذہ کے آداب

1: استاذ کا حد درجہ احترام کریں کہ یہ روحانی والد ہے۔

2: استاذ تشریف لائیں تو ان کے ادب میں کھڑے ہو کر ان کا استقبال کریں۔

3: استاذ سے ملاقات کے وقت مصافحہ کریں۔

4: استاذ کی نشست پر کبھی نہ بیٹھیں۔

5: جب استاذ تشریف فرما ہوں تو ان کی طرف ہی متوجہ رہیں، استاذ کی موجودگی میں ادھر ادھر توجہ نہ کریں۔

6: استاذ کا حکم بجالائیں۔

7: استاذ اگر پیدل چل رہے ہوں تو ان کے آگے نہ چلیں۔

8: اگر استاذ کسی مشکل میں ہوں تو حسبِ استطاعت ان کی مدد کریں۔

9: استاذ کے جوتے سیدھے کر دیا کریں۔

10: استاذ کو نام سے کبھی مخاطب نہ کریں بلکہ "استاذ محترم"، "استاذ جی" جیسے مؤدبانہ الفاظ کے ساتھ خطاب کریں۔

11: استاذ کی کوئی عادت اچھی نہ لگے تو بھی اسے برداشت کریں اور اس کی وجہ سے استاذ سے بد دل نہ ہوں۔

12: استاذ کی غیبت نہ کریں اور نہ ہی برے القاب سے انہیں یاد کریں۔

13: اگر زمانہ طالب علمی گزر چکا ہو تب بھی استاذ کا احترام ویسے ہی کریں جیسے ان سے ابھی پڑھ رہے ہوں۔

14: اگر استاذ آپ کی مجلس میں آجائیں تو ان کے لیے اچھی نشست بنائیں اور عزت والی جگہ پیش کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

# طلباء کے آداب

:1 طلبہ کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آئیں۔

:2 طلبا کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں۔

:3 طلبہ کی تربیت کا خصوصی توجہ دیں۔

:4 طلبہ کا اکرام کریں۔

:5 طالب علم کے اچھا پڑھنے پر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

:6 طلباء کو ادارے کے شیڈول اور کام کے تقاضوں سے باخبر رکھنا چاہیے۔

:7 طلباء کو مؤثر اور معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔

:8 سب طلبہ کے سامنے کسی ایک طالب علم کی برائی نہ کریں۔

:9 اگر طلباء ادارے میں رہائش پذیر ہوں تو طلباء کا حق ہے کہ انہیں موزوں رہائش اور دیگر ضروری سہولیات فراہم کی جائیں۔

:10 طلباء کو ذات پات کے اعتبار سے، اور علاقائی ولسانی بنیاد تقسیم کیے بغیر برابر کے حقوق دے جائیں۔

:11 طلباء کوئی بات پوچھیں اور استاذ کو اس کا جواب نہ آتا ہوں استاذ کو چاہیے کہ اندازے سے بتانے کے بجائے اس بات کا اعتراف کرلے کہ مجھے معلوم نہیں۔

:12 اساتذہ کو چاہیے کہ وہ طلباء کی صلاحیتوں میں مسلسل بہتری اور ترقی کے لیے کوشاں رہیں۔

:13 طلباء کو وقتاً فوقتاً غیر نصابی سرگرمیوں، کھیلوں اور دیگر سماجی کاموں میں شامل کیا جائے۔

:14 طلباء کو حدود کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کرنے کا حق دیا جائے تاکہ وہ اپنا مافی الضمیر بلا جھجک بیان کر سکیں۔

:15 طلباء کو ایسا ماحول دیا جائے جس میں انہیں خود اعتمادی حاصل ہو اور کچھ سیکھنے کا جذبہ پروان چڑھے۔

# ازدواجی زندگی کے آداب

## بیوی کے ذمہ شوہر سے متعلقہ آداب:

1: جائز کاموں میں شوہر کی اطاعت کرے۔

2: شوہر کی خدمت کرے۔

3: شوہر کی دی ہوئی آسائشوں پر شوہر کا شکریہ ادا کرے، شوہر کی ناشکری نہ کرے۔

4: اگر شوہر غصے میں ہو تو بیوی خاموش رہے۔ ایسی حالت میں خاوند کو جواب دینے سے احتراز کرے۔

5: اگر شوہر سفر پر جائے تو اسے رخصت کرنے کے لیے دروازے تک ساتھ جائے۔

6: شوہر کے گھر والوں کا اکرام کیا کرے۔

7: شوہر کے مال میں فضول خرچی نہ کرے بلکہ ضرورت کی بنا پر اعتدال سے خرچ کرے۔

8: شوہر کے لیے زیب وزینت اختیار کرے۔

9: شوہر کو خوشبو لگائے۔

10: شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت اور مال کی حفاظت کرے۔

11: شوہر کی غلطیوں پر پردہ پوشی کرے۔ اس کی کوتاہیوں کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے باز رہے۔

12: شوہر کا اگر کسی معاملہ میں قصور ہو یا اس کی طرف سے برا سلوک ہو رہا ہو تو بیوی کو چاہیے کہ درگزر سے کام لے اور انتقام لینے سے گریز کرے۔

13: اپنی تمام تر صلاحیتیں خاوند کے گھر کو سنوارنے میں خرچ کرے۔

## شوہر کے ذمہ بیوی سے متعلقہ آداب:

1: بیوی سے پیار محبت اور نرمی سے بات کریں۔

2: گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹائیں۔

3: بیوی کی غلطی پر اسے تنبیہ کریں لیکن تنبیہ کرتے ہوئے اس کی عزت نفس کو مجروح کرنا مقصود نہ ہو بلکہ مقصود اس کی اصلاح ہو۔

4: اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان میں عدل وانصاف قائم رکھیں۔

5: بیوی کے لیے خود کو آراستہ کریں۔ اس کے سامنے اچھے لباس، خوشبو کا اہتمام کیا کریں۔

6: اپنی حیثیت کے مطابق بیوی پر اعتدال سے خرچ کریں۔

7: بیوی کی دینی تعلیم وتربیت کا خاص خیال رکھیں۔

8: نماز روزہ کی پابندی کرنے کا حکم دیں اور اس پر عمل بھی کروائیں۔

9: اگر کسی معاملہ میں بیوی کی جانب سے ناروا سلوک پیش آئے تو شوہر درج ذیل تین اقدامات کرے:

پہلا اقدام: بیوی کو نرمی، محبت اور ہمدردی سے سمجھائے، شوہر کی اطاعت پر جو اجر وثواب کے وعدے ہیں وہ بتائے اور نافرمانی پر جو وعیدیں ہیں وہ سنائے۔

دوسرا اقدام: اگر اس کوشش سے معاملہ سدھر جائے تو بہت خوب ورنہ اپنا بستر اس سے علیحدہ کرلے۔ ممکن ہے کہ یہ ظاہری دوری تعلق کے پختہ ہونے کا سبب بن جائے اور عورت اپنی اصلاح کرلے۔ لیکن یہ ترک صرف بستر کی حد تک ہو مکان کی جدائی نہ ہو۔ عورت کو مکان میں تنہا نہ چھوڑے۔

تیسرا اقدام: اگر عورت اس شریفانہ سزا وتنبیہ سے متاثر ہو کر اپنی اصلاح کرلے تو بہت اچھا ورنہ خاوند کو اجازت ہے کہ بیوی کو معمولی طور پر سزا دے جس سے اس کے بدن پر نشان نہ پڑے اور زخم وغیرہ نہ آئے۔ چہرے پر ہرگز نہ مارے۔ البتہ اسلامی تعلیمات یہ بتاتی ہیں کہ اچھے مرد اس اقدام سے گریز کرتے ہیں۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی زوجہ محترمہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# تعلیم وتربیتِ اولاد کے آداب

1: پیدائش کے بعد دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہیں۔

2: کسی نیک شخص سے تحنیک کروائیں۔

نوٹ: "تحنیک" کا معنی یہ ہے کہ کوئی نیک شخص کھجور چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دے۔ اس عمل سے بچے کی سیرت میں نیکی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

3: ساتویں دن اس کا اچھا نام رکھیں اور ساتویں دن ہی عقیقہ کریں۔

4: بچے کو سب سے پہلے کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" سکھائیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور قرآن کریم کی تعلیم دیں۔

5: اولاد کو دینی علم سکھائیں اور ان کی اچھی تربیت کریں۔

6: اولاد کو بددعا نہ دیں۔

7: سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دیں اور دس سال کی عمر میں اگر وہ نماز نہ پڑھیں تو انہیں مناسب سزا دیں۔

8: بچہ دس سال کا ہو جائے تو اس کا بستر الگ کر دیں۔

9: بچے کی تعلیم وتربیت میں جھجک سے کام نہ لیں بلکہ ذمہ داری سمجھتے ہوئے اس فریضہ کو سرانجام دیں۔

10: بچوں کو عبادات کا عادی بنائیں جس کا مؤثر طریقہ یہ ہے کہ خود عبادات سرانجام دیں گے تو انہیں بھی عملی تعلیم میسر ہو گی جو انہیں عبادات کا عادی بنانے میں مفید ہو گی۔

11: گفتگو، نشست وبرخاست، کھانے پینے، حسنِ سلوک، ایثار، باہمی رواداری جیسے معاشرتی آداب سے بچوں کو روشناس کرائیں۔

12: اچھے کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور نامناسب رویوں پر مناسب تنبیہ کریں لیکن تنبیہ کے طور پر سزا دینے میں اعتدال سے کام لیں۔

13: بچوں کو تنبیہ کرتے وقت شفقت کا پہلو غالب رکھیں جس سے بچوں کو محسوس ہو کہ آپ ان سے محبت کرتے ہیں۔

14: بچوں سے خوش طبعی سے پیش آیا کریں۔ تلخ، کرخت اور سخت رویوں کے ساتھ پیش آنے سے پرہیز کریں۔

15: بچوں کے ساتھ وعظ و نصیحت کا سلسلہ تسلسل سے جاری رکھا کریں جس میں ان کے سامنے علم، عمل اور اخلاق کی اہمیت واضح کرتے رہیں۔

16: بچوں کی علمی و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی تربیت اور نشو و نما پر بھی خوب توجہ دیں۔ اس مقصد کے لیے اچھی خوراک، اعتدال کی نیند اور مناسب ورزش کا انتظام کریں۔

17: مناسب جیب خرچ دے کر انہیں کفایت شعاری، ضروریات پر خرچ اور دوسروں کو ترجیح دینے جیسے امور پر بات کیا کریں۔

18: اولاد کی غلطیوں پر بے جا حمایت سے پرہیز کریں۔ اس سے اولاد کے بگڑنے کا سخت اندیشہ ہے۔

19: طہارت و نظافت کی اہمیت بتاتے ہوئے اس پر عمل پیرا کرتے رہیں۔

20: اولاد کو انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے واقعات و قصص سناتے رہیں اور ان سے محبت کرنے کا جذبہ پیدا کرتے رہیں۔

21: بچوں کو اسمارٹ فون سے دور رکھیں۔

22: ضرورت ہو تو اپنی نگرانی میں انٹرنیٹ استعمال کروائیں، اس کے علاوہ استعمال کرنے کی اجازت نہ دیں۔

23: بچوں کو حرمین شریفین اور مسجد اقصیٰ کے تعارف اور فضائل سے آگاہ کرتے رہیں۔

24: اولاد کو غیر مسلموں کے لباس اور طور طریقوں سے بچائیں۔ غیر مسلموں کے طور طریقوں سے بیزاری اور مسلمانوں کے طور اطوار کی محبت اولاد کے دل میں ڈالیں۔

25: کھانے پینے کی نقصان دہ چیزوں سے بچوں کو بچائیں۔ چاکلیٹ، کینڈی وغیرہ مناسب مقدار میں دیں۔

26: لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح نہ دیں۔

# پڑوسی کے آداب

1: پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کریں۔ اس کے ساتھ احسان اور خیر کا معاملہ کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں۔پڑوسی کے لیے حفاظت ورعایت، محبت ومودت اور عزّت افزائی کے دروازے کھلے رکھیں۔

2: پڑوسی اگر محتاج اور ضرورت مند ہوں تو حسبِ استطاعت ان کی مالی معاونت کریں۔

3: شریعت کے دائرے میں رہ کر خوشی غمی کے مواقع میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔ مثلاً بچے کی پیدائش، امتحانات میں کامیابی، ملازمت ملنے، شادی بیاہ وغیرہ جیسے مواقع پر انہیں مبارکباد دیں اور وفات کے موقع پر، کسی نقصان ہونے پر، ایکسیڈنٹ ہونے پر افسوس کا اظہار کریں اور انہیں تسلی آمیز کلمات کہیں۔

3: موقع بہ موقع انہیں ہدیہ سے نوازتے رہیں۔

4: پڑوسی کے بیمار ہونے پر اس کی بیمار پرسی کریں۔

5: وفات ہو جانے پر ان سے تعزیت کریں اور بشرطِ صحتِ عقائد ان کے جنازے میں شرکت کریں۔

6: ان کی غیر موجودگی میں ان کے گھر کی حفاظت کریں۔

7: پڑوسی کو وقتاً فوقتاً نیک کاموں کا حکم کرتے رہیں اور برے کاموں سے روکتے رہیں۔

8: ایسا کوئی عمل نہ کریں جس سے پڑوسیوں کو تکلیف ہو۔

9: اپنا گھر اور گلی صاف رکھیں لیکن کوڑا کرکٹ پڑوسی کے دروازے کے سامنے نہ پھینکیں۔

10: گھر میں کوئی اچھا سالن بنائیں تو پڑوسی کو بھی دیا کریں۔

11: اپنے گھر کی چھت پر کوئی کام ہو تو پڑوسی کو اطلاع کیے بغیر چھت پر نہ جائیں۔

12: پڑوسیوں میں جو قریب تر ہو اس کا حق دوسروں سے مقدم رکھیں یعنی باہمی روابط، معاملات اور تعلقات میں پہلے قریبی پڑوسی کا خیال رکھیں، پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ دیگر پڑوسیوں سے تعلقات استوار رکھیں۔

13: اگر پڑوسی کی جانب سے کوئی اذیت ملے یا کوئی لغزش صادر ہو تو اس پر صبر کریں۔ اس کی برائی کا جواب برائی سے نہ دیں۔

# دوستی کے آداب

:1 دوستی ایسے شخص سے ہونی چاہیے جو صحیح عقیدہ رکھتا ہو، نیک صالح اعمال کا حامل ہو اور اچھے اخلاق سے آراستہ ہو۔ دوستی اور صحبت کا اپنا اثر ہوتا ہے اس لیے حسنِ اعتقاد، حسنِ عمل اور حسنِ اخلاق کو بنیاد بنا کر دوست کا انتخاب کرنا چاہیے۔

:2 کافر، مشرک اور بدعتی سے ہرگز دوستی نہ لگائی جائے۔

نوٹ: غیر اسلامی اعتقادات کے حامل افراد کے ساتھ دلی دوستی تو جائز نہیں لیکن ان کے ساتھ ظاہری رکھ رکھاؤ کس حد تک رکھ سکتے ہیں اس کی تفصیل کے لیے دیکھیے میری کتاب: "اصولِ عقائد"۔

:3 دوستی محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی بنیاد پر کی جائے، کسی دنیوی مقصد اور مفاد کی خاطر دوستی کرنے سے احتراز کیا جائے۔

:4 دوستی میں حدِ اعتدال سے تجاوز نہ کیا جائے تاکہ اگر بوقتِ ضرورت جدا ہوں تو نقصان دہ ثابت نہ ہو۔

:5 دوست کی خوبیاں سامنے رہنی چاہیں اور اس کی غلطیوں سے چشم پوشی کرنی چاہیے۔ ہاں ضرورت کے موقع پر اس کے غیر مناسب رویے اور خطاؤں پر اسے خیر خواہی کے ساتھ سمجھانا چاہیے۔

:6 دوست سے اپنے حقوق کے مطالبہ کے بجائے اپنے فرائض کی ادائیگی پر توجہ دینی چاہیے۔

:7 آپس میں اعتدال کے ساتھ تحائف کا تبادلہ کیا جائے۔ یہ دوستی کو مزید پروان چڑھاتا ہے۔

:8 دوست کے لیے اپنا دستر خوان وسیع کیجیے۔

:9 دوستی میں خوش طبعی کا ماحول پیدا کیجیے لیکن یہ خوش طبعی اعتدال کے ساتھ ہو ورنہ یہی خوش طبعی بعض اوقات ایک دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہچانے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

:10 جو چیز اپنے لیے پسند کریں وہی اپنے دوست کے لیے بھی پسند کریں۔

:11 نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت ضرور کریں لیکن برائی میں معاونت ہرگز نہ کریں۔

:12 دوست کی وفات ہو جائے تو اس کے لیے دعائے مغفرت کریں اس کے اہلِ خانہ کی خبر گیری کرتے رہیں۔

# عام مسلمانوں سے ساتھ برتاؤ کے آداب

1: شریعت نے مسلمان کے جو حقوق بیان کیے ہیں ان کی ادائیگی کرنا؛ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، تدفین کے لیے جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والا جب "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہے تو اس کے جواب میں "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہنا۔

2: اگر مسلمان بھائی کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو اپنی وسعت کے مطابق اس کی مدد کرنا۔

3: اپنے مسلمان بھائی کے جان مال، عزت آبرو کی حفاظت کرنا۔

4: بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنا۔

5: اگر وہ کسی معاملہ میں مشورہ طلب کرے تو دیانت داری کی بنیاد پر اسے مشورہ دینا۔

6: اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھنا۔

7: نیکی اور بھلائی کے کاموں میں مسلمان بھائی کی مدد کرنا اور ظلم زیادتی کے کاموں میں اس کی مدد نہ کرنا بلکہ اسے حق بات سمجھا کر ظلم زیادتی سے باز رکھنا۔

8: ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو تقویٰ اور پرہیزگاری کی نصیحت کرتے رہنا۔

9: اگر ضرورت ہو تو جائز امور میں مسلمان بھائی کی سفارش کرنا۔

10: آپس میں ایک دوسرے کو اچھے ناموں اور عمدہ القابات سے پکارنا۔

11: کسی دوسرے کے سودے پر اپنا بھاؤ تاؤ نہ کرنا۔

12: کسی کے پیغامِ نکاح پر اپنا پیغامِ نکاح نہ بھیجنا۔ البتہ اگر وہ اپنے پیغام سے رجوع کر لے یا جہاں پیغام بھیجا ہو وہ اہلِ خانہ ہی انکار کر دیں تب اپنا پیغام بھیجنا درست ہے۔

13: جب کوئی گفتگو کر رہا ہو تو اسے بغور سننا۔

14: کسی مسلمان کی غیبت کرنے، عیب جوئی کرنے، اس پر بہتان باندھنے، اس کے عیبوں کا تجسس کرنے، نام بگاڑنے، اسے حقیر جاننے، حسد اور بغض رکھنے جیسے افعالِ بد سے احتراز کرنا۔

# مہمان نوازی کے آداب

اگر کوئی شخص آپ کے ہاں مہمان بنے تو اس کے ساتھ درج ذیل آداب کی رعایت کرنی چاہیے:

1: مہمان کا حسبِ استطاعت اکرام کریں۔ مہمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھ کر برتاؤ کریں۔ مہمان کی آمد پر ناگواری کا اظہار نہ کریں۔

2: مہمان کی آمد سے قبل مہمان کی ضروریات کی اشیاء تیار رکھیں مثلاً کمرہ کی درستی (Setting) کریں، واش روم کی صفائی کریں، واش روم میں صاف تولیہ، صابن، شیمپو وغیرہ رکھیں، گرمی کے موسم میں اے سی یا ائیر کولر اور سردی کے موسم میں ہیٹر، انگیٹھی وغیرہ کا انتظام کریں۔

3: مہمان نے جس کمرے میں رہنا ہو اس میں قرآن مجید، تسبیح، مصلیٰ رکھیں اور سمتِ قبلہ کی نشاندہی کر دیں۔

4: مہمان جب گھر آئے تو اس سے مصافحہ و معانقہ کریں۔ ابتدائی ضیافت و اکرام سے نوازیں۔

5: مہمان کو خندہ پیشانی سے ملیں اور اس کی آمد پر خوشی کا اظہار کریں۔

6: مہمان کی راحت کا خیال کریں۔

7: اگر مہمان نے زیادہ دن قیام کرنا ہو تو ابتدائی تین دن کھانے پینے میں مناسب اہتمام کریں۔ اس کے بعد اگر معمول کا کھانا پینا پیش کریں تو کوئی حرج نہیں۔

8: بعض افراد کو کچھ چیزوں کے استعمال سے پرہیز ہوتا ہے، اس لیے انہیں کسی خاص کھانے، مشروب یا پھل استعمال کرنے پر مجبور نہ کریں بلکہ ان کے پرہیز کا خیال رکھیں۔

9: مہمان اگر کھانا کھانے میں مشغول ہو تو اسے مسلسل تکتے رہنا یا کھانے کو گھورتے رہنا درست نہیں۔ اس ناگواری سے مہمان کو بچانا چاہیے۔ البتہ کھانے کے موقع پر مہمان کی ضرورت کے پیش نظر وہاں بیٹھنا چاہیے۔

10: دستر خوان پر مہمان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا چاہیے۔

11: مہمان کو رخصت کرتے وقت اس کے ساتھ کچھ دور تک چل کر جانا چاہیے یا کم از کم گھر کے بڑے دروازے تک پہنچانے کے لیے ساتھ جانا چاہیے۔

# مہمان ہونے کے آداب

اگر آپ کسی کے گھر مہمان بنیں تو میزبان کے ساتھ درج ذیل آداب کی رعایت کریں:

1: بغیر کسی ضرورت کے کسی کے ہاں مہمان نہ بنیں۔ اگر واقعی کوئی ضرورت ہو تو کسی کے ہاں مہمان بن سکتے ہیں لیکن وہاں اس طرح رہیں کہ میزبان پر بوجھ نہ بنیں۔

2: اگر کسی کے ہاں جانا ہو تو اسے پیشگی اطلاع ضرور دیں۔ اپنے میزبان کو اپنے معمولات اور نظم کی اطلاع دینا اچھا ہے۔ مثلاً آپ کتنے افراد ہوں گے، کتنے دن قیام ہو گا، کب پہنچیں گے اور کھانے میں کیا پسند کریں گے۔

3: اپنے میزبان کی راحت کا خیال رکھیں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں اور نہ ہی ایسا رویہ اختیار کریں جس سے میزبان کو تکلیف ہو یا اس کے معمولاتِ زندگی میں خلل آئے۔

4: اپنے ساتھ جانے والے بڑے چھوٹے افراد کو سمجھائیں کہ میزبان کے گھر کی چیزوں کا خیال رکھیں۔

5: اگر میزبان کے ہاں سے کسی اور جگہ جانا پڑے تو میزبان کو اطلاع ضرور کریں تاکہ وہ آپ کے کھانے پینے کا انتظام نہ کرے۔

6: مہمان اگر مرد ہوں تو نماز باجماعت کی ادائیگی کے لیے مسجد اور خواتین ہوں تو گھر میں نماز کا اہتمام کریں۔

7: اگر کسی ایسی جگہ مہمان بنے ہوں جہاں مَرد میزبان گھر پر موجود نہ ہوں اور صرف نامحرم خواتین ہوں تو ایسے گھر میں ٹھہرنے سے پرہیز کریں۔ ہاں اگر مردانہ مہمان خانہ کا الگ نظم ہو یا گھر پر محرم خواتین موجود ہوں تو وہاں ٹھہرنے میں مضائقہ نہیں۔

8: اگر کسی کے ہاں محض کھانے کی دعوت کے لیے بلایا جائے تو بروقت پہنچیں، تاخیر نہ کریں اور اپنے برتاؤ سے میزبان کو تنگ نہ کریں۔ جب کھانا کھا چکیں تو فوراً بعد واپسی کی ترتیب بنائیں۔

9: میزبان کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائیں، خصوصاً مہمان خواتین کام کاج میں میزبان خواتین کی مدد کریں۔

10: میزبان سے رخصت ہوتے وقت اس کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کریں اور دعائیں دے کر رخصت ہوں۔

11: اگر میزبان کے ہاں کسی چیز کی کمی محسوس کریں تو اس پر تبصرہ نہ کریں۔

# مجلس کے آداب

1: اچھے اور نیک سیرت لوگوں کی مجلس میں شریک ہوں، برے اور بد سیرت لوگوں کی مجلس میں شریک ہونے سے احتراز کریں۔

2: ایسی مجالس میں شریک نہ ہوں جہاں ناچ گانا ہو رہا ہو، بے حیائی کی باتیں کی جارہی ہوں، میوزک بج رہا ہو، کسی کی غیبت کی جارہی ہو، کسی کے خلاف سازشیں ہو رہی ہوں۔ اگر کوئی ایسا موقع بنے کہ اس جیسی مجلس میں پھنس گئے ہوں تو جلد از جلد وہاں سے اٹھ جائیں۔

3: مجلس میں بیٹھنے سے پہلے تمام اہلِ مجلس کو سلام کریں، پھر بیٹھیں۔

4: مجلس میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائیں، لوگوں کے کندھے پھلانگ کر درمیان میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔

5: کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھیں۔ ہاں اگر کوئی شخص آپ کے اعزاز میں خود ہی اپنی جگہ چھوڑ دیتا ہے تو وہاں بیٹھ سکتے ہیں۔

6: اگر کوئی بڑی شخصیت یا درجے میں بڑا شخص مجلس میں آجائے تو اپنی جگہ چھوڑ کر اسے جگہ دیں۔

7: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھیں۔

8: مجلس میں قریب قریب ہو کر بیٹھیں، متفرق ہو کر الگ الگ نہ بیٹھیں۔

9: حلقہ نما مجلس کے درمیان نہ بیٹھیں۔ مجلس میں خود کو نمایاں نہ کریں اور نہ ہی دوسروں کو نظر انداز کریں۔

10: مجلس میں جو گفتگو ہو رہی ہو اس میں حصہ لیں اور تکلفاً سنجیدہ ہو کر نہ بیٹھیں۔

11: مجلس میں جن موضوعات پر بات ہو رہی ہو حسبِ ضرورت اس میں شریک ہو کر مناسب گفتگو کریں لیکن اگر کوئی خلافِ شریعت بات ہو رہی ہو یا کسی کے بارے میں بلا دلیل رائے زنی کی جارہی ہو تو اپنی رائے دینے سے احتراز کریں۔

12: کسی کی گفتگو کے دوران اس کی بات نہ کاٹیں۔ جب وہ شخص اپنی بات کہہ کر فارغ ہو جائے تب اپنی بات شروع کریں۔

13: مجلس میں ہونے والی کسی مزاح کی گفتگو پر بہت زور سے نہ ہنسیں بلکہ حتی الامکان مسکراہٹ سے کام لیں۔

14: حتی الامکان اپنی مجلس کو اللہ تعالیٰ یا آخرت کی یاد سے آراستہ رکھیں۔

15: مجلس میں تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں اور نہ کسی ایسی زبان میں بات کریں جس کو تیسرا آدمی سمجھ نہ سکے۔ البتہ اگر مجلس کے افراد تین سے زیادہ ہوں تو اب آپس میں سرگوشی کرنے یا کسی دوسری زبان میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

16: اگر مجلس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی ہو رہی ہو تو اہلِ مجلس کو منع کر دیں۔ اگر وہ منع ہو جائیں تو بہت اچھا لیکن اگر وہ اس عمل سے نہ رکیں تو ایسی مجلس سے الگ ہو جائیں۔

17: مجلس ایک امانت ہے، لہٰذا مجلس میں جو خاص اور راز کی باتیں کہی سنی جائیں تو انہیں دوسری جگہ نقل نہ کریں۔ یہ بات مجلس کے حقوق میں شامل ہے۔

18: مجلس میں کسی شخص کو مسلسل گھورنے سے احتراز کریں۔ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

19: ہر مجلس اور بالخصوص دینی مجلس میں اپنا موبائل فون بند یا کم از کم خاموش (Silent) رکھیں۔

20: مجلس سے اٹھتے وقت اختتامِ مجلس کی یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.

ترجمہ: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے اور میں تیری حمد بیان کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے (اپنے گناہوں کی) مغفرت کا سوال کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

# سلام کے آداب

1: اسلامی الفاظ سے سلام کریں۔ یعنی "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"۔ غیر مسلموں کی مشابہت اختیار نہ کریں۔ چنانچہ غیر مسلموں کے ہاں رائج الفاظ ہیلو، نمستے، ست سری آکال وغیرہ سے سلام نہ کریں۔ اپنے اسلامی تشخص کا خیال رکھیں۔

2: سلام میں پہل کریں۔

3: مشرکین اور کفار کو سلام کرنے میں پہل نہ کریں۔ البتہ اگر وہ سلام کریں تو جواب میں صرف "وعلیکم" کہیں۔

4: چھوٹے بڑوں کو، گزرنے والا بیٹھے لوگوں کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

5: بچوں کو بھی سلام کیا کریں۔ اس سے بچوں میں سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے کی عادت بنتی ہے۔

6: اگر مجلس میں کئی لوگ موجود ہوں تو کسی ایک کا نام لے کر سلام نہ کریں بلکہ سب کو سلام کریں اور مجلس میں سے کسی ایک شخص نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے۔

7: اگر مجلس میں کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا تو صرف اسی شخص کے ذمہ جواب دینا واجب ہے۔

8: گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کیا کریں۔

9: اگر گھر خالی ہو تو گھر میں داخل ہوتے وقت اس طرح سلام کریں: "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ"۔ اگر ان الفاظ سے سلام کیا جائے تو وہاں موجود فرشتے جواب دیتے ہیں۔

10: اگر کوئی غائبانہ سلام بھیجے تو اس کے سلام کا جواب "وَعَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ" کہہ کر دیں۔

11: اگر کسی جگہ کوئی شخص سو رہا ہو تو وہاں اونچی آواز کے بجائے آہستہ آواز میں سلام کریں۔

12: کسی سے ملاقات ہوتے وقت بھی سلام کریں اور رخصت ہوتے وقت بھی سلام کریں۔

13: محرم عورتوں کو بھی سلام کیا کریں البتہ غیر محرم اجنبی عورتوں کو بلا ضرورت سلام نہ کریں۔ اس حوالے سے احتیاط ہی بہتر ہے۔

14: ان لوگوں کو درج ذیل مواقع پر سلام نہ کیا جائے:

☆ نماز، تلاوت، ذکر واذکار، خطبہ دینے میں مشغول شخص کو

☆ سبق پڑھانے والے کو

☆ سبق میں شریک طلبہ کو

☆ حدیث، فقہ کے بیان کرنے والے کو

☆ اذان واقامت کہنے دینے والے کو

☆ کھانے کھانے والے شخص کو

☆ قضاء حاجت میں مشغول شخص کو

☆ بیت الخلاء میں موجود شخص کو

☆ جس شخص کا ستر کھلا ہوا ہو

☆ گناہوں اور بے کار کاموں؛ ناچ گانے، کبوتر بازی وغیرہ میں مشغول شخص کو

15: اگر مجلس میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں قسم کے افراد موجود ہوں تو وہاں سلام تو کر سکتے ہیں لیکن نیت مسلمانوں کو سلام کرنے کی کی جائے۔

16: سلام کرتے وقت "وَبَرَكَاتُهٗ" کے الفاظ کے بعد "وَمَغْفِرَتُهٗ" یا "جنت واجب، دوزخ حرام" جیسے الفاظ کہنے سے احتراز کیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِى الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# مریض کی عیادت کے آداب

1: مریض کی عیادت ثواب سمجھ کر کریں۔ عیادت کے وقت کوئی دنیوی غرض نہیں ہونی چاہیے مثلاً یہ کہ اگر ہم بیمار ہو جائیں تو وہ عیادت کو آئیں گے، چونکہ فلاں شخص ہماری عیادت کے لیے آیا تھا اس لیے ہم اس کی عیادت کر رہے ہیں۔

2: اگر مریض کو آپ کے بیٹھنے سے مشقت یا تکلیف ہو تو عیادت کر کے جلد واپس آئیں۔ البتہ اگر مریض آپ کے بیٹھنے سے خوش ہو تو زیادہ دیر بیٹھیں۔

3: مریض کو بیماری پر صبر کرنے کا اجر و ثواب بتائیں اور اسے تسلی دیں کہ اس بیماری پر صبر کرنے سے آپ کے گناہ معاف ہوں گے۔

4: مریض یا اس کے گھر والوں کو ایسی بات ہرگز نہ کہیں جس میں مریض کی زندگی کی ناامیدی یا اس کے مرض کی شفا سے مایوسی کا اظہار ہو۔

5: مریض اگر ایسا شخص ہے جس سے آپ کو اختلاف ہے تب بھی اس کی عیادت کریں۔

6: مریض اگر بے ہوشی کی حالت میں ہو تب بھی اس کی عیادت کریں اور اس کے لیے خدا تعالیٰ سے صحت یابی کی دعا کریں۔

7: مریض اگر غیر مسلم ہو تو بھی اس کی عیادت کریں اور اسے اسلام کی دعوت دیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ آپ کی دعوت سے اسلام قبول کر لے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

8: مریض پر اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر اس کے لیے یہ دعا کریں: (بشرطیکہ مریض کو برا نہ لگے اور وہ غیر محرم بھی نہ ہو)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ، أَذْهِبِ الْبَأْسَ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

ترجمہ: اے اللہ! اے لوگوں کے رب! اس تکلیف کو دور کر دیجیے اور اس مریض کو شفا دے دیجیے۔ آپ ہی شفا دینے والے ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی اور شفا دینے والا نہیں۔ اس مریض کو ایسی شفا دیجیے جو کسی بیماری کو نہ

چھوڑے۔

9: مریض کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ.

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کی ذات عظیم سے -جو عرشِ عظیم کا مالک ہے- سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو شفا عطا فرمائے۔

10: مریض کے مرض، دوائی، آرام اور بے قراری سے متعلق ایسے سوالات نہ کریں جن سے مریض کا دل تنگ ہو۔

11: اگر مریض کی خدمت پر نامحرم خواتین ہوں تو عیادت کے وقت اپنی نظروں کی حفاظت کریں۔

12: حسب استطاعت مریض کے لیے پھل وغیرہ لے کر جائیں۔

13: بہتر ہے کہ جتنی گنجائش ہو اس کے مطابق نقد ہدیہ پیش کر دیں۔

14: مریض کے مرض کو اس کے گناہوں یا کوتاہیوں کا وبال نہ سمجھیں اور نہ ہی اس کا تذکرہ کریں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

# تعزیت کے آداب

1: کسی کی وفات پر اس کے اہلِ خانہ سے تعزیت کرتے وقت نیت یہ ہو کہ میں سنت پر عمل کر رہا ہوں۔

2: تعزیت کے وقت میت کے اہلِ خانہ کو ایسے الفاظ سے تسلی دیں جن سے ان کا غم ہلکا ہو اور انہیں یہ احساس ہو کہ تعزیت کرنے والا ہمارے دکھ درد میں شریک ہے۔

3: تعزیت کے وقت ایسی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہیے جس سے اہلِ میت کو تکلیف پہنچے یا ان کے دکھ درد میں مزید اضافہ ہو۔

4: تعزیت کے وقت مسنون جملے کہہ کر اظہارِ ہمدردی کیا جائے۔ مثلاً یہ الفاظ کہے جائیں:

اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَيْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ.

ترجمہ: بے شک جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لے لیا ہے وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔ اس لیے صبر کیجئے اور ثواب کی امید رکھیے!

5: غیر مسلم کی تعزیت بھی کی جاسکتی ہے۔ غیر مسلم میت کے اہلِ خانہ کے ہاں جا کر یہ الفاظ کہے جائیں:

"اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے اور آپ کے ساتھ بہتری والا معاملہ فرمائے۔"

لیکن یہ واضح رہے کہ غیر مسلم کے اہلِ خانہ کو تسلی تو دی جاسکتی ہے لیکن اس غیر مسلم کے لیے دعائے مغفرت مانگنا جائز نہیں۔

نوٹ: قادیانی اور مرزائی کی تعزیت کرنا جائز نہیں۔

6: مستحب یہ ہے کہ وفات کے بعد تین دن گزرنے سے پہلے ایک مرتبہ تعزیت کر لی جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً فوتگی کی اطلاع دیر سے ملی ہو یا کوئی شخص دور رہتا ہو اور اسے آنے میں تاخیر ہو گئی تو ایسی صورتوں میں تین دن کے بعد بھی تعزیت کی جاسکتی ہے۔

7: تعزیت بالمشافہ بھی کی جاسکتی ہے اور خط، فون، میسج، ای میل، واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے بھی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص اہلِ میت کے ساتھ ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے تعزیت کرے تو اسے قبول کر لینا چاہیے۔

# ملاقات کے آداب

1: کسی سے ملاقات کرنے کے لیے اس کی مصروفیات اور آرام کا خیال رکھ کر جانا چاہیے۔

2: مناسب یہی ہے کہ جس کے ہاں جانا ہو اس کے معمولات معلوم کر کے ملاقات کا وقت متعین کیا جائے۔

3: جس کے ہاں جانا ہو اسے پہلے سے اپنی آمد کی اطلاع کر دی جائے۔

4: ملاقات کے وقت سلام و مصافحہ کریں اور خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں۔

5: جب کسی سے ملاقات کے لیے جائیں اور وہ اپنے کسی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے مل نہ سکے تو واپس لوٹ جائیں اور اس بات کا برا نہ مانیں۔

6: ملاقات با مقصد ہونی چاہیے، بلا مقصد ملنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

7: ملاقات کو بلا ضرورت لمبا نہ کیا جائے بلکہ مقصدِ ملاقات مکمل ہوتے ہی اجازت لے لی جائے۔ ہاں اگر دوسرا شخص طویل ملاقات سے تنگ دل نہ ہو بلکہ طویل ملاقات کا خواہش مند ہو تو زیادہ دیر بیٹھنے میں مضائقہ نہیں۔

8: کسی سے ملاقات کے وقت کوئی اہم مشاورت جاری ہو یا راز داری کی کوئی بات ہو رہی ہو تو ایسے وقت وہاں قریب نہ بیٹھیں بلکہ وہاں سے علیحدہ ہو کر ایک طرف بیٹھیں۔ کسی کی راز دارانہ محفل میں اس طرح بیٹھنا صاحبِ خانہ کے لیے پریشانی کا باعث بن سکتا ہے۔

9: کسی کے گھر میں جا کر صاحبِ خانہ کی بتائی ہوئی جگہ پر بیٹھنا چاہیے۔

10: صاحب خانہ کے اہل خانہ سے اپنی نظروں کی حفاظت کرنی چاہیے۔

11: کسی کے گھر میں جا کر وہاں کی اشیاء کو تکتے رہنے سے گریز کرنا چاہیے۔

12: وہاں کی کسی بات کو باہر آکر پھیلانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ مجالس امانت ہوتی ہیں، اس لیے امانت کی پاسداری کرنی چاہیے۔

13: ملاقات سے فراغت پر اجازت اور سلام کے ساتھ واپسی کرنی چاہیے۔

# گفتگو کے آداب

1: گفتگو کرنے سے پہلے خوب سوچ لیا جائے کہ میرا بات کرنا فائدے مند ہے یا نہیں؟ اگر بات چیت کرنے میں فائدہ ہو تو بات کرنی چاہیے ورنہ بے فائدہ گفتگو سے احتراز کرنا چاہیے۔

2: جتنی ضرورت ہو اتنی ہی گفتگو کی جائے، ضرورت سے زیادہ گفتگو نہ کی جائے۔

3: اگر محفل میں خود سے بڑے افراد موجود ہوں؛ خواہ منصب میں بڑے ہوں یا عمر میں یا علم میں تو گفتگو کا آغاز ان سے ہونا چاہیے۔ بلا ضرورت خود گفتگو کا آغاز کرنے سے بچنا چاہیے۔

4: گفتگو کے وقت جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر واضح اور صاف انداز میں بات کرنی چاہیے۔

5: اگر کوئی بات کر رہا ہو تو اس کی بات کو توجہ سے سننا چاہیے۔

6: موقع کی مناسبت سے ہاتھوں کے اشارات اور چہرے کے تاثرات کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے لیکن بکثرت ایسا نہ کیا جائے۔

7: اگر کوئی مضمون مشکل ہو تو گفتگو کے دوران اسے تین مرتبہ دہرا لینا چاہیے۔ ہاں اگر سامعین بار بار دہرانے سے تنگ دل ہوتے ہوں تو ایک مرتبہ بیان کرنے پر اکتفا کرنا چاہیے۔

8: گفتگو میں ہمیشہ سچ بولنے کا اہتمام کریں۔ اپنی بات کو پختہ کرنے کے لیے یا سامنے والے شخص کو نیچا دکھانے کے لیے کبھی بھی جھوٹ نہ بولیں۔

9: ایسی گفتگو سے احتراز کریں جس میں گناہ کے عناصر پائے جائیں۔ مثلاً بلا ضرورت قسم کھانا، جھوٹی قسمیں کھانا، ناجائز سفارش کرنا، بہتان تراشی سے کام لینا، غیبت کرنا، چغلی کھانا، کسی پر طنز کرنا، کسی پر تہمت اور بہتان لگانا، کسی کو برے القابات سے پکارنا، گفتگو میں اپنی بڑائی اور دوسروں کی تحقیر کرنا، گالم گلوچ کرنا... ان تمام گناہوں سے اپنی گفتگو کو پاک رکھیں۔

10: گفتگو کے دوران انصاف کی بات کریں خواہ وہ اپنے یا اپنے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

11: ہمیشہ حق کا ساتھ دیتے ہوئے گفتگو کریں۔ کبھی بھی ناحق گفتگو کرنے یا ناحق کی تائید کرنے سے احتراز کریں۔

12: عورت کو اگر کسی نامحرم مرد سے گفتگو کرنی پڑ جائے تو اپنا لہجہ ذرا سخت رکھے۔ نزاکت اور نرمی سے بات نہ کرے۔

13: گفتگو کے وقت متکبرانہ لب ولہجہ اختیار نہ کریں۔

14: جو بات کریں صاف کریں۔ ادھوری اور نامکمل گفتگو سے سخت اجتناب کریں کیونکہ اس سے بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آتی اور مخاطب تشویش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

15: اگر کسی بڑے شخص مثلاً ماں، باپ، استاذ، شیخ، عالم، مفتی، امام مسجد، عمر رسیدہ سے گفتگو کر رہے ہوں تو ان کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے ادب و احترام سے بات کرنی چاہیے۔ بلند آواز سے ان کے سامنے گفتگو کرنے سے احتراز کیا جائے۔ اگر گفتگو اپنے سے چھوٹے افراد سے ہو رہی ہو تو اس دوران شفقت کے پہلو کو ملحوظ رکھا جائے۔

16: اپنی گفتگو کے دوران کسی فاسق فاجر شخص کی تعریف نہیں کرنی چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس شخص کی تعریف سننے والے افراد اس شخص کے بارے میں نرم گوشہ رکھ کر اس کی اتباع شروع کر دیں۔

17: جب دو افراد گفتگو کر رہے ہوں تو ان کی بات سننے کے لیے ٹوہ میں نہیں پڑنا چاہیے اور نہ ہی ان کی گفتگو میں اپنی بات کرنی چاہیے۔

18: جب کوئی گفتگو کر رہا ہو تو اس کی بات مکمل سنے بغیر نہ جواب دینا چاہیے اور نہ ہی درمیان میں بات کاٹنی چاہیے بلکہ مکمل گفتگو سن کر ہی جواب دینا چاہیے۔

19: اپنی راز داری کی باتیں دوسروں کے سامنے نہیں کرنی چاہییں؛ خواہ سامنے والا شخص ہمدرد ہی کیوں نہ نظر آتا ہو۔ بعض مرتبہ اس سے بڑے بڑے نقصان اٹھانا پڑتے ہیں۔

20: گفتگو کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے کہ بات موقع کی ہو۔ اگر کوئی بات موقع محل کے مطابق نہ ہو تو اس وقت کرنے کی بجائے موقع کا انتظار کریں۔

# ٹیلی فون اور موبائل کے آداب

1: فون کرنے سے پہلے وقت دیکھ لیں کہ نماز کا وقت تو نہیں۔ اگر نماز کا وقت ہو تو اس وقت کال نہ کریں بلکہ کسی دوسرے وقت کال کریں۔

2: بات شرع کرنے سے پہلے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہیں۔

3: اگر پہلے سے تعارف نہ ہو تو فون کرنے والا پہلے اپنا تعارف کروائے کہ میں فلاں شخص ہوں اور فلاں جگہ سے بات کر رہا ہوں۔

4: جس کو فون کیا ہے اس کے آرام اور مصروفیت کے اوقات کا خیال رکھیں۔ اگر آرام یا مصروفیت کے اوقات معلوم نہ ہوں تو بات کرنے سے پہلے پوچھ لیں کہ کیا میں اس وقت بات کر سکتا ہوں؟

5: اس انداز سے بات کریں کہ سامنے والے کو سمجھنے میں دشواری نہ ہو، یعنی ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔ اسی طرح اس بات کا بھی دھیان رکھیں کہ سگنل کم ہونے کی وجہ سے دوسری طرف والے کو بات سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔

6: اگر لمبی بات کرنی ہو تو بھی پہلے اجازت لے لیں کہ فلاں سلسلہ میں بات کرنی ہے یا اتنی دیر بات کرنی ہے۔ البتہ اگر پہلے سے بات ہوئی ہو کہ فلاں وقت اس سلسلہ میں رابطہ ہو گا تو یہ اجازت بھی کافی ہے۔

7: اگر سامنے والا مصروفیت بتائے اور بعد میں بات کرنے کو کہے تو اس کا برا نہیں ماننا چاہیے۔

8: بلا مقصد اور غیر ضروری گفتگو سے احتراز کریں۔

9: گفتگو میں نرم اور شائستہ لہجہ اختیار کریں۔

10: اگر سامنے والا لمبی بات کر رہا ہو تو سننے والے کو وقفہ وقفہ سے اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہنا چاہیے، مثلاً جی ہاں وغیرہ الفاظ کے ساتھ تاکہ اس کو تشویش نہ ہو کہ کہیں لائن تو نہیں کٹ گئی یا آپ اس کی بات توجہ سے نہیں سن رہے۔

11: مسجد میں موبائل پر دنیاوی باتیں کرنا مسجد کے ادب کے خلاف ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

12:	اگر کسی محفل یا مجلس میں کال آجائے تو ایک طرف ہو کر یا آہستہ آواز میں بات کرنی چاہیے تاکہ دوسروں کی پریشانی کا باعث نہ بنے۔

13:	مسجد میں داخل ہوتے ہی موبائل بند کر دیں یا بالکل خاموش کر دیں۔

14:	اگر کوئی شخص غلطی سے موبائل بند نہ کر سکے اور جماعت کے دوران گھنٹی بجنے لگے تو جیب میں ہاتھ ڈال کر آواز بند کر دینی چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص ایسا نہ کر سکے تو نماز ختم ہونے کے بعد اس کو پیار سے سمجھا دینا چاہیے لیکن سب نمازیوں کا اس کو گھور گھور کر دیکھنا یا اس کو زور سے سب کے سامنے ڈانٹنا، اس کی تذلیل کرنا یا حقارت آمیز رویہ اختیا کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ بہتر یہ ہے کہ امام صاحب ایک عمومی نصیحت فرمادیں تاکہ اور لوگوں کو بھی یاد دھیانی ہو جائے۔

15:	اگر کال ریکارڈ کرنی ہو تو سامنے والے کو اس کی اطلاع کر دیں۔ دوسرے کی اجازت کے بغیر کال ریکارڈ کرنا جائز نہیں۔

16:	اگر بات کرتے ہوئے اسپیکر آن کیا تاکہ پاس والا شخص بھی گفتگو سن لے تو ایسی صورت میں دوسری طرف لائن پر موجود شخص کو بتا دینا چاہیے کہ اسپیکر آن ہے اور فلاں بھی آپ کی بات سن رہا ہے، تاکہ وہ محتاط ہو کر گفتگو کرے اور ایسی بات نہ کرے جو اس تیسرے شخص سے چھپانے والی ہو۔ بعض مرتبہ دوست آپس میں اس بات کا خیال نہیں رکھتے یا جان بوجھ کر ایسا کرتے ہیں جس کی وجہ سے دو افراد کے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

17:	کانفرنس کال میں بھی انہی امور کا خیال رکھنا چاہیے۔

18:	موبائل میں گانے والی رنگ ٹون لگانا جائز نہیں، اور اگر خدانخواستہ مسجد میں گانے والی ٹون بج اٹھی تو اس میں کئی گناہوں کا وبال سر پر آجاتا ہے، مثلاً خود گانا سننے کا گناہ، دوسروں کو سنانے کا گناہ، مسجد کی بے حرمتی کا گناہ، دوسروں کی نماز خراب کرنے کا گناہ وغیرہ۔

19:	گھنٹی کے طور پر قرآن کی آیت لگانا منع ہے، کیونکہ اس میں قرآنی آیت کو کال آنے کی اطلاع کے طور پر استعمال کرنا لازم آئے گا جو کہ جائز نہیں۔ اسی طرح اگر قرآن کی آیت کو لگانے سے مقصود تلاوت سننا یا نصیحت

حاصل کرنا ہے تو بھی اس میں بے ادبی کا اندیشہ ہے کیونکہ بعض دفعہ موبائل ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں تلاوت مناسب نہیں ہوتی، اسی طرح بعض دفعہ آیت درمیان میں سے کٹ جاتی ہے۔

:20 نعت مبارک کو بھی گھنٹی کے طور پر لگانا مناسب نہیں۔

:21 اگر ایس ایم ایس میں قرآنی آیت لکھنی ہو تو صرف عربی میں لکھنی چاہیے کسی اور رسم الخط میں قرآنی آیات لکھنا جائز نہیں۔ البتہ اس کا ترجمہ انگریزی، اردو یا رومن اردو یا کسی اور زبان میں لکھ سکتے ہیں۔

:22 احادیث کے الفاظ بھی عربی رسم الخط کے بغیر نہیں لکھنے چاہییں، کیونکہ اس میں غلط پڑھے جانے کا امکان ہے، بہتر یہ ہے کہ حدیث کا مفہوم لکھ دیا جائے۔

:23 احادیث پر مشتمل ایس یم ایس بغیر تحقیق کے نہیں لکھنا چاہیے اور نہ ہی ایسے میسج کو آگے فارورڈ کرنا چاہیے بلکہ پہلے تحقیق کرنی چاہیے کہ یہ واقعۃً حدیث ہے یا نہیں۔

:24 قرآنی آیات یا احادیث پر مشتمل میسج کو پڑھنے کے بعد ڈلیٹ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہیں ڈلیٹ کرنے کی اجازت ہے، اس میں گناہ بھی نہیں ہے۔

:25 کسی کو کال کی جائے اور وہ نہ اٹھائے تو بار بار تنگ نہ کیا جائے بلکہ اتنا وقفہ کیا جائے جس میں چار رکعات ادا کی جاسکتی ہوں۔

:26 موبائل فون پر قرآن مجید کھلا ہو تو سکرین کو چھونے کے لیے وضو کر لیا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# خط وکتابت کے آداب

1: کسی سے خط وکتابت کرنی ہو تو تحریر کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کرنی چاہیے۔

2: جس کے نام خط لکھا جا رہا ہو اس کے مقام و مرتبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے خطاب کرنا چاہیے۔ مثلاً محترم و مکرم والد صاحب! لائق صد احترام استاذ محترم!

3: مخاطب کا نام لکھنے کے بعد "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" لکھنا چاہیے۔

4: ایسے الفاظ جو مسنون سلام کی ادائیگی سے قاصر ہوں ان سے سلام نہ کیا جائے۔ مثلاً Hi, AoA۔

5: خط لکھتے ہوئے اپنے مافی الضمیر کا اظہار اس طریقے سے کریں کہ مخاطب آپ کی تحریر کے مقصد کو سمجھ پائے۔ چنانچہ تحریر کی زبان انتہائی صاف، سادہ اور واضح ہو۔

6: کسی کا خط یا تحریر اگر ہاتھ لگے تو صاحبِ تحریر یا مکتوب الیہ (جس کو خط لکھا جا رہا ہے) کی اجازت کے بغیر نہ پڑھا جائے۔ اس طرح کا عمل اخلاقی خیانت شمار ہو گا۔ ہاں اگر صاحبِ تحریر یا مکتوب الیہ خود پڑھنے کی اجازت دے دیں تو اب پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

7: خط میں الفاظ اور مضمون کا چناؤ کرنے میں احتیاط کرنی چاہیے۔ نامناسب الفاظ، جذباتیت پر مبنی تحریر اور غصے پر مشتمل جملوں سے دور رہتے ہوئے شائستگی اور اعتدال سے تحریر لکھنی چاہیے۔

8: اگر کوئی شخص خود تحریر نہیں کر سکتا اور آپ سے لکھوانا چاہتا ہے تو اس کی بات دیانتداری کے ساتھ صحیح طور پر لکھیں۔ اپنی جانب سے کوئی مضمون یا جملے ہرگز نہ لکھیں۔ ہاں اگر اس کی اجازت ہو کہ میرے اس مضمون کو اپنے الفاظ میں تعبیر کر دیں تو بہتر یہ ہے کہ لکھنے کے بعد ایک بار اسے پڑھ کر سنا دیا جائے۔

9: اگر کوئی شخص راز کی بات لکھوانا چاہ رہا ہو تو لکھ دیں لیکن اس کا راز کسی دوسرے کے سامنے افشا نہ کریں۔

10: وقتاً فوقتاً اپنے عزیز واحباب اور دوست رشتہ دار وغیرہ کو خط لکھ کر اپنی خیریت سے آگاہ اور ان کی خیریت دریافت کرتے رہیں۔

11: خط کے آخر میں اپنا نام اور تاریخ واضح طور پر لکھیں۔

12: ڈاک لفافے پر مکتوب الیہ (جس کو خط بھیجا جارہا ہو) کا نام، پتہ اور فون نمبر وغیرہ واضح لکھیں تا کہ خط پہنچنے میں کسی دِقّت کا سامنا نہ ہو۔

13: جب کسی کو اپنی ضرورت کی وجہ سے خط لکھ رہے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ واپسی لفافے کا بوجھ مکتوب الیہ پر نہ ڈالیں بلکہ اپنے خط میں واپسی لفافہ بھی رکھ لیں جس پر آپ کا نام اور پتہ واضح طور پر لکھا ہو۔

14: خط کے لفافے پر استعمال شدہ ڈاک ٹکٹ استعمال نہ کریں۔ کسی پرانے خط پر استعمال شدہ ٹکٹیں اٹھا کر استعمال کرنے سے احتراز رکھیں۔ یہ مالی خیانت شمار ہوگی۔

15: خط لکھتے وقت ضرورت کو ضرور ملحوظ رکھیں۔ بلاضرورت خط وکتابت کرنا مناسب نہیں۔

اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

# ای میل اور میسج کے آداب

ای میل اور میسج میں وہی آداب بھی ملحوظ رکھیں جو اوپر "خط و کتابت کے آداب" میں ذکر کیے گئے ہیں۔
مزید درج ذیل آداب کا بھی خیال رکھیں:

1: کثرت سے ای میل اور میسجز کرنے سے احتراز کریں۔ آپ کے ای میل اور میسج کے بعد اگر فوراً جواب نہیں آیا تو کچھ انتظار کریں۔ اگر کافی وقت گزرنے کے بعد بھی جواب نہ آئے تو اب یاددہانی کا میسج کر سکتے ہیں۔

2: آپ کے پاس کوئی معلوماتی، مزاح پر مشتمل یا خاص ہدایات پر مبنی کوئی میسج آ جائے تو اسے آگے فارورڈ نہ کریں۔ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں اگر کسی نے اجازت دی ہو کہ اس قسم کے میسجز شیئر کر دیا کریں تو اب یہ میسجز فارورڈ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3: میسجز میں ویڈیوز، آڈیوز، پوسٹیں وغیرہ اسی کو بھیجیں جو اِن سے تنگ دل نہ ہوتا ہو۔ اگر کوئی آپ کی ان چیزوں سے پریشان ہوتا ہو تو اسے یہ چیزیں مت بھیجا کریں۔

4: فحش مواد، گندے لطیفے اور کسی شخص کے ذاتی احوال پر مشتمل میسج ہرگز نہ بھیجیں۔ جس طرح فحش مواد، گندے لطیفے وغیرہ تیار کرنا گناہ ہے اسی طرح ان چیزوں کو پھیلانا بھی گناہ ہے۔ اس سے سخت احتراز کریں۔

5: ای میل اور میسج میں بھی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ اس میں آپ کا تعارف ضرور شامل ہو کہ آپ کون ہیں اور ای میل اور میسج کرنے کا مقصد کیا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو ای میل اور میسج کرتے وقت تو اس پہلو کو پیشِ نظر رکھنا بے حد ضروری ہے جن کے پاس آپ کا ای میل ایڈریس یا نمبر نہیں ہے۔ اس سے انہیں بلا وجہ تشویش ہوگی۔

6: اگر کسی کا کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، موبائل وغیرہ استعمال کر رہے ہوں تو اس کے پرسنل ڈیٹا کو ہرگز نہ دیکھیں۔ اس کی گیلری، ای میل یا میسج بالکل نہ کھولیں۔ یہ اس شخص کی پرائیویسی ہے، اس کی خلاف ورزی ہرگز نہ کریں۔

7: کسی شخص کی ای میل یا اس کا میسج اس کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کو فارورڈ نہ کریں۔

# سوشل میڈیا کے متعلق آداب

1: سوشل میڈیا کے استعمال سے پہلے اپنا مقصد متعین کریں کہ آپ کے استعمال کی غرض کیا ہے۔ مثلاً بزنس مین کے استعمال کا مقصد اپنے کاروبار سے متعلق معلومات کا حصول، کاروبار کو وسعت دینے کے طریقے جاننا اور نئے Clients بنانا ہو، ایک طالب علم کا مقصد روایتی اور پیشہ ورانہ مہارتیں حاصل کرنا ہو، کسی موضوع پر تحقیق کرنے والے افراد کا مقصد اس میدان میں محققین حضرات کی تحقیق سے استفادہ ہو۔

2: سوشل میڈیا کو مثبت مقصد کے لیے استعمال کریں۔ اس کے منفی استعمال سے بچیں۔

3: یوٹیوب، فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ وغیرہ پر ذاتی کوائف اور معلومات دینا اگر ضروری ہو تو درست فراہم کریں تاکہ جو شخص رابطہ کرے تو اسے آپ کو پہچاننے میں دقت نہ ہو۔ جعلی (Fake) اکاؤنٹ، چینل اور آئی ڈیز وغیرہ بنانے سے گریز کریں۔

4: سوشل میڈیا پر ہر کسی کو فرینڈ بنانے سے احتراز کریں۔ غیر واقف افراد سے میل جول نہ رکھیں۔ ہاں دوست احباب، رشتہ دار اور جاننے والے افراد ہوں تو ان سے رابطہ میں رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

5: فرینڈز بنانے میں نہایت اہم بات یہ پیش نظر رکھیں کہ مخالف جنس سے دوستی لگانے سے سخت اجتناب کریں۔ نیز فرینڈ لسٹ میں اگر کوئی شخص ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہو، منافرت پھیلا رہا ہو یا جنسی تعلقات کے حوالے سے بات کر رہا ہو تو اس سے دوستی ختم کرتے ہوئے اسے بلاک کر دیں۔

6: سوشل میڈیا پر اپنی پرسنل تصاویر، ویڈیوز اور خاص معلومات کسی سے بھی شیئر نہ کریں۔ یہ مستقبل میں بہت بڑے نقصان کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔

7: دوسروں کی پرائیویسی کا بھی خیال کریں۔ کسی کی کوئی بات، معلومات، پرائیویسی کو کبھی شیئر نہ کریں۔ محض اپنے views بڑھانے کے لیے دوسروں کی عزت نیلام کر دینا و آخرت کی تباہی کا باعث ہے۔ اس لیے کسی کی فیملی کی یا پرائیویٹ معلومات کبھی بھی پوسٹ نہ کریں۔

:8 کسی کی پوسٹ، ویڈیو، تحریر وغیرہ پر کمنٹس کر کے اس کی تذلیل نہ کریں۔ ضرورت ہو تو اچھے الفاظ اور لب ولہجے میں دلیل کے ساتھ کسی سے اختلاف کر سکتے ہیں۔

:9 اگر آپ کی آئی ڈی، پیج یا چینل Hack ہو جائے تو اپنے گروپس میں اس کی خوب تشہیر کریں اور اپنے دوستوں کو اطلاع کریں تاکہ اگر اس آئی ڈی، پیج یا چینل سے کوئی دین مخالف، ملک مخالف یا افراد مخالف مواد شیئر بھی ہو تو بھی آپ کے لیے بچاؤ کا پہلو باقی رہے۔

:10 صرف انہی چینلز، گروپس، پیجز وغیرہ سے وابستہ رہیں جن سے آپ کو جائز مقاصد ملیں۔ ایسی وابستگی سے احتراز کریں جو صرف وقت گزارنے کے لیے ہو یا جس میں ناجائز کاموں میں ملوث رہنے کا اندیشہ ہو۔

:11 سوشل میڈیا پر صرف مستند علماء کے بیانات سنیں، غیر مستند اور باطل عقائد و نظریات کے حامل افراد کی گفتگو سننے سے بچتے رہیں۔

:12 ایسا مواد شیئر کریں جو مستند علماء کے زیر نگرانی ترتیب پایا ہو۔ ایسی پوسٹ، بیان، تحاریر کو شیئر کرنے سے احتراز کریں جو کسی مستند عالم سے تصدیق شدہ نہ ہو۔

:13 کسی کمپنی کا سافٹ ویئر (Software) اس کے اجازت نامہ کے بغیر یا بغیر خریداری کے استعمال نہ کریں۔

:14 سوشل میڈیا کے ذریعے بزنس کرنے میں شرعی اصول وضوابط کا خیال رکھیں۔ ہر اس کاروبار سے بچیں جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو۔ اس کی تفصیل ہماری کتاب "کتاب الفقہ" (حصہ سوم) میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

# مشورہ کے آداب

## مشورہ لینے کے آداب:

1: جب بھی کوئی اہم کام پیش آئے یا کسی بڑے منصوبے کو شروع کرنے کا ارادہ ہو یا کوئی مشکل مرحلہ پیش آ رہا ہو تو سنت سمجھ کر مشورہ کرنا چاہیے تاکہ مختلف آرا سامنے آئیں اور ان کے مفید اور مضر پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

2: مشورہ لیتے ہوئے کبھی بھی عار محسوس نہ کی جائے اور نہ یہ ذہن بنایا جائے کہ مشورہ لینے سے میری وقعت لوگوں کے دل میں کم ہو جائے گی۔

3: جب بھی کسی سے مشورہ لینا ہو تو اس کے سامنے صورتحال کو بالکل واضح اور صاف بیان کر دیا جائے تاکہ مشورہ دینے والا قابلِ مشورہ چیز کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے صحیح مشورہ دے۔ ایسا ہرگز نہ کیا جائے کہ معاملے کو مبہم اور گول مول بیان کیا جائے۔ اگر ایسا کیا گیا تو یقینی بات ہے کہ مشورہ دینے والا صحیح رائے پیش نہیں کر سکے گا۔

4: مشورہ دینے والا جو بھی مشورہ دے اسے تحمل سے سنا جائے اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے ہی فیصلہ کیا جائے۔ جلد بازی سے مشورہ سننا یا مشورہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیے بغیر فیصلہ کرنا بعض مرتبہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

5: اگر کوئی مرتبے یا عمر میں چھوٹا شخص کوئی مشورہ دے تو اسے چھوٹا سمجھ کر رد نہ کیا جائے بلکہ اس کے مشورہ کو خیر خواہی سمجھتے ہوئے اس پر غور کیا جائے۔

6: مشورہ بڑے اور اہم امور میں بھی لیا جا سکتا ہے اور بعض چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی مشورہ کرنا مسنون ہے۔

7: مشورہ ان افراد سے کیا جائے جو اس معاملہ میں سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں اور آپ سے محبت کرنے والے ہوں۔ چنانچہ دینی معاملات میں مشورہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے اور عبادت گزار افراد سے لیا جائے اور دنیاوی امور میں ان افراد سے کیا جائے جو دنیاداری میں مہارت رکھتے ہوں۔

## مشورہ دینے کے آداب:

1: مشورہ اس وقت دینا چاہیے جب مشورہ طلب کیا جائے۔بغیر طلب سے از خود مشورہ دینے سے بچا جائے۔

2: مشورہ جس سے طلب کیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔ اس لیے خیر خواہی کی بنیاد پر مشورہ دینا چاہیے۔ مشورہ دیتے وقت اپنی کوئی ذاتی غرض یا مقصد ملحوظ نہیں رکھنا چاہیے۔

3: مشورہ پوری دلجمعی سے دینا چاہیے۔یعنی بوقتِ مشورہ اپنا ذہن اور توجہ خالصتاً ان امور کی طرف کرنی چاہیے جن کے بارے میں مشورہ لیا جا رہا ہے۔

4: جس چیز کے متعلق مشورہ لیا جائے اسے راز میں رکھا جائے۔اسے کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دیا جائے۔

5: مشورہ دیتے وقت غیر سنجیدہ مزاج اور طنز و مزاح سے بچا جائے۔اس سے آپ کا دیا ہوا مشورہ بے وقعت ہو جاتا ہے۔لہذا متانت اور سنجیدگی کے ساتھ مشورہ دیا جائے۔

6: مشورہ دیتے ہوئے خود کو اعلیٰ اور دوسروں کو کمتر نہ سمجھا جائے۔دوسروں کے مشورے کی حوصلہ شکنی کر کے اپنے مشورے کو اعلیٰ ثابت کرنا احساس کمتری اور کم ظرفی کی علامت ہے، اس لیے ایسے اقدام سے بچا جائے۔

7: اپنا مشورہ واضح اور صاف الفاظ میں بیان کیا جائے تاکہ مشورہ لینے والے کو آپ کے مشورے کا مقصد واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔

8: مشورہ دینے کے بعد معاملے کو مشورہ لینے والے کے فیصلے پر چھوڑ دیا جائے۔اگر مشورہ لینے والا آپ کی بات کو قبول کر کے عمل کرتا ہے تو اس پر اِترایا نہ جائے اور نہ ہی غرور و تکبر سے کام لیا جائے، اور اگر مشورہ لینے والا آپ کی رائے کے خلاف کوئی فیصلہ کرے تو اسے اپنی بے عزتی نہ سمجھا جائے بلکہ یہ سمجھا جائے کہ میرے مشورے سے زیادہ بہتر رائے آئی ہو گی جس کی وجہ سے قبول نہیں کیا گیا۔

9: اگر کسی موقع پر مشورہ دینے والے کا مشورہ قبول نہ کیا جائے تو وہ ایسا تنگ دل نہ ہو کہ بعد میں جب مشورہ مانگا جائے تو وہ مشورہ ہی نہ دے اور یہ کہے کہ پہلے آپ نے کون سا میرے مشورہ پر عمل کیا تھا جو اَب مشورہ دوں!

10: محفلِ مشورہ میں جب بڑے موجود ہوں تو انہیں مشورہ دینے دیا جائے۔ان کے مشورہ کے بعد اگر آپ کی رائے بھی وہی ہو تو اتفاق کیا جائے ورنہ ادب و اعتدال کے دائرے میں رہ کر اپنی رائے کا اظہار کیا جائے۔

# سفارش کے آداب

1: اگر کوئی ضرورت مند سفارش کروانے کی غرض سے آئے تو اس کی سفارش کرنی چاہیے۔ یہ باعث اجر و ثواب ہے۔

2: سفارش کرنے کی غرض اللہ تعالیٰ کی رضا ہونی چاہیے۔ جس کی سفارش کی جارہی ہو اس پر احسان کرنے یا اسے کمتر دکھانے کی غرض سے سفارش نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے اجر و ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

3: یہ دیکھنا ضروری ہے کہ جس کام کی سفارش کی جارہی ہے وہ جائز اور درست ہے یا نہیں؟ اگر کام جائز اور درست ہو تو سفارش کی جائے، اور اگر کام ناجائز اور غلط ہو تو اس کی سفارش نہ کی جائے۔

4: ایسے جرائم جن پر شریعتِ مطہرہ نے سزا مقرر کی ہے اس سزا میں کمی یا اس سزا کو رکوانے کے لیے سفارش نہ کی جائے۔ مثلاً چوری، زنا، ڈکیتی، تہمت وغیرہ کی سزا کم کروانے کے لیے سفارش نہ کی جائے۔

5: کسی دوسرے کے حق کو ختم کرنے اور اس کے بجائے کسی غیر حقدار شخص کو وہ حق دلوانے کی سفارش کرنا ناجائز ہے۔ اس سے بھی احتراز کرنا لازم ہے۔

6: اگر جائز کام کی سفارش کی جائے لیکن کسی وجہ سے سفارش قبول نہ ہو تو اس پر دل رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ سفارش محض ایک مشورہ تھا جسے قبول نہیں کیا گیا۔ جس طرح مشورہ قبول نہ ہو تو غمگین نہیں ہونا چاہیے اسی طرح سفارش کے معاملے میں بھی یہی رویہ رکھا جائے۔

7: سفارش ایسے انداز سے کی جائے جس سے اصول و ضوابط میں خلل واقع نہ ہو اور جس کو سفارش کی جائے اس پر سفارش کو قبول کرنا بوجھ نہ ہو۔

8: غلط سفارش غلط کروانا یا غلط سفارش پر رشوت لینا ناجائز ہے۔ اس سے بھی احتراز کرنا چاہیے۔

# مزاح وخوش طبعی کے آداب

1: مزاح وخوش طبعی ان افراد کے ساتھ کی جائے جن کو مزاح پسند ہو۔ ایسے افراد جنہیں مزاح پسند نہیں ہے ان سے ایسا معاملہ نہ کیا جائے۔

2: جو لوگ مزاح کو پسند کرتے ہوں ان سے مزاح کیا تو جائے لیکن حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔ کئی مرتبہ حد سے تجاوز کردہ مزاح وخوش طبعی باہمی لڑائی جھگڑے کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لیے حدود کی پابندی کرنا ضروری ہے۔

3: مزاح میں حد سے زیادہ ہنسنے اور قہقہہ لگانے سے بچا جائے۔ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوتے ہیں۔ اس لیے مزاح میں بھی متانت کا خیال رکھا جائے۔

4: ایسی مجالس جو سنجیدگی، متانت اور شائستگی پر مشتمل ہوں ان میں مزاح نہ کیا جائے۔ جیسے علماء، مفتیان، قاضی صاحبان وغیرہ کی مجالس۔

5: مزاح کے دوران ان امور سے بچنا چاہیے جو شریعت نے ناجائز قرار دیے ہیں۔ مثلاً جھوٹ بولنا، گالم گلوچ کرنا، کسی پر بہتان لگانا، بھری محفل میں کسی کی بے عزتی کرنا، کسی کے کپڑے مال وغیرہ چھپانا۔

6: مزاح اور خوش طبعی کی محفل میں اگر کوئی حکایت یا لطیفہ سنایا جائے تو وہ اخلاق سے گرا ہوا، فحش اور جنسیت پر مشتمل نہ ہو۔

7: محفلِ مزاح میں مزاح برائے مزاح نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ اگر علمی یا عملی پہلو بھی ملحوظ ہو تو بہت ہی عمدہ ہے اور اپنی مجالس میں اگر مزاح کرنا ہو تو ایسے مزاح کو رواج دینا چاہیے جس سے علمی یا عملی فائدہ بھی میسر ہو۔

8: مزاح کے دوران سر، آنکھوں یا ہاتھوں سے ایسے اشارے نہ کیے جائیں جو لڑائی جھگڑے کا سبب بنتے ہوں۔

9: جب کسی کو خوش دیکھیں اور اس کا چہرہ ہنستا ہوا دیکھیں تو یہ دعا دیں:

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ. ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو ہنستا مسکراتا رکھے۔

# صلہ رحمی کے آداب

”صلہ رحمی“کا مطلب ہے: اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھاسلوک کرنا۔

1: صلہ رحمی پر اللہ رب العزت کی طرف سے ثواب کی امید رکھیں۔

2: خالص اللہ رب العزت کی رضا کے لیے صلہ رحمی کریں۔ صلہ رحمی میں کوئی بری غرض شامل نہ ہو۔ مثلاً میں اگر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھاسلوک کروں گا تو وہ میرے احسان تلے دبے رہیں گے، میرے سامنے سر نہ اٹھا سکیں گے وغیرہ۔

3: اگر کوئی رشتہ دار برا سلوک بھی کرے تب بھی اس سے صلہ رحمی کریں۔

4: اپنے رشتہ داروں کی ضرورت کا خیال رکھیں۔ جو ضرورت مند ہوں ان کی ضروریات کو پوری کرنے کی کوشش کریں۔

5: حسنِ سلوک میں پہلے قریبی رشتہ داروں کو مقدم رکھیں، اس کے بعد ان سے قریب والوں سے حسنِ سلوک کریں۔ یوں درجہ بدرجہ ہر ایک کا خیال رکھیں۔

6: اگر کوئی رشتہ دار برا سلوک کرتا رہے تب بھی صلہ رحمی کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے برے سلوک پر صبر کیا کریں۔ اس کے برے سلوک کا بدلہ برے سلوک کی صورت میں نہ لیں۔

7: صلہ رحمی کا ایک حق یہ بھی ادا کریں کہ اپنے رشتہ داروں کو نیکی کا حکم دیتے رہیں اور برائی سے روکتے رہیں۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا حکمت و مصلحت کے مطابق ہونا چاہیے۔

8: رشتہ داروں کی خوشی اور غمی میں ان کے ساتھ شریک ہونا چاہیے۔ اگر ان مواقع پر ان سے کوئی خلافِ شریعت بات سرزد ہو تو نرمی سے تلقین کرتے رہنا چاہیے اور ان کی رشد وہدایت کے لیے دعاؤں کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

# ﴿باب چہارم﴾

## معمولاتِ شب و روز

اگر معمولات شب و روز میں آداب شامل ہوں تو فرد کے ہر عمل، الفاظ اور رویے میں اللہ کی یاد، شکر، رضا اور مراقبہ کا احساس موجود ہو گا جس سے وہ اپنے روزمرہ کے کام میں بھی اخلاص اور تقویٰ کا مظاہرہ کرے گا۔

# سونے کے آداب

1: سونے سے پہلے گھر کے دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کریں۔

2: لائٹس، جلتی آگ، انگارے، گیس ہیٹر وغیرہ بجھا کر سوئیں۔

3: رات کو جلدی سونے کا اہتمام کریں۔ ہاں اگر کوئی ضروری کام درپیش ہو تو تاخیر سے سونے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

4: سونے سے پہلے بستر جھاڑیں۔

5: قرآنی آیات اور مسنون دعائیں پڑھ کر سوئیں۔ چنانچہ آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات، سورۃ الکافرون پڑھ لیا کریں۔

6: سونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰی.

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرا نام لے کر ہی سوتا ہوں اور تیرا نام لے کر ہی بیدار ہوتا ہوں۔

7: سوتے وقت سورۃ الاخلاص اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیر لیں۔

8: سونے سے پہلے توبہ کر لیں۔

9: تہجد کی نیت سے سوئیں کہ ان شاء اللہ اٹھ کر پڑھوں گا۔

10: ہر کسی کو معاف کر کے اپنے دل کو حسد و کینہ سے پاک کر کے سوئیں۔

11: دائیں کروٹ پر لیٹ کر چہرے کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر سوئیں اور تین بار یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

ترجمہ: اے اللہ! مجھے اس دن اپنے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

12: اگر نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ ، وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ ، وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَھْدِءْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنِیْ.

ترجمہ: اے اللہ! ستارے چھپ گئے ہیں، آنکھیں آرام کر چکی ہیں، تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے، تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اے زندہ اور قائم رکھنے والے! اس رات میں مجھے آرام دے دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

13: اگر کوئی اچھا خواب آئے تو اس پر اللہ رب العزت کی حمد و ثنا کریں۔

14: اگر کوئی برا خواب آئے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھتکار دیں اور دائیں کروٹ پر سو جائیں۔ اس وقت تین بار "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لینا چاہیے۔

15: اگر کوئی برا خواب آئے تو اس کو کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ ممکن ہو تو برا خواب دیکھنے کے بعد صدقہ دیں اور دو رکعت نماز پڑھیں۔

16: خواب کی تعبیر ہر کسی سے نہ پوچھیں بلکہ اس شخص سے پوچھیں جو آپ کا خیر خواہ ہو اور فنِ تعبیر سے آشنا ہو۔

17: دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کریں۔

18: اگر منہ یا ہاتھوں پر کوئی چکناہٹ یا کھانے کی چیز کے اثرات لگے ہوں تو انہیں صاف کر کے سوئیں۔

19: سوتے وقت اوندھے منہ نہ لیٹیں۔

20: ایسی کھلی چھت پر سونے سے پرہیز کریں جس کی کوئی منڈیر نہ ہو۔

21: رات کے وقت درختوں کے نیچے نہ سوئیں۔

22: دو مرد یا دو عورتیں ایک بستر میں اکٹھے نہ سوئیں۔

23: عام راستے پر یا عام مجلس میں نہ سوئیں۔

# بیدار ہونے کے آداب

1: صبح جلد اٹھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

2: اگر آنکھوں پر نیند کا غلبہ زیادہ ہو تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیں۔

3: سو کر اٹھیں تو سب سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں نیند دے کر بیدار کیا اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

4: سو کر اٹھیں تو اپنے ہاتھوں کو دھو لیں۔

5: نیند سے اٹھ کر مسواک کریں۔

6: بیدار ہو کر سورۃ آل عمران کا آخری رکوع پڑھیں۔

7: اگر غسل کی حاجت ہو تو جلد غسل کر لیں۔ اتنی تاخیر کرنا جس سے نماز کا وقت تک نکل جائے گناہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

# لباس کے آداب

1: لباس کو اللہ رب العزت کی نعمت سمجھتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

2: پاک لباس پہنیں۔ ناپاک لباس پہننے سے اجتناب کریں۔

3: صاف لباس پہنیں۔ میلا کچیلا لباس نہ پہنیں۔

4: غیر مسلموں جیسا لباس نہ پہنیں۔

5: لباس پہننے میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی مشابہت اختیار نہ کریں۔

6: کپڑے پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کریں۔

7: بہتر ہے کہ نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنیں۔

8: جب نیا کپڑا پہنیں تو یہ دعا پڑھیں:

اَلحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ.

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے لباس پہنایا جس کے ذریعے میں اپنا ستر ڈھانپتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت وخوبصورتی اختیار کرتا ہوں۔

9: پرانے کپڑے کو صدقہ کر دیں۔

10: کسی کو نیا کپڑا پہنتے دیکھیں تو یہ دعا دیں:

اِلْبِسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا.

ترجمہ: (اللہ کرے تم) نیا کپڑا پہنتے رہو، اچھی زندگی گذارتے رہو اور تمہیں شہادت نصیب ہو۔

11: کپڑے اتارنے میں بائیں طرف سے ابتدا کریں۔

12: کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ کہہ کر اتاریں۔

13: خواتین ایسا باریک اور تنگ لباس نہ پہنیں جس سے جسم یا اس کی ساخت نمایاں ہوتی ہو۔

14: ایسا کپڑا جس پر جاندار کی تصاویر بنی ہوں اسے بھی نہ پہنیں۔

# جوتا پہننے کے آداب

1: جوتے پہننے سے پہلے انہیں جھاڑ لیں اور اطمینان کر لیں کہ ان میں کوئی موذی چیز نہیں ہے۔

2: جوتا پہنتے وقت پہلے دایاں جوتا پہنیں، پھر بایاں پہنیں۔

3: جوتا اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں، پھر دایاں اتاریں۔

4: اگر جوتا اٹھانا پڑے تو بائیں ہاتھ سے اٹھائیں۔

5: اگر کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے گرنے کا خطرہ ہو تو بیٹھ کر پہنیں۔

6: اگر کسی دوسرے کا جوتا پہنے کی ضرورت پڑ جائے تو اس کی اجازت کے بغیر اس کا جوتا ہرگز نہ پہنیں۔

7: دونوں جوتے پہن کر چلیں۔یعنی ایسا نہ کریں کہ صرف ایک جوتا پہن کر چلیں۔

8: دونوں جوتے ایک جیسے ہوں۔

9: جوتے اپنی وسعت کے مطابق خریدا کریں۔اپنی مالی حیثیت سے زیادہ مہنگے جوتے خرید کر استعمال نہ کریں۔

10: اپنے جوتے صاف ستھرے رکھیں۔پالش کی ضرورت ہو تو پالش کر لیا کریں۔

11: پھٹا ہوا جوتا ہرگز استعمال نہ کریں۔جوتا پھٹ جائے تو سلوا لیا کریں۔

12: کوشش کریں کہ عام استعمال کا جوتا الگ ہو اور واش روم کا جوتا الگ ہو۔اس سے طہارت کے بارے میں بھی اطمیان رہتا ہے اور واش روم کی صفائی ستھرائی بھی بحال رہتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

# گھر سے نکلنے کے آداب

1: گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکلتا ہوں) میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

2: گھر سے نکلتے وقت سلام کریں۔

3: مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر گھر سے نکلیں۔

# گھر میں داخل ہونے کے آداب

1: جب گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کریں۔

2: گھر میں داخل ہونے سے پہلے اطلاع دے دیں یا اجازت لے لیں۔ ممکن ہے گھر میں کوئی نامحرم خاتون مہمان آئی ہو تو بے پردگی کا معاملہ بن سکتا ہے۔

3: داخل ہوتے وقت دروازے کو کھٹکھٹا کر یا بیل بجا کر داخل ہوں۔

4: گھر میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) داخل ہونے اور باہر نکلنے کی بہتری مانگتا ہوں، اللہ کا نام لے کر ہم (گھر کے) اندر داخل ہوتے ہیں اور اللہ کا نام لے کر ہی باہر نکلتے ہیں اور اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں جو ہمارا رب ہے۔

5: ممکن ہو تو گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک کریں۔

6: اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔

7: اگر دور کے سفر سے آئے ہوں تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد غسل کر کے کپڑے تبدیل کر لیں۔

# کھانے کے آداب

1: حلال کھانا کھائیں۔ اپنے اوپر لازم کرلیں کہ حرام کا ایک لقمہ بھی آپ کے پیٹ میں نہ جائے۔

2: پیٹ بھر کر نہ کھائیں بلکہ ابھی کچھ طلب باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیں۔

3: پیٹ بھرا ہوا ہونے کی حالت میں نہ کھائیں۔

4: راستے میں کہیں بیٹھ کر نہ کھائیں۔ ہاں اگر ضرورت ہو الگ بات ہے۔

5: سونے چاندی کے برتن میں نہ کھائیں۔

6: ٹوٹے ہوئے برتن میں نہ کھائیں۔

7: ایک ساتھ مل کر کھائیں۔ اس سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

8: کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں۔

9: دستر خوان بچھا کر کھائیں۔ اگر کھانے کے دوران کوئی چیز گرتی ہے تو وہ دستر خوان پر گرے گی جسے بعد میں کھانا ممکن ہوگا۔

10: جوتے اتار کر کھانا کھائیں۔

11: کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ کھڑے ہو کر کھانا جیسا کہ آج بعض شادی بیاہ کی تقاریب میں ہوتا ہے، بالکل نامناسب اور اسلامی تہذیب کے خلاف ہے۔ اس سے احتراز کرنا چاہیے۔

12: کھانے کے شروع میں یہ دعا پڑھ لیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ.

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر اور اللہ کی برکت کے ساتھ کھانا شروع کرتا ہوں۔

13: اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو جب یاد آئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

ترجمہ: کھانے کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہوں۔

14: کھانے میں عیب نہ نکالیں۔ اگر کھانا پسند نہ ہو تو نہ کھائیں۔

15: کھانے کو بلا وجہ نہ سونگھیں۔

16: دائیں ہاتھ سے کھائیں۔

17: کھاتے وقت چھوٹا لقمہ لیں۔

18: اپنے سامنے سے کھائیں۔ہاں البتہ مختلف قسم کے کھانے ہوں تو دوسری طرف سے بھی کھا سکتے ہیں۔

19: برتن کے درمیان سے نہ کھائیں بلکہ برتن کے کناروں سے کھانا شروع کریں۔

20: کھانا چبا کر کھائیں۔

21: کھانا بہت زیادہ گرم نہ کھائیں بلکہ معتدل کھائیں۔

22: کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کریں۔

23: کسی کے گھر کھانا کھائیں تو اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کریں اور کھلانے والے کو ان الفاظ سے دعا دیں:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! جس نے ہمیں کھلایا تو اسے کو کھلا اور جس نے ہمیں پلایا تو اسے پلا۔

درج ذیل الفاظ سے بھی دعا دینی چاہیے:

أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ

نیک لوگ آپ کا کھانا کھائیں، روزے دار آپ کے پاس افطار کریں اور فرشتے آپ کے لیے دعائے رحمت کریں۔

24: کھانا کھاتے وقت نیت یہ ہو کہ اس کھانے سے جو طاقت و قوت ملے گی اسے اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں صَرف کروں گا۔ کھانا کھانے سے صرف شہوت بڑھانے، نفسانی لذت حاصل کرنے اور حرص و طمع پورا کرنے کی نیت نہیں کرنی چاہیے۔

25: کھانے کے دوران اچھی اچھی باتیں کرنی چاہیں۔ فضول و فحش باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ

# پینے کے آداب

1: پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔

2: دیکھ کر پانی پئیں۔

3: بیٹھ کر پانی پئیں۔

4: دائیں ہاتھ سے پئیں۔

5: برتن میں سانس نہ لیں۔

6: تین سانس میں پانی پئیں البتہ ایک یا دو گھونٹ کر کے پینا بھی درست ہے۔

7: ٹوٹے ہوئے برتن میں پانی نہ پئیں۔

8: بوتل وغیرہ سے منہ لگا کر نہ پئیں۔

9: پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے الحمد للہ کہیں۔

اسی طرح یہ دعا پڑھنا بھی درست ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا أُجَاجًا بِذُنُوبِنَا.

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا پانی پلایا ہے اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے نمکین و کڑوا نہیں بنایا۔

10: اگر دودھ پئیں تو اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس (برکت) کو زیادہ کر دے۔

11: دودھ یا کوئی اور چیز پئیں جس میں چکناہٹ ہو تو اس کے بعد کلی کر لیں۔

12: اگر ایک جگہ پر زیادہ لوگ بیٹھے ہوں تو پہلے دائیں طرف والے کو پینے کے لیے دیں۔

13: پلانے والا سب سے آخر میں پیے۔

# چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب

## چھینکنے کے آداب:

1: چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیں۔ چھینک کے وقت منہ بالکل کھلا نہ رکھیں۔

2: چھینکنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ.

ترجمہ: ہر حال میں تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

3: چھینک کی آواز سننے والا الحمدللہ کے جواب میں یہ دعا پڑھے:

یَرْحَمُكَ اللّٰهُ.

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔

اور چھینکنے والا اس کا جواب یوں دے:

یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کی (بھی) رہنمائی فرمائے اور آپ کے معاملات کو سنوار دے۔

4: اگر کسی کو بار بار چھینکیں آرہی ہوں اور وہ ہر بار الحمدللہ کہہ رہا ہو تو سننے والے کو چاہیے کہ تین مرتبہ چھینک کا جواب دینے کے بعد پھر جواب نہ دے اگرچہ چھینکنے والا بار بار الحمدللہ کہتا رہے۔

5: اگر کسی غیر مسلم کو چھینک آتی ہے تو مسلمان کو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے۔

## جمائی لینے کے آداب:

1: جمائی کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کریں۔

2: جمائی کے وقت عجیب وغریب آوازیں نہ نکالیں۔

3: جمائی کے وقت اپنے بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھیں۔

# راستہ کے آداب

1: راستہ چلتے وقت نگاہ پست رکھیں اور بد نگاہی سے بچیں۔

2: راستہ میں ملنے والوں کو سلام کریں اور اگر کوئی سلام کرے تو اس کے سلام کا جواب دیں۔

3: کسی راہگیر کو ضرورت ہو تو اسے راستہ بتلائیں۔

4: راستہ میں ملنے والے پریشان حال لوگوں کی مدد کریں۔

5: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیں۔

6: راستے سے متعلق حکومتی قوانین کی پابندی کریں۔ مثلاً راستے کی کس طرف میں چلنا ہے، کہاں پارکنگ کر سکتے ہیں اور کہاں نہیں، سڑک پر دیے گئے اشاروں کے مطابق عمل کریں وغیرہ۔

7: راستے کی نشانیوں (رہنمائی کرنے والے راستے کے نشانات) کو ہرگز خراب نہ کریں اور نہ ہی انہیں مٹائیں۔

8: راستے میں قضائے حاجت نہ کریں۔

9: راستے کو گندا نہ کریں۔ کوڑا کرکٹ راستے میں پھینکنے سے احتراز کریں۔

10: اپنی گلی محلے کی صفائی رکھیں۔ راہ چلتے افراد کو حتی الامکان تکلیف سے بچائیں۔

11: اگر کسی ضرورت مند مثلاً ضعیف العمر، معذور شخص کو سڑک پار کرنے کی ضرورت ہو تو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اسے سڑک پار کروائیں۔

12: خواتین خاص طور پر رستے کے ایک طرف چلیں، اجنبی مرد راہگیروں کے ساتھ نہ چلیں۔

13: چھوٹے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر رکھیں۔

13: گاڑی پر سوار ہوں تو پیدل لوگوں کا خیال رکھیں۔ خاص طور پر بارش کے موسم میں تاکہ راہگیروں کے کپڑے خراب نہ ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# سفر کے آداب

1: سفر؛ کسی معتبر، تجربہ کار اور خیر خواہ شخصیت کے مشورہ سے شروع کریں۔

2: سفر کا مقصد متعین کریں۔

3: سفر پر جانے سے پہلے اپنے معاملات بے باق کریں۔ کسی کا قرض ہو تو ادا کریں ورنہ مہلت لے لیں، کسی کی امانت رکھی ہو تو واپس کریں یا گھر والوں کو بتا کر جائیں اور زیرِ کفالت افراد کے اخراجات کا انتظام کر کے سفر کا آغاز کریں۔

4: سفر پر جانے سے پہلے توبہ و استغفار کا اہتمام کریں۔

5: سفر کے اخراجات کا انتظام حلال مال سے کریں۔

6: جہاں جا رہے ہوں وہاں کے موسم کے اعتبار سے اپنا سامان تیار کریں۔

7: سفر کے متعلق ضروری کاغذات؛ شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ہوٹل بکنگ کے کاغذات وغیرہ اپنے ساتھ رکھیں۔

8: اپنے ساتھ روزمرہ استعمال کی اشیاء؛ دوائی، چشمہ، موبائل، چارجز، قلم، کاغذ، کوئی کتاب، وہاں کے ملک کی کرنسی (جو اشیاء آپ کی ضرورت کی ہوں) ساتھ رکھیں۔

9: سفر شروع کرنے سے پہلے مطلوبہ مقام تک کا فاصلہ معلوم کریں اور وہاں پر رہائش کے ایام متعین کریں تاکہ نمازوں کے متعلق قصر اور اتمام کا فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔

10: اگر سفر میں کئی افراد شامل ہوں تو تجربہ کار فرد کو سفر کا امیر منتخب کریں۔

11: سفر شروع کرتے وقت دو رکعت نفل ادا کریں۔

12: کوشش کریں کہ سفر باوضو ہو کر شروع کریں۔

13: گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

14: سواری پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار ”اللہ اکبر“ کہیں، پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰی. اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ. اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ.

15: دورانِ سفر وقت کی حد درجہ پابندی کریں۔

16: اگر سفر میں زیادہ مشقت اور وقت کی قلت نہ ہو تو فرائض کے ساتھ سنن اور نوافل کی ادائیگی بھی کریں۔ اسی طرح تلاوت اور ذکر اذکار کا بھی اہتمام کریں۔

17: اپنے میزبان اور ہم سفروں کی راحت کا بہت خیال رکھیں۔ ایسے مطالبات سے اجتناب کریں جو میزبان یا ہم سفر ساتھیوں کی پریشانی کا باعث ہوں۔

18: دورانِ سفر اپنی صحت کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔

19: اگر سفر میں کوئی حادثہ پیش آئے تو خوش اسلوبی سے برداشت کرنے کی کوشش کریں۔ اس دوران اپنے اعصاب مضبوط رکھیں تاکہ پیش آمدہ صورتحال تحمل سے گزار سکیں۔

20: دورانِ سفر دوسروں کی آسانی کا خیال کریں۔ کوشش کریں کہ آپ سے ایسی کوئی بات سرزد نہ ہو جس سے دوسروں کو اذیت ہو۔

21: جہاں جائیں وہاں کے تجربات اور مقامات کی معلومات کو قلمبند کریں۔

22: سفر سے واپسی ہو رہی ہو تو اپنے گھر اطلاع ضرور دیں۔

23: اگر گنجائش ہو تو سفر سے واپسی پر گھر والوں کے لیے کچھ تحائف لائیں۔

24: واپسی پر پہلے مسجد میں آئیں، دو رکعت نماز پڑھیں، کچھ دیر مسجد میں بیٹھیں، پھر اپنے گھر جائیں۔ خیر وعافیت سے واپسی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

25: سفر کے اختتام پر جائزہ لیں کہ جس مقصد کے لیے سفر کیا تھا اس میں کتنی کامیابی ہوئی؟ اس سفر سے حاصل ہونے والے تجربے سے اگلے اسفار کو بہتر سے بہتر بنائیں۔

# ڈرائیونگ کے آداب

1. گاڑی میں سوار ہوتے وقت مسنون دعاؤں کا اہتمام کریں۔
2. آپ کے پاس جو بھی سواری ہو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، ناشکری سے بچیں۔
3. ڈرائیونگ کرتے ہوئے دوسروں کو تکلیف دینے سے بچیں۔
4. غلط جگہ پر پارکنگ نہ کریں۔
5. ڈرائیونگ کرتے ہوئے قانون کی عمل داری کا خیال رکھیں۔
6. ٹریفک سگنلز اور ٹریفک قوانین کی مکمل پابندی کریں۔
7. رات کے وقت بلاضرورت بہت تیز ہیڈ لائٹس استعمال نہ کریں، روشنیاں مدھم رکھیں۔
8. بلاوجہ ہارن نہ بجائیں۔
9. ڈرائیونگ کے دوران کوئی دوسرا غلطی کرے تو اسے نظر انداز کریں اور اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھیں۔
10. سڑکوں پر لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔
11. دوسروں کو راستے کا حق دیں۔
12. اپنی گاڑی یا موٹر سائیکل کو باقاعدگی سے چیک کرواتے رہیں۔
13. سفر پر روانہ ہونے سے پہلے ہر مرتبہ گاڑی کے ٹائروں کی ہوا، انجن آئل، پٹرول، پانی اور ضروری آلات چیک کر لیا کریں۔
14. موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ہمیشہ ہیلمٹ کا استعمال کریں۔
15. دوسری گاڑیوں سے مناسب فاصلہ رکھیں۔
16. ایمبولینس یا فائر بریگیڈ کی گاڑی کو دیکھیں تو فوراً اسے راستہ دیں۔
17. خود بھی سیٹ بیلٹ استعمال کریں اور گاڑی میں بیٹھے ہوئے دیگر لوگوں کو بھی اس کا استعمال کروائیں۔
18. پیدل چلنے والوں کو سڑک پار کرنے کا حق دیں۔

19. تیز رفتاری سے اجتناب کریں، خاص طور پر مساجد، مدارس، رہائشی علاقوں، سکولز اور پارک وغیرہ کے قریب تیز رفتاری سے گاڑی نہ چلائیں۔
20. سفر کے دوران گاڑی میں گانے سننے سے سخت اجتناب کریں، یہ کبیرہ گناہ ہے اور بے برکتی کا سبب ہے۔
21. دورانِ سفر تلاوت، نعت، علماء کرام کے بیانات وغیرہ سنیں۔
22. چھوٹے بچوں کی حفاظت کا خاص اہتمام کریں، گاڑی کے دروازوں کو چائلڈ لاک کے ذریعے محفوظ بنائیں۔
23. ہائی وے اور موٹروے پر سفر کے دوران خاص احتیاط کریں۔
24. موسم کی خرابی کی صورت میں مزید احتیاط سے کام لیں۔
25. پیدل چلنے والے، سائیکل سواروں، موٹر سائیکل سواروں اور چھوٹی گاڑیوں کے ڈرائیورز کا خاص خیال رکھیں۔
26. چھوٹے بچوں کو کبھی بھی ڈرائیونگ کی اجازت نہ دیں۔
27. گاڑی میں آگ بجھانے والا چھوٹا سا سلنڈر ضرور رکھیں۔
28. ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون بالکل استعمال نہ کریں۔
29. خاص طور پر گرم موسم میں گاڑی میں پانی کی بوتلیں رکھیں اور راہگیروں، مزدوروں، ٹریفک سارجنٹ وغیرہ کو پیش کریں۔
30. احتیاطی تدابیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ضرورت مند لوگوں کو لفٹ دیں۔
31. اگر آپ خاتون ہیں اور ضرورت کے تحت گاڑی چلا رہی ہیں تو پردے اور دیگر شرعی آداب کا مکمل خیال رکھیں۔
32. خواتین کے لیے شرعی مسافتِ سفر یعنی 77 کلو میٹر یا اس سے زیادہ کا سفر بغیر محرم کے کرنا جائز نہیں ہے۔ حدیثِ مبارک میں اس کی صاف ممانعت آئی ہے۔ اس کا بھرپور خیال رکھیں۔

# پانی کے استعمال کے آداب

1: پانی کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔

2: جتنا پانی ضرورت ہو؛خواہ پینے کے لیے یا کسی اور کام کے لیے تو اُتنا ہی پانی استعمال کیجیے۔ ضرورت سے زائد پانی کو ضائع مت کیجیے۔

3: اگر کسی جگہ صرف پینے کے لیے پانی رکھا ہو تو اس سے نہ ہاتھ دھوئیں، نہ کلی کریں، نہ برتن دھوئیں اور نہ ہی کوئی کپڑے وغیرہ دھوئیں۔ ہاں اگر اجازت عام ہو تو کوئی یہ چیزیں کرنے میں مضائقہ نہیں۔

4: عوامی مقامات پر پانی کے استعمال سے متعلق جو اشیاء میسر ہوتی ہیں انہیں بھی احتیاط سے استعمال کیجیے۔ مثلاً ٹوٹی کھلی نہ چھوڑیے، وہاں موجود صابن ضرورت کی حد تک استعمال کیجیے، پانی پینے کے گلاس اپنے ساتھ مت لے جائیے۔ ہاں وقتی ضرورت کے لیے اگر گلاس اٹھانا پڑ جائے تو استعمال کے بعد واپس اپنی جگہ رکھ دیا جائے۔

5: پینے یا وضو کے لیے رکھے ہوئے پانی سے اپنے موٹر سائیکل یا گاڑی وغیرہ کو مت دھوئیں۔

6: وضو یا غسل کرتے ہوئے ضرورت کے مطابق پانی لیجئے۔ ضرورت سے زائد یا ضرورت سے کم پانی استعمال نہ کیجیے۔

7: کوئی تالاب، ٹینکی وغیرہ بھرنے کے لیے جب موٹر چلائیں تو تالاب اور ٹینکی بھرتے ہی موٹر بند کر دیں۔ اگر مسلسل موٹر چلتی رہے تو اس سے پانی ضائع ہو گا جو گناہ کا کام ہے۔

8: پانی محفوظ یا استعمال کرنے کے ذرائع اگر خراب ہو جائیں تو انہیں بروقت درست کیجیے۔ مثلاً نل خراب ہو جائے یا پائپ لیک ہو جائے یا ٹینکی لیک ہو جائے تو ان کی درستی میں سستی مت کیجیے۔

9: اگر گھر کا پانی گلی کوچوں میں بہہ رہا ہو تو اسے صاف کیجیے اور متعلقہ نالی میں پانی کا راستہ بنائیے۔ آپ کے گھر کے پانی کی وجہ سے راہگیروں کو تکلیف پہنچے تو یہ سخت گناہ کا کام ہے۔ دوسروں کو تکلیف سے بچائیے۔

10: زمینوں کو پانی دینے کے نظام میں ہر زمیندار کی باری مقرر ہوتی ہے۔ اس لیے ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنی باری کے مقررہ وقت سے زائد پانی استعمال نہ کرے۔ کسی دوسرے کی باری کا پانی استعمال کرنا گناہ کا کام ہے۔

# ﴿باب پنجم﴾

## معاملات

اگر معاملات میں آداب شامل ہوں تو فرد اپنے تمام کاروبار، معاملات اور لین دین میں انصاف، امانت، احسان، نرمی اور دیگر اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرے گا جس سے وہ معاشرے میں اعتماد اور احترام حاصل کر سکے گا۔

# خرید و فروخت کے آداب

1: رزقِ حلال کمانا دیگر فرائض کے بعد اہم فریضہ ہے۔ اس لیے تجارت کے مسائل سیکھیں تاکہ حلال رزق کمائیں اور حرام سے بچ سکیں۔

2: کسی تاجر کو خرید فروخت کے مسائل خود نہ آتے ہوں تو اسے چاہیے کہ کسی مستند عالم دین سے رہنمائی لیتا رہے۔

3: تجارت میں سچائی اور امانت داری سے کام لیا کریں۔ جھوٹ اور خیانت سے اپنی تجارت کو پاک رکھیں۔

4: جو اشیاء شریعت مطہرہ نے حرام قرار دی ہیں ان کی خرید و فروخت نہ کریں۔ اسی طرح جن چیزوں کی تجارت پر حکومت نے پابندی لگائی ہو ان سے بھی اجتناب کریں۔

5: اپنی تجارت کو صبح سویرے شروع کریں۔ ہاں اگر کاروبار ہی ایسا ہو جو دن کو تاخیر سے یا رات کے اوقات میں شروع ہوتا ہو تو الگ بات ہے۔

6: ناپ تول میں کمی نہ کریں بلکہ درست پیمانوں کے ساتھ ٹھیک ناپ تول کریں۔

7: اپنے سامان یا اپنی پراڈکٹ کو جھوٹی قسم کھا کر نہ بیچیں۔ جھوٹی قسم کھانے سے مال تو بک جاتا ہے لیکن اس میں برکت نہیں رہتی۔

8: اگر پراڈکٹ میں کوئی عیب ہو تو خریدار کو ضرور بتائیں۔

9: خرید و فروخت یا کسی بھی قسم کا معاہدہ ہو مثلاً ادھار، قرض وغیرہ تو اس کو لکھ لینا چاہیے۔

10: جب مارکیٹ میں بیٹھیں تو شور و غل نہ کریں۔

11: تجارت میں اگر کچھ فارغ اوقات میسر آجائیں تو ان میں ذکر و اذکار اور تلاوت وغیرہ کرتے رہیں۔

12: تجارت کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی جاری رکھیں۔

13: خرید و فروخت کے دوران فریقین کو چاہیے کہ ایک دوسرے سے نرمی کا معاملہ کرتے رہیں۔ اگر ایک دوسرے کی کوئی کمی کوتاہی سامنے آئے تو درگزر کرنے کی کوشش کریں۔

14: پروڈکٹ کی جو کوالٹی ہو گاہک سے وہی بیان کریں۔ اپنی پروڈکٹ کو بیچنے کے لیے اس کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لیں۔

15: اگر کوئی گاہک اپنی خریداری پر پشیمان ہو اور سودا واپس کرنا چاہے تو دکاندار کو چاہیے کہ واپس کر لیا کرے۔ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں، کاروبار میں برکت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

16: اگر دو اشخاص سودے کا بھاؤ تاؤ کر رہے ہوں تو ان کے معاملے میں دخل اندازی نہ کریں۔ اگر ان کی بات طے ہو جائے تو بہتر اور اگر معاملہ ختم ہو جائے تو اب آپ بھاؤ تاؤ کر سکتے ہیں۔

17: خرید و فروخت میں کبھی دھوکا نہ دیں۔ اس سے کاروبار کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

18: اشیائے فروخت میں ملاوٹ کرنے سے اجتناب کریں۔

19: اگر گاہک خواتین ہوں تو ان سے ادب و احترام سے پیش آئیں اور اپنی نظروں کی حفاظت کا لازماً اہتمام رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ
وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ

# قرض کے آداب

## قرض دینے کے آداب:

1: اگر کسی ضرورت مند کو کسی موقع پر قرض کی ضرورت ہو تو اپنی گنجائش اور وسعت کے مطابق قرض دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

2: اگر کسی کو قرض دیا جائے تو واپسی کی مدت اور قرض کے متعلق جو بھی امور ہوں اس کو ایک معاہدے کی صورت میں لکھ لینا چاہیے اور اس پر گواہ بنا لینے چاہییں۔

3: قرض دیتے وقت نیکی کی نیت ہو۔ احسان جتانے اور مقروض کو زیر کرنے کی نیت نہ ہو۔

4: قرض خواہ کو چاہیے کہ وہ قرضدار کو بلا وجہ تنگ نہ کرے۔ اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ احسن انداز سے کرے۔

5: اگر متعین مدت تک بھی قرض کی واپسی نہ ہو تب بھی اس کو مزید مہلت دے دے اور اگر ممکن ہو اور استطاعت بھی ہو تو قرض معاف کر دے۔

6: قرض خواہ کو چاہیے کہ سود پر قرضہ نہ دے۔

7: جب مقروض؛ قرض کی واپسی کرنے آئے تو قرض خواہ اسے ان الفاظ سے دعا دے:

أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ.

ترجمہ: آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا ہے تو (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا بدلہ دے۔

## قرض لینے کے آداب:

1: حتی الامکان قرض نہیں لینا چاہیے۔ ہاں اگر واقعتاً کوئی جائز مجبوری ہو اور قرض کے علاوہ کوئی صورت نہ بن پڑے تو قرض لے کر ضرورت کو پورا کیا جائے۔

2: اس غرض سے قرض لینا کہ خود کو برتر اور دوسروں کو کمتر دکھائیں یا خوشی غمی کے موقع پہ ناجائز رسوم ادا کریں تو اس طرح کا قرض لینا شریعت کی نظر میں مذموم ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

3: جتنی ضرورت ہو اتنا قرض لیا جائے۔ ضرورت سے زائد قرض نہ لیا جائے۔

4: قرض؛ واپسی ادائیگی کی نیت سے لیا جائے۔ اگر اس نیت سے لیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ادائیگی میں آسانی فرما دیں گے۔

5: قرض لیتے وقت اس دن کی تاریخ، کل رقم اور واپسی کی تاریخ کا اندراج کر لیا جائے تاکہ بعد میں کسی قسم کا اختلاف پیدا نہ ہو۔

6: قرض کی ادائیگی طے شدہ وقت پہ کی جائے۔ اگر انتظام نہ ہو پائے تو قرض خواہ کو اطلاع دے کر اپنی مجبوری سے آگاہ کر دیا جائے اور جب انتظام ہو جائے تو پہلی فرصت میں ادا کر دیا جائے۔

7: قرض کی ادائیگی کا انتظام ہونے کے باوجود طے شدہ وقت پہ ادا نہ کرنا اور خواہ مخواہ ٹال مٹول سے کام لینا جائز نہیں۔ یہ چیز شرعاً اور اخلاقاً جرم ہے۔ ایسی بری عادت سے اجتناب کیا جائے۔

8: جو چیز جتنی مقدار میں بطور قرض لی جائے تو ضروری ہے کہ اتنی مقدار میں واپس کی جائے؛ خواہ واپس کرتے وقت اس کی قیمت کم ہو یا زیادہ۔ قیمت کی کمی بیشی سے اس کی مقدار میں کمی بیشی جائز نہیں ہے۔

9: قرض کی واپسی کی جو مدت طے ہوئی ہو اس مدت سے پہلے بھی قرض خواہ جب چاہے وصول کر سکتا ہے، خواہ اسے ضرورت ہو یا نہ ہو۔ اس لیے اگر قرض خواہ اپنے قرض کی واپسی کا تقاضا کرے تو واپسی کا انتظام کرنا چاہیے۔

10: قرض کی ادائیگی کے لیے اسباب کی تلاش کے ساتھ ساتھ دعاؤں کا بھی اہتمام کیا جائے خصوصاً اس دعا کو پڑھتے رہنا چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

ترجمہ: یااللہ! آپ مجھے اپنا حلال رزق عطا کر کے حرام سے بچا لیجیے اور مجھے اپنے فضل سے اپنے غیر سے بے نیاز کر دیجیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# ہدیہ کے آداب

ہدیہ دینا اور ہدیہ لینا محبت کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے ہدایا لیتے دیتے رہنا چاہیے۔

## ہدیہ دینے کے آداب:

1: ہدیہ دیتے ہوئے نیت خالص رکھی جائے۔ یعنی ہدیہ کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ ہدیہ کا مقصد کسی پر احسان جتانا یا؛ ریاکاری نہ ہو۔

2: کسی کو ہدیہ دیا جائے تو ایسی چیز دی جائے جو اسے پسند ہو۔

3: ہدیہ دینے میں ترتیب یہ رکھی جائے کہ پہلے قریبی دوست احباب اور رشتہ داروں کو دیا جائے، اس کے بعد میں درجہ بدرجہ واقف کاروں کو دیا جائے۔

4: ہدیہ حلال مال سے دیا جائے۔ صراحتاً حرام یا مشتبہ مال سے ہدیہ دینے سے اجتناب کیا جائے۔

5: جس کو ہدیہ دیا جا رہا ہو اس کی سہولت کو پیشِ نظر رکھا جائے۔ مثلاً کسی آدمی کے پاس بہت بڑا ہدیہ قبول کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اسے وہ ہدیہ نہ دیا جائے۔ جیسے مسافر کو چارپائی کا ہدیہ، پیدل آدمی کو آموں کی پیٹی کا ہدیہ وغیرہ۔ اس سے مُھْدٰی اِلَیْہِ (جس کو ہدیہ دیا جا رہا ہو) کو تکلیف اور مشقت ہو گی۔

6: ہدیہ دے کر احسان نہ جتلایا جائے بلکہ مُھْدٰی اِلَیْہِ کو یہ بتایا جائے کہ آپ نے ہدیہ قبول کر کے ہم پر احسان کیا ہے۔ احسان جتلانے سے محبت کے بجائے نفرت کی فضا قائم ہوتی ہے۔

7: ہدیہ موقع کی مناسبت سے دیا جائے۔ چنانچہ کسی کو موقع پر اگر مُھْدٰی اِلَیْہِ کو سامان کے بجائے رقم کی ضرورت ہو تو اسے رقم دی جائے نہ کہ سامان خرید کر دیا جائے۔

8: کسی کو ہدیہ دے کر واپس نہ لیا جائے۔

## ہدیہ لینے والے کے آداب:

1: جب کوئی ہدیہ دے تو بلا عذر واپس نہ کیا جائے۔ اس عمل سے غرور اور تکبر محسوس ہوتا ہے۔ ہاں اگر کوئی

قوی عذر ہو تو ہدیہ لوٹایا بھی جاسکتا ہے۔

2: اگر کوئی شخص تکیہ، تیل یا خوشبو ہدیہ میں دے تو یہ چیزیں نہ لوٹائی جائیں۔

3: ہدیہ لینے کے لیے منت سماجت یا خوشامد سے کام نہ لیا جائے بلکہ استغناء کا مظاہرہ کیا جائے۔

4: اگر استطاعت ہو تو ہدیہ کا بدل دے دیا جائے۔ مثلاً کسی نے ایک ہزار روپیہ ہدیہ دیا تو واپسی پر اس کو کوئی کتاب یا قلم کا تحفہ دے دیا جائے۔

5: ہدیہ وصول کر کے کسی دینی یا معاشرتی پہلو کے بارے میں نرم گوشہ یا مداہنت نہ دکھائی جائے۔

6: ہدیہ دینے والے شخص سے کسی موقع پر ملاقات متوقع ہو تو اس بار ہدیہ کی امید نہ رکھی جائے۔

7: اگر کوئی شخص اپنی اولاد میں ہدیہ دینا چاہتا ہے تو بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان برابری سے کام لے اور دونوں کو برابر ہدیہ دے۔

8: اگر کوئی شخص کسی ادنیٰ چیز کا ہدیہ دیتا ہے تو اس ہدیہ کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھا جائے۔

## عاریت پر کوئی چیز دینے لینے کے آداب

عاریت کا معنی ہے: کسی سے کوئی چیز لے کر استعمال کرنا اور استعمال کے بعد واپس کر دینا۔

1: کسی چیز کو عاریت پر مانگنے سے پہلے مالک سے اجازت لینا ضروری ہے۔ بغیر مالک کی اجازت کے اس چیز کو استعمال نہ کیا جائے۔

2: جب آپ کا کام اس چیز سے مکمل ہو جائے تو اس عاریت پر لی گئی چیز کو جلد از جلد واپس کر دیا جائے۔ بلاوجہ وہ چیز اپنے پاس روک کر نہ رکھی جائے۔ ایسا کرنے سے مالک کا اعتماد برقرار رہتا ہے۔

3: عاریت پر لی گئی چیز کی نگہداشت اور سلامتی کا خیال رکھنا چاہیے۔ چنانچہ استعمال کے دوران یا استعمال کے بعد اسے حفاظت کے بغیر نہیں رکھنا چاہیے۔

4: گھر میں معمولی استعمال کی اشیاء یا قدرے قیمتی اشیاء اگر کوئی استعمال کے لیے مانگے تو بلاوجہ انکار نہیں کرنا چاہیے بلکہ خوش دلی سے مہیا کرنی چاہیئں۔

# نکاح کے آداب

1: نکاح کرنے میں سنت کی اتباع اور آنکھ اور ناموس کی حفاظت کی نیت کریں۔

2: رشتے کے انتخاب کے وقت ایمان، حسنِ سیرت، حسنِ اخلاق، حسنِ کردار، حسنِ تربیت اور حسنِ عمل کو بنیاد بنانا چاہیے۔ چنانچہ دین دار اور اچھے شریک حیات کا انتخاب کریں۔

3: اس بات کا اہتمام کرنا چاہیے کہ نکاح اچھی جگہ ہو۔ اس مقصد کے لیے دعا و استخارہ کا اہتمام کیا جائے۔

4: شادی کے لیے کسی دن کو بھی منحوس نہ سمجھیں بلکہ نکاح کے حوالے سے سب ایام کو باعثِ برکت سمجھیں۔

5: رشتہ کے انتخاب میں دعاؤں اور استخارہ کے بعد بہتر یہ ہے کہ دیندار، معاملہ فہم، سمجھ دار اور تجربہ کار افراد سے مشورہ کیا جائے۔

6: پیغام بھیجتے وقت کسی بات کو بالکل نہیں چھپانا چاہیے بلکہ جو معاشرتی حیثیت اور حقیقت ہو اور مال و دولت کا جو معیار ہو واضح بتانا چاہیے۔

7: ایسی جگہ پیغامِ نکاح نہ بھیجیں جہاں کسی نے پہلے سے پیغام بھیجا ہوا ہو۔ ہاں اگر وہاں سے انکار ہو جائے تب پیغامِ نکاح بھیجنے میں کوئی حرج نہیں۔

8: اگر لڑکے یا لڑکی والوں نے رشتہ دینے پر آمادگی ظاہر کر دی تو رب کا شکر ادا کریں۔

9: منگنی کے موقع پر بعض خلافِ شرع رسومات ادا کی جاتی ہیں ان سے سخت اجتناب کریں۔

10: نکاح انتہائی سادگی سے کریں اور فضول رسموں سے اجتناب کریں۔

11: نکاح میں مہر کی مقدار اتنی زیادہ بھی مقرر نہ کی جائے جو خاوند پر بوجھ ہو اور اتنی کم بھی مقرر نہ کی جائے کہ بیوی کو بتاتے ہوئے عار محسوس ہو۔

12: اعلانیہ نکاح کریں۔ چھپ چھپ کر نکاح سے اجتناب کریں۔

13: نکاح کے بعد محفلِ نکاح میں چھوہارے تقسیم کریں۔

14: دلہا دلہن کو اس دعا کے ساتھ مبارک باد دیں:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.

ترجمہ: اللہ تمہیں (اس نکاح میں) برکت دے اور تم پر اپنی برکتیں قائم ودائم رکھے اور تم دونوں میاں بیوی میں خیر وسلامتی کے ساتھ اتفاق پیدا فرمائے۔

15: نکاح کے موقع پر لمبے چوڑے جہیز دینے سے اجتناب رکھیں۔ نمود و نمائش اور دکھلاوے سے ہٹ کر محض ہدیہ اور تحفہ کی نیت سے حسبِ استطاعت ضرورت کا سامان دیا جائے تو گنجائش ہے۔

16: بارات میں بہت زیادہ افراد کا جانا مناسب نہیں خصوصاً اس صورت میں جب لڑکی والے زیادہ مہمانوں کے انتظام سے عاجز ہوں۔

17: رخصتی کے موقع پر جن رسومات، خرافات اور دیگر خلاف شریعت امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے ان سے بچیں۔

18: ولیمہ سنت سمجھ کر کریں اور اس کے آداب کی بھرپور رعایت رکھیں۔

19: کوئی ولیمے کی دعوت دے تو اسے قبول کریں۔

20: نیوتہ کی قبیح رسم سے بچیں۔

21: بوقتِ ضرورت لڑکی والے بھی رشتہ مانگنے میں پہل کر سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

# ولیمے کے آداب

1: ولیمہ کا انتظام اپنی وسعت کے مطابق کیا جائے۔

2: ولیمہ کا انتظام محض سنت پر عمل کرنے کی نیت سے ہو، دکھلاوے اور ریاکاری کے طور پر ولیمہ نہ کیا جائے۔

3: ولیمہ کرنے میں تقابل کی صورت بھی نہ ہو کہ فلاں کے ولیمہ میں اتنے کھانے تھے تو میں نے ان سے بڑھ کر کھانے تیار کرنے ہیں۔ عموماً اس مقصد کے لیے قرض اٹھایا جاتا ہے جو کہ غیر سنجیدہ اور غیر پسندیدہ حرکت ہے۔

4: ولیمہ میں غرباء و فقراء کو نظر انداز نہ کیا جائے بلکہ خوشی کے اس موقع پر مالی حیثیت میں کمزور سفید پوش افراد کو نہایت تکریم کے ساتھ، ان کی عزت نفس کو محفوظ رکھتے ہوئے مدعو کیا جائے۔ ولیمہ میں صرف مالدار اور اہل ثروت کو مدعو کرنا اور غریب غرباء کو نہ بلانا شریعت کی نگاہ میں پسندیدہ عمل نہیں۔

5: ولیمہ کی تقریب میں ایسے افعال کیے جائیں جو رحمتِ الٰہی کا باعث ہوں۔ ایسے امور سے بچا جائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور لعنت کا سبب ہوں۔

6: ولیمہ کی تقریب میں میوزک، ناچ گانے اور تصویر کشی جیسے گناہوں سے لازمی طور پر بچا جائے۔

7: مرد اور خواتین کے لیے الگ الگ انتظام کیا جائے۔ بے پردگی اور بے حجابی سے مکمل طور پر بچا جائے۔

8: ولیمہ کا کھانا بلا عوض کھلانا چاہیے۔ کھانے کے بعد پیسے نہ لیے جائیں۔

9: ولیمہ کے موقع پر بطور محبت دلہا یا دلہن کو کوئی ہدیہ یا تحفہ پیش کرنا درست ہے۔ اس پر عمل کرنا چاہیے لیکن یہ بھی نمود و نمائش کے بغیر اور کسی عوض اور بدلہ کی طمع کے بغیر محض محبت و الفت کے طور پر ہدیہ یا تحفہ خاموشی سے انہیں پیش کر دیا جائے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

# ملازمت اور مزدوری کے متعلق آداب

## کسی کو ملازم یا مزدور رکھنے کے آداب:

1: بہتر تو یہ ہے کہ ملازمت یا مزدوری پر کسی مسلمان کو رکھا جائے۔ تاہم غیر مسلم کو بھی ملازمت اور مزدوری پر رکھنا درست ہے۔

2: ملازمین اور مزدوروں کو کام کی شرائط اور طریقہ کار کے بارے میں واضح آگاہی فراہم کی جانی چاہیے۔ اس سے ملازمین اور مزدور اپنی ذمہ داریوں اور حقوق سے آگاہ ہوسکتے ہیں۔

3: ملازمین اور مزدوروں کو عادلانہ اور قابل قبول اجرت، آرام کے اوقات اور مناسب شرائط پر کام کرنے کی سہولت مہیا کی جانی چاہیے۔

4: ملازمین اور مزدوروں کے کام کرنے کے ماحول میں صفائی، آرام اور سلامتی کی مناسب سہولیات موجود ہونی چاہییں۔

5: ملازمین اور مزدوروں کو اپنی صلاحیتوں میں بہتری لانے اور نئی مہارتیں سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہییں۔

6: ملازمین اور مزدوروں کی شکایات اور معاملات کا جلد از جلد اور صحیح طور پر حل کیا جانا چاہیے۔

7: ملازمین اور مزدوروں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کے جذبے سے پیش آنا چاہیے۔

8: کام شروع ہونے سے پہلے کام اور کام کی اجرت طے کرلی جائے۔ اسے مجہول ہرگز نہ چھوڑا جائے۔

9: ملازمین اور مزدوروں کی اجرت کو جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ بلاوجہ ان کی اجرت کو مؤخر نہ کیا جائے۔

## ملازمت اور مزدوری کرنے کے آداب:

1: ملازم اور مزدور کو اپنے کام پر وقت پر حاضر ہونا چاہیے۔

2: ملازم اور مزدور کو اپنے کام میں پوری توجہ اور کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

3: ان کاموں کی ملازمت اور مزدوری کرنی چاہیے جو جائز اور درست ہوں۔ غلط اور ناجائز کاموں میں ملازمت اور مزدوری نہیں کرنی چاہے۔

4: ملازم اور مزدور کو چاہیے کہ اپنے نگران اور اپنے ساتھ کام کرنے والے ساتھیوں کا احترام کرے۔

5: ملازم اور مزدور کو چاہیے کہ اپنے تجربات اور مہارتیں اپنے ساتھ کام کرنے والے ساتھیوں کو بتاتا رہے۔

6: ملازم اور مزدور کو مسلسل اپنی صلاحیتوں میں بہتری لانی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ کام میں ترقی اور کامیابی کا راستہ ہموار کرتا ہے۔

7: ملازم اور مزدور کو اپنی ذمہ داریاں پوری طرح سے پورا کرنی چاہییں۔

8: ملازم اور مزدور کو پوری ایمان داری سے کام کرنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

# قسم کے آداب

1: بلاضرورت قسمیں نہ کھائیں۔ہاں اگر کبھی ضرورت پیش آجائے توبامر مجبوری قسم کھاسکتے ہیں۔

2: بوقتِ ضرورت اللہ تعالیٰ کی ذات یااس کی صفات کی قسم کھائی جائے، اللہ رب العزت کے علاوہ کسی اور کی قسم نہ کھائی جائے۔

3: جھوٹی قسمیں ہرگزنہ کھائیں۔

4: کسی حرام چیزیاگناہ کی قسم نہ کھائیں۔اگر غلطی سے ایسا کربیٹھے ہوں تو ایسی قسم توڑدیں۔

5: اگر کسی موقع پر قسم کھالی ہو تو اسے پورا کریں۔

5: اگر قسم توڑدی ہو تو اس کا کفارہ ادا کریں۔

فائدہ: قسم کے کفارے کی تفصیلات کے لیے میری کتاب "کتاب الفقہ" (جلد دوم) ملاحظہ ہو۔

# وعدہ کے آداب

1: اگر کسی سے وعدہ کریں تو واضح اور صریح الفاظ میں کریں۔وعدے میں کوئی ابہام نہ ہو۔

2: اگر کسی موقع پر کسی سے وعدہ کرلیا ہو تو اسے پورا کرنا چاہیے۔

3: وعدے کو وقت سے پہلے یا طے شدہ وقت پر پورا کرنا چاہیے۔

4: اگر عذر کی وجہ سے وعدہ وقت پر پورا نہ کرسکیں تو متعلقہ فرد کو اطلاع ضرور دینی چاہیے اور اس سے اپنا معقول عذر بھی بیان کردینا چاہیے تاکہ وہ اسے غفلت اور لاپروائی نہ سمجھ بیٹھے۔

# وصیت کے آداب

1: وصیت کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اس کی رضامندی طلب کرنی چاہیے تاکہ درست طریقے سے وصیت کی جائے اور کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔

2: وصیت میں عدل وانصاف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ کسی پر بھی ظلم نہیں کرنا چاہیے۔

3: وصیت میں اپنے وارثوں کی ضروریات اور مصالح کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کی مالی اور معاشی حالت کو مد نظر رکھ کر ہی وصیت کرنی چاہیے۔

4: وصیت میں اپنے وارثوں کو تقویٰ اختیار کرنے، آپس میں اتفاق واتحاد سے رہنے اور راہِ حق پر رہنے کی تاکید کرنی چاہیے۔

5: اگر سابقہ زندگی میں فرض یا واجب کی ادائیگی نہیں کر سکے تو وصیت کے وقت اس کی ادائیگی کی ضرور تاکید کریں۔ مثلاً حج بدل، ادائیگی زکوٰۃ، قسم کا کفارہ، روزوں کا فدیہ وغیرہ

6: اگر خود پر کوئی قرض ہے تو اس کی ادائیگی کی وصیت ضرور کریں۔

7: وصیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیرات اور صدقات کا بھی ذکر کرنا چاہیے۔

8: جب وصیت لکھ لی جائے تو اسے محفوظ کر لیا جائے اور اس کی کاپیاں متعلقہ افراد کو دے دینی چاہییں تاکہ وہ وقت آنے پر اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

9: وصیت نامے پر وصیت لکھنے والا اپنے دستخط بھی کر دے۔ بہتر ہے کہ اس پر گواہ بھی بنا لے۔

10: وصیت میں صرف مشروع اور حلال چیزوں کا تعین کرنا چاہیے۔ غیر شرعی مطالبات یا اجازت نہ دی جائیں۔ مثلاً یہ وصیت نہ کی جائے کہ فلاں عالم میرا جنازہ پڑھائے یا فلاں قبرستان میں مجھے دفن کیا جائے۔

11: صدقہ وخیرات کی وصیت کل مال کے ایک تہائی تک کی جا سکتی ہے، اس سے زیادہ کی وصیت نہ کی جائے۔

12: لکھی ہوئی وصیت میں تبدیلی اور منسوخی اپنی زندگی میں کی جا سکتی ہے۔ وفات کے بعد اس میں تبدیلی یا اس کی منسوخی جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر شریعت کے خلاف ہو تو اس پر عمل کرنا جائز نہیں۔

# یادداشت

# ای مرکز کے زیر انتظام آن لائن کورسز

## طویل دورانیے کے کورسز:

- ایک سالہ تخصص فی العقائد الاسلامیہ [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تخصص فی الافتاء [حضرات]
- چار سالہ مکمل عالم کورس [حضرات وخواتین]
- دوسالہ علم دین کورس [حضرات وخواتین]
- ایک سالہ تفسیر کورس [حضرات وخواتین]
- دوسالہ تعلیم القرآن کورس [بچوں کے لیے]
- ایک سالہ دینِ اسلام کورس [نو مسلم حضرات وخواتین کے لیے]

## شارٹ کورسز: [کل کورسز: 30-چند اہم کورسز کے نام:]

- رمضان کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین اور بچے]
- صراط مستقیم کورس اردو انگلش [حضرات وخواتین]
- زکوٰۃ کورس [حضرات وخواتین]
- نماز کورس [حضرات وخواتین]
- عقائد کورس [حضرات وخواتین]
- حج وعمرہ کورس [حضرات وخواتین]
- ختمِ نبوت کورس [حضرات وخواتین]
- مسائلِ نکاح وطلاق کورس [حضرات وخواتین]

## برائے رابطہ:

www.emarkaz.org +923235913337

# تعارف مؤلف

**نام:** محمد الیاس گھمن

**ولادت:** 12-04-1969

**مقام ولادت:** 87 جنوبی، سرگودھا

**تعلیم:** حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوھڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اھل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

**تدریس:** (سابقاً) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ (حالاً) مرکز اھل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

**مناصب:** سرپرست: مرکز اھل السنۃ والجماعۃ وخانقاہ حنفیہ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا پاکستان

بانی وامیر: عالمی اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ

چیف ایگزیکٹو: احناف میڈیا سروسز

**بیعت وخلافت:** الشیخ حکیم محمد اختر رحمہ اللہ (کراچی) الشیخ عبدالحفیظ مکی رحمہ اللہ (مکہ مکرمہ) الشیخ عزیز الرحمن رحمہ اللہ (اسلام آباد)

الشیخ سید محمد امین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (خانیوال) الشیخ قاضی محمد مہربان رحمۃ اللہ علیہ (ڈیرہ اسماعیل خان)

الشیخ ذوالفقار احمد نقشبندی حفظہ اللہ (جھنگ) الشیخ محمد یونس پالنپوری حفظہ اللہ (گجرات ہندوستان)

**چند تصانیف:** دروس القرآن، خلاصۃ القرآن، کتاب الحدیث، کتاب العقائد، کتاب السیرۃ

کتاب الفقہ، اسلامی عقائد، شرح الفقہ الاکبر، کتاب النحو، کتاب الصرف

**تبلیغی اسفار:** خلیجی ممالک، ملائیشیا، جنوبی افریقہ، سنگاپور، ہانگ کانگ، ترکیہ وغیرہ (23 ممالک)

دار الایمان